

# معارفِ حدیث

یعنی

حاکم نیرساپوری کی معرفت علوم الحدیث

کا اردو ترجمہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

۱۲

مولانا محمد نجف شاہ سیلواری

ادارۂ ثقافت اسلامیہ

کلب روڈ - لاہور - پاکستان

# معارف حدیث

معرفۂ علوم الحدیث

(ابلی عبد اللہ الحاکم النیساپوری)

تصحیح و تفسیق

ڈاکٹر سید مظہر حسین

ترجمہ

مولانا محمد جعفر شاہ پھولادی

ادارۂ ثقافت اسلامیہ

کلب روڈ - لاہور - پاکستان



ہیں۔ جنہر جگہوں پر چاہاں طباعت کی غلطی نظر آتی ہے۔ رواں اپنی صراحت کے مطابق اصلاح  
لکھ کر ترجمہ کیا ہے۔ یہ غلطی کتاب اب تک اردو میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔ یہ مرتب اللہ قسم سے  
انہیں دیکھا ہے اور ہم اس سے عیدہ براہ پر ملے پادشہ تھانے کا شکرا ادا کرتے ہیں۔

محمد بنزیر چلواری

رفیق ادارہ نعت اہل اسلام

## فہرست مضامین

مستفیع کے حالات زندگی صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶ - مقدمہ از مصنف : صفحہ ۱۶۷ تا ۱۶۸

### علم حدیث کی اقسام و تفرقات

- ۱۱، نظم اسانید کی پہلی صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۶ (۲) نزول اسانید صفحہ ۱۵۸ تا ۱۵۹ (۳) محدث  
کی صداقت صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰ (۴) اسانید میں تسلسل سماع صفحہ ۱۶۲ تا ۱۶۳ (۵) معرفت  
روایات صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰ (۶) وہ اسناد میں میں حضور کے الفاظ نہ ہیں صفحہ ۱۶۹ تا  
۱۷۰ (۷) مراتب صحابہ صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۱ (۸) حدیث مرسل بحث ہے یا نہیں؟ صفحہ ۱۷۱  
۱۷۲ (۹) منقطع حدیث صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۲ (۱۰) اسانید مسلسل صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۳  
۱۷۴ (۱۱) متعین احادیث صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۵ (۱۲) معضل روایات صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۶  
۱۷۷ (۱۳) حدیث نبوی میں کلام صحابہ کا اختلاط صفحہ ۱۷۶ تا ۱۷۷ (۱۴) تابعین صفحہ ۱۷۷  
۱۷۸ (۱۵) اتباع تابعین صفحہ ۱۷۸ تا ۱۷۹ (۱۶) کبار صحابہ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰  
۱۸۱ (۱۷) اولاد صحابہ صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۱ (۱۸) جرح و تعدیل صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۲  
۱۸۳ (۱۹) صحیح و مستقیم روایات صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۳ (۲۰) حدیث کا تلفظ صفحہ ۱۸۳  
۱۸۴ (۲۱) نسخ اور منسوخ حدیثیں صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶ (۲۲) متین حدیث میں غیر معروف  
الفاظ صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۱ (۲۳) حدیث مشہورہ صفحہ ۱۹۵ تا ۱۹۸ (۲۴) حدیث  
غریبہ صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۰ (۲۵) احادیث میں (ازادہ صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲) (۲۶) تالیف  
کرنے والے صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲ (۲۷) نقل حدیث صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴ (۲۸)  
شاذ روایات صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۵ (۲۹) متعارض روایات میں کسی ایک کا انتخاب  
صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۲ (۳۰) غیر متضاد روایات صفحہ ۲۱۲ تا ۲۱۳ (۳۱) احادیث میں زانی  
کے بعضی الفاظ کا اضافہ صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۱ (۳۲) محدثین کے مختلف مراتب صفحہ ۲۲۱

۳۲) ڈاکٹر حدیث اور اس کے وفات، صفحہ ۲۳۲ تا ۲۴۲ (۳۲) متن حدیث میں تصدیقات، ان کی شائستگی، صفحہ ۲۴۲ تا ۲۴۶ (۳۳) اساتید میں محمد بن کی تصدیقات، صفحہ ۲۴۶ تا ۲۵۲ (۳۴) صحابہ تابعین اور حنفیہ تابعین کے بھائی اور بہنوں کی واقفیت، صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۸ (۳۵) صحابہ تابعین اور حنفیہ تابعین جن سے ایک کتاب بنی، روایت کرتے ہیں، صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۳ (۳۶) صحابہ تابعین، اتباع تابعین میں راویوں کے قبیلے، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۷ (۳۷) صحابہ جنہر میں محمد بن کے القاب، صفحہ ۲۶۷ تا ۲۷۲ (۳۸) محمد بن کے نام، صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۸ (۳۹) صحابہ تابعین و اتباع تابعین کی گفتیں، صفحہ ۲۷۲ تا ۳۰۱ (۴۰) راویان حدیث کے شعر و وزن، صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۸ (۴۱) صحابہ تابعین و اتباع تابعین میں مرالی اور ولاد مرالی درود، صفحہ ۳۰۹ تا ۳۱۵ (۴۲) محمد بن کے متین وفات و ولادت، صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۳ (۴۳) محمد بن کے القاب، صفحہ ۳۲۳ تا ۳۳۱ (۴۴) تابعین اور حنفیہ تابعین میں معاصرین کی ایک دوسرے سے روایت، صفحہ ۳۳۲ تا ۳۴۰ (۴۵) راویوں کے متشابہ قبیلے، شہر، نام، گفتیں اور چٹے، صفحہ ۳۴۰ تا ۳۴۶ (۴۶) حنفیہ کے متذکرے و درجہ و درجہ صفحہ ۳۴۶ تا ۳۵۸ (۴۷) تابعین، اتباع تابعین کے مشہور و نامہ، صفحہ ۳۵۸ تا ۳۶۳ (۴۸) محدثین کی الزام و امتناع کو مرماً فتح کرتے ہیں، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۹ (۴۹) اہل بیت روایت جن کی حدیثیں نہیں لی گئی ہیں، صفحہ ۳۸۰ تا ۳۸۲ (۵۰) حنفیہ کو کون اور کونسی مرالی اپنازت کو اختیار کیا یا کتنا ہے، صفحہ ۳۸۲ تا ۳۸۸ (۵۱)

## مصنف کے حالات زندگی

یہ واقعہ حدیث ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن عیسیٰ بن دوی  
مصدق ہے، اس میں بھی بزرگ نام ائمہ شیخین اور مشائخ کبار کی مصنفت ہے۔ ۲۰ ربیع الاول  
۱۳۴۷ھ میں بمقام نیا پور پیدا ہوئے۔ اپنے والد اور مادر کی قرب سے پہلی ہی عمر تحصیل  
علم میں گم گئے اور امام بن عثمان سے سدر شمس کی تربیت کرنے لگے۔ اس وقت ان کی  
عمر زماں تھی ۱۳۵۶ھ میں نیا پور سے عراق گئے اور وہیں سے سرنج اختیار کیا۔ حج کے بعد  
نواسر اور بادامہ راجستھان گیا۔

ان کے شیوخ حدیث کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ صرف نیلا پور میں کوئی ایک ہزار شیوخ ہیں اور اتنے ہی نیلا پور سے باہر کے شیوخ ہیں عراق مانے سے پہلے ابوسلم محمد بن سلیمان شوسکی ہے اور عراق مانے کے بعد ابوعلی بن ابی ہریرہ سے منقول متصل کیا۔ تصوف کے لیے ابومریم محمد بن جعفر عسکری، ابوشامہ مغربی اور دوسرے بزرگوں کی صحبت میں رہے۔ اور خاص کر امام وقت ابوبکر بخاری کی صحبت اشدائی جبرن، تھیل، بل اور دوسرے مسائل میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے بنتی عیسیٰ نے اپنے دراصلیات کا انتظام سنبھالنے کی وصیت عاکم ہی کی اور اس کے اوقات کی توثیق بھی انہی کے سرور کی۔

عراق اور گماز کی گرفت و دباؤ پر کیا دوسرے سفر تک میں ہوا۔ حلقہ فوجیں سے  
غریب رہائے اور دیکھ کر کہ رہے۔ محنت و واقفیت سے بھی متاثرہ ہوا اور وہ حکم کا عمل  
ہو گیا۔ نامہ انہیں ۱۹۶۸ء میں عراق میں شملہ میں اگلے کہ درخت کے رستے سے  
واقفیت قرآن سے کہتے ہی دیکھتے تھے۔ لیکن تھکن ناش اور ان پیسے اور گولوں نے بھی

مجلس میں فیاض پوری امداد کے لئے مساعیہ کی حکومت سے مانگنا کا دور تھا۔۔۔ لیکن فیاض پوری امداد کے لئے مساعیہ کی حکومت سے مانگنا کا دور تھا۔۔۔ لیکن فیاض پوری امداد کے لئے مساعیہ کی حکومت سے مانگنا کا دور تھا۔۔۔

حاکم بین لوگوں سے رہنمائی کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

[illegible]

حاکم سے ختم و گروں نے روایت کی ہے وہ یہی ہے۔

[illegible]

حاکم ایک جلیل القدر امام و آفکار و مانتہ حدیث اور ریخ العلم نقہ تھے۔ ان کی اصح

جہالت اور غفلت پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کے علم و روایت اور دلائل کی وجہ سے لوگ  
اس بات سے الگ ہو گئے تھے۔ اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ نے اپنے  
دین کو ان کے ذہن پر عطا کیا ان میں سب سے زیادہ عالم حکیم ہے۔

جہاں تک حدیث اور اہل حدیث کا تعلق ہے، حاکم ابو عبد اللہ اپنے زمانے میں  
متفقہ تھے، رشاد، حماد، حلق، عوب و عراق، عجم، جلال، مدبر، سرستان، تونس، طرابلس،  
بادشاہ، الفہر، رخص، کیں کے، حجابے، لاکا، کادی، دھکا، کچتے ہیں کہ جو ہر اہم مصرعہ خدا کے  
پیغمبر کی ہے۔

[illegible]

عادت ہے کہ حکام کے لیے ایسی سوانحِ حیات کی مجلس میں ہوتے ہیں جس میں شیخ زادوں اور بھائیوں کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خانہ کے بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خانہ کے بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے اہل خانہ کے بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

ایمان کیا جا تا ہے کہ بعض لوگ جو ذاتی قدم رکھتے ہیں، خفا نام ابڑہل مسوکی، ایمان  
 ترک اور دوسرے تمام انگریزی حاکم کو اپنے آپ پر مقدم رکھتے تھے اور ان کے نقل کا حق  
 پوری طرح ادا کرتے تھے اور دستہ و معرفت میں منفرد بننے کی وجہ سے ان کو پورے پورے انگریز  
 حاکم رکھتے تھے۔

[illegible]

۱۔ اس کا ایک سلاخ فرزند کیجئے اعلیٰ صیغہ میں امر ہو رہا ہے۔

۴۴۰ کتاب شیخ راجب الطیار خضر علی اپنے مطبع علیہ (عرب) میں طبع کرائی۔

سید الامامیت، فضائل و اہم اشخاص ہیں۔

اس میں اصل امتداد نام کرشمہ کے ساتھ ہی مندرج کیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ صحابہؓ میں کسی پر میں تو نہیں کرتے لیکن حضرت علیؓ کی تشدد و افضلیت کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ تو ہے کہ بعد میں یہ تفریک کا پیش کاغذ دینے والے حضرت محمد بن طاہر قدس کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے ابو اسماعیل عبداللہ بن ابی نعیم سے ابو عبداللہ ماک کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ: حدیث میں تشبہ لیکن خبیث ماضی ہے۔ مابین طاہرہ کہہ کر یہ بھی کہنا ہے کہ: حاکم اندر سے نہایت کڑھو تھا لیکن تقدیم حضرت کے نظریہ میں نہایت اچھا اور کیا تھا اور حضرت مساندہ اور آل سادیہ کے حضرت دینے میں علامہ نور سے کام لینے تھا اور اس کے موقع معذرت فرمایا بھی نہیں کرتا تھا۔

جہاں تک ابو اسماعیل اور ابن طاہر کے قول کا تعلق ہے وہ لائقِ بحث نہیں۔ ان دونوں پر تو خود ہی تشبہ کا تاہم ہے اور ان کا عقیدہ تفسیر ماک کے ضمن سے زیادہ ظہور ہے۔

ابو کرۃ غلیب کہتے ہیں کہ: ابو عبداللہ بن ابی نعیم اہلِ حق تھے کہ تشبہ کی طرف مائل تھے کہ نہ جیسے ایک صالح عالم، براہِ یمن بن محمد اموی خبیث پوری نے بیان کیا کہ: ابو عبداللہ خدا کے اپنے مجرور امام و محدث (مستند) ہیں جو حدیث نقل کی ہیں ان کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ جھوٹا مسلم کی شرط صحت پر پوری اُترتی ہیں گویا میں حدیث غیرِ مردہ حدیث سے کنت ہوئی و نقل ہو گیا۔

نئے تفسیر کا مطلب ہے مذکورہ گزشتہ نام۔

انکے حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک رجا (جو) ابو ذرؓ سے حاضر ہوئے وہاں فرما کہ: اے اللہ! اپنے محبوب ترین بندے کو میرے پاس بھیج کہ جو میرے ساتھ ہے چاند کے نیچے اپنی حضرت علیؓ کے آگے اور اے مسترز کے ساتھ کھڑا (مستند) کہ ۱۱۳۲ھ سے ۱۱۳۳ھ کے درمیان میں صاحبِ حال کے باہمی انہی میں ملک سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ: حدیث غریب ہے جسے سند ہی نے صرف ہی سند سے بیان کیا ہے۔ ایک دوسری سند سے اس نے ہی اسے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث مستند کہ ۱۱۳۲ھ سے ۱۱۳۳ھ کے درمیان میں ہے اور تفسیر نے اسے صاحبِ حال ہی روایت کیا ہے کہ: یہ حدیث غریب ہے جسے سند ہی نے صرف ہی سند سے بیان کیا ہے۔

گو میں وہی کیا ہے کہ حدیث میں اس کا انکار کیا اور اس قول کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

ابو کرۃ غلیب چونکہ تفسیر میں اور صاحبِ غلیب مابین مابین تفسیر اور ابن ابی نعیم کی معرفت کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ لیکن اس سے یہ اصل نہایت نہیں ہوتا کہ ماک تشبہ کی طرف مائل ہیں یا حضرت علیؓ کو حضرات ابو کرۃ وغیرہ مقدم رکھتے ہیں بلکہ حضرت عثمان بن عفانؓ دینا بھی اس سے بعید ہے۔ اس کی ایک ایسی قوی قرینہ موجود ہے جسے وہ نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی ماک نے اپنی کتب اور بیانی میں عثمانؓ کے تشبہ کا باوجود ہاں ہے اور انھیں تمام صحابہ میں خصوصی مقام دیا ہے۔ نیز خود مستند کہ میں حضرت عثمانؓ کے ذکر کو مقدم رکھا ہے اور اس کتاب (مستند) میں انھیں انہی میں وہم کی یہ روایت عائشہؓ کا بھی نقل کی ہے جس کی مسترلی ہے۔

حدیث عیسیٰ حدیث ابی بن عبد اللہ حدیث اشعاشم بن عمرو بن ابیہ عن عائشہؓ قالت: وہ فرماتی ہیں کہ تفسیر مسجد کے لیے جو باہر سرسبز ہے اور جو کہ باہر فرشتہ فرشتہ نے نمایاں ہیں۔ اسے عرض کیا، یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ نے اسے لوگ کس طرح حضرت کی مسامتہ کر رہے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: اسے مالک دینی اور گیسرے ابو میرے غلغلا ہوں گے۔

لا وہ انہی ماک نے عثمانؓ میں ہے۔ حدیث بھی صحیح کی ہے کہ: تم میں سے ہر شخص اپنے کو کہے پاس مکررا جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

پس ہر شخص اس حق کی امامیت روایت کرے۔ جو غلغلائے عثمانؓ کی طرف اور تفسیر پر اور حضرت عثمانؓ کی انصافیت پر گواہی دے۔ اس کے متعلق کیا تشبہ یا بعض کا گواہی بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اس کے بعد و شیخ ذہبی نے بھی مابین مابین ماک کے یہ اسناد کہا ہے کہ ماک کا ایک دوا عثمانؓ کا طریقہ بھی ہے لیکن اس سے ان کا فرض یا تشبہ لازم نہیں آتا حضرت طاہر ماک کے فضائل سے کون انکار کر سکتا ہے۔

نئے حاکم نے ان اس طرف حضرت محمد بن ابی عبداللہ عثمانؓ کی روایت انصاف و غیرہ کے فضائل میں بیان کئے ہیں۔

جیسا کہ ابن سبکی نے کہا ہے کہ جب ہم حاکم کے ہاں سے میں خود ذکر سے کام لیں تو  
تقرائے گا کہ ایک ٹکٹ حضرت حبیب اور اس میں کوئی اختلافات نہیں اور دروض کا عقیدہ  
مصرع میں سے بہت بعید ہے۔ جو میں میں جتنے کا وجود شاؤد و نادر ہی ہے۔ عاۓہ ازہی حاکم کے  
ان شہداء کو کہنے میں سے انھوں نے مع مصلح کیا اور ان کی صحبت میں وہ رہے۔ یہ سب کے  
سب اکابر اہل سنت ہیں اور اہل اہل سنت کے عقیدے سے وابستہ ہیں۔ مثلاً شیخ ابو بکر  
بن اسماعیل مثنیٰ، استاد ابو یوسف فرک، استاد ابو اسلم مسکو کے وغیرہ۔ حاکم اپنی حضرت کی مجلس  
میں شریک رہتے اور اصولی دین میں انہی کے ساتھ شریک گشت رہتے تھے۔ پھر حاکم نے  
اہل سنت کے جہاں تمام دسواں اپنی کاروائی کی تھی ان کو کہنے سے صاف پتہ چلتا ہے  
کہ وہ ان حضرات کی محکم و شام میں رابطہ انسان ہیں۔ بیشتر جہاں مسکو کے اور اہل بحر  
نہیں صاف وغیرہ کے جو حالات انھوں نے تصدیق کیے ہیں، ان میں ان لوگوں کے عقائد پر کوئی  
طرز پر اشارہ نہیں۔ علاوہ کہ کوئی عرصہ بھی ایسا نہیں جو کسی عقیدے سے مشرب ہو اور اس کی  
کتاب و دوسرے عقیدے والوں پر اپنی اعتقاد دہرائی کے ذکر سے قائل ہو پھر ہم یہ بھی دیکھتے  
ہیں کہ وہ حضرت ابو امامہ بن عسکری کے حاکم کو اشعار کے گروہ میں شمار کیا ہے اور اس میں  
اہل تشیع سے بہت دور ہیں اور وہ اللہ کے کلمے سے اپنی بات کا اظہار کرتے ہیں۔

مستدرک میں بہت سی احادیث ایسی ہیں جو شرط صحت پر پوری نہیں اترتیں بلکہ ان  
میں عرصہ اور اہل احادیث بھی ہیں۔ اس کے لیے یہ مذہب میں کیا جاتا ہے کہ حاکم نے اسے  
اس وقت تصنیف کیا تھا جب ان کی فکر آخری حصہ تھا اور ان پر عقلت و یادداشت کی  
گزر رہی تھی۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب الشفا میں ایک  
گروہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی روایتیں ترک کرنے پر زور دیا ہے اور ان کا قائل بہت  
شمار آیا ہے۔ اس کے باوجود ان میں سے بعض کی روایتوں کا مستند کسی دوسرے کو دیا ہے  
اور انہیں صحیح بھی قرار دیا ہے۔ مثلاً عبد الرحمن بن زید بن اسلم کا ذکر شفا میں کیا ہے اور  
ان کے ہاں سے ہیں یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے  
ہیں۔ اس کے باوجود حاکم ان کی ایک روایت مستند رکھیں نقل کرتے ہیں۔ خود حاکم کے ایک

بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آخری مجلس ان کے حالات بدل گئے تھے اور یادداشت گزرد  
پر کئی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں کسی باب میں کسی بات کا ذکر کروں تو اسے اصل کتاب میں  
دیکھ لیتا ہوں اور اس کے بعد میں اپنا حاکم پر لکھتا ہوں۔

حافظ ابو بکر کا کہنا ہے کہ حاکم سے تساہل اس لیے ہوا کہ انھوں نے کتاب المستدرک  
کا سرور کیا تھا۔ تقریباً ان کے چاہتے تھے لیکن انھیں اس کا موقع نہ ملا کہ محنت جلد ہی  
پائی۔

پھر حال حاکم اپنی ملازمت قدر، بلندی مرتبہ اور حکمت ذکر کے شیخ نظر اس بات سے بہت  
بند رہا وہاں کہ ان کا ذکر محتاج کیا جائے۔ شخص ان کی تصانیف کے ہاں سے ان کے لکھنے  
بیان، اہل علم کا اس کے متعلق ان کی اپنی تصحیح اور طرق حدیث میں ان کی تفسیر و تفسیر کے  
اسے ان کے فضل کا تعین ہو جائے گا اور اس حیثیت کا احترام کرنے کا یہ اپنے کئی حقدارین پر  
شرمت دیکھتے ہیں اور ان کے بعد ان کے والد نے ان کی بلندی مقام پر پہنچنے سے عاجز و نامرغ ہیں۔ ان کی  
زندگی قابل ستائش تھی اور انھوں نے اپنے زمانے میں اپنے جیسا کوئی ہاشم نہیں چھوڑا۔  
بیان کیا جاتا ہے کہ حاکم تمام میں گئے۔ وہاں منزل کے کہے جاتے تھے کہ ایک آہ نکال اور  
وہی روح پر راز کو کہی۔ اس وقت وہ جہاں سے تھے کہ اپنی تعین پہنچنے کی فرت بھی نہ آئی۔  
یہ عارضہ صغر شکستہ بعد ہوا دشمن کو بھی لایا۔ تاہم صغر کے بعد وہ اپنے لیے۔ نماز گزار و قاضی  
ابو بکر میں نے پڑھائی۔



میں اس کا احترام قائم کرتا۔ لہذا اس علم کے حصول کے لیے لوگوں کی دلچسپیاں اور رہنمائی بہت بڑھ گئیں۔ انتہا یہ ہے کہ بعض سلف مرث ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے عربی مسافرتیں طے کیں، اے آپ دیکھو! یہ ان لوگوں کو جو دیکھا اور شریح طبیب کے حقیقت شہر دیں کہ چھٹن ڈالا!

انتہائیں ہی لوگوں کا ہندو خانے اور یادداشت پر تھا۔ کھینے کی طرت آخر نہ تھی۔ بس قرآن کی طرح حدیث بھی یاد کر لیتے تھے۔ لیکن بہت معلوم نے پھیل کر شہر شہروں کو اپنے خلیفے میں لیا اور صحابہ بھی مختلف اطراف و کائنات میں جا بیٹھے۔ چہرے کا کڑا ہر دینا سے دھست ہو گیا اور یادداشت میں کمی واقع ہو گئی تو اس دلت سرودت محسوس ہوئی کہ حدیث کو تیکہ کی گت میں ڈاکہ دین کر لیا جائے۔

تقدیم حدیث کا آغاز تو ہمہ صحابہ ہی میں شروع ہو چکا تھا۔ ایسے کئی شخص تھے جو کچھ دیکھ کر تھے تھے اور اپنے زبانتوں کے سے لوگوں سے بیان کیا کرتے تھے۔ لیکن بڑا خاصہ وہ تھا جو کھینے کی بجائے اپنے سینوں میں محفوظ رکھتا۔ یہ لوگ اسلام کے ابتدائی مددین کی بت حدیث سے منع کر دیا گیا تھا۔ اسی سے قرآن کے ساتھ حدیث

سلف بخاری کتاب علوم ہے کہ اربعہ صیغہ شہرت ایک حدیث کے لیے ایک ایک نسخہ کر کے جدا دیے ان میں سے پاس لکھتے تھے۔

سلف بخاری کتاب علوم ہے کہ اربعہ صیغہ شہرت ایک حدیث کے لیے ایک ایک نسخہ کر کے جدا دیے ان میں سے پاس لکھتے تھے۔

سلف بخاری کتاب علوم ہے کہ اربعہ صیغہ شہرت ایک حدیث کے لیے ایک ایک نسخہ کر کے جدا دیے ان میں سے پاس لکھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ از مصحح

حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں بہترین نعمت سے نوازا۔ ہم سے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔ اور ہمیں بہترین نعمت بتایا۔ کتاب (قرآن) کو ان لوگوں کے لیے ہدایت و رحمت بنا کر نازل فرمایا اور اجماعی قرآن کے لیے ان ہی میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جو ان پر آیت ربانی جو رحمت کرنا دیا۔ انھیں ایک کتاب اور انھیں ایک کتاب جو انھیں دینا دیا اور صلوات و سلام ہو اس کے نبی و صلی علیہ وسلم کے ذریعے اس نے ہر پر ایسا عجیب احسان کیا اور ان کی آل اہل بار اور صحابہ ایک کردار پر جو مسر آئی اور سنت و رفتی کے حافظ تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سنے اور آپ کے افعال و احوال کا مشاہدہ کرتے رہے۔ انھیں سب کسی آیت کے کھینے میں دشواری پیش آئی یا اس کی تفسیر یا کسی حکم قرآنی کے فہم میں تعقید پیدا پاتا تو وہ اس کی وضاحت معلوم کرنے کے لیے احادیث کی طرٹ و جمع کرتے تھے۔ یہ لوگ حدیث نبوی کتاب عزیز قرآن کی تفصیل اور شریعت اسلام کی اساس ہے۔ اسی لیے قرآن میں کثرت الظفر (تعدد) عامیہ ہے۔ علم جہد نبوت ہی سے صحابہ و تابعین و تابعین کے انفراد میں کیے بعد دیگرے تمام علوم سے اثر و تاثر حاصل ہوا گیا ہے اور صحاح قرآن کے بعد سنت حدیث کے مطابق ان میں سے ہر ایک کا مرتبہ متعین ہوا تھا اور اس کی زبان سے جتنی زیادہ حدیثیں سنیں جتنی اس کے بقدر دلوں سے ہم حدیث پر کھنکھرتے رہتے۔

کے متعلقہ چرچے جانتے گا اندیشہ خفاستہ! ایمین کہہ رہا تھا اس معاملے میں مہاجر کام کی پیروی کرتے رہے یہی حدیث کی اشاعت میں ذہنی دہمیت سے کام لیتے رہے۔ جب تمام خلافت امام عادل حضرت عمر بن عبدالمزین کے ہاتھ میں آگئی تو آپ نے پہلی صدی ہجری کے آخر میں مدینہ میں کھنسنے کا حکم جاری کیا۔ سچی بخاری کتب العلم میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالمزین نے ابوبکر بن حزم کو کہا کہ "وکیل اللہ علی رسولہ" جو حدیث تھے اسے تھمہ کر دو۔ کیونکہ اس علم کے ختم ہر جانے اور دھماکے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے اور حضرت نبوی کے اسرار و کئی شجرہ آل کے جانے کے قابل نہیں۔ لہذا لوگوں کو چاہیے کہ کیا ہر کس علم کو ظاہر کر دیں تاکہ نواقص بھی اس سے واقف ہو جائیں۔ علم اسی رحمت ختم ہوتا ہے جب وہ عیسائے دلائل میں مستور رہے۔ انھوں نے حدیث جمع کرنے کے لیے اپنے مخالف کو قائم کر رکھی اسلامی شہروں میں حایات جاری کر دیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی فرمائش کے مطابق سب سے پہلے جس نے اس حدیث کو دہن کیا وہ محمد بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری تھے جو ایک جلیل القدر امام اور محدث شام کے مشہور عالم حدیث تھے۔ انہوں نے چند چوتھے صحابہ اور بڑے بڑے تابعین سے حدیثیں لیں۔ اس کے بعد زہری کے بعد اسی نے جتنے میں تدوین حدیث کا مشغلہ چل ڈالا۔ ان میں تدوین حدیث کی ادنیٰ کتابہا میں سے سرچہ وہ ہیں، ان کے میں ابن جریر، دہسینی، ابن اسحاق یا مالک، ابوسعہ میں تابع بن عبید بن اسید، ابن ابی حردیہ یا حماد بن سلمہ، گوشتی میں عثمان غفری، شام میں اذہلی، واسط میں شریف، یمن میں عمرو بن عوف، حجاز میں جریر بن عبد الحمید اور خراسان میں ابن مبارک۔ یہ سب کے سب دوسری صدی کے لوگ ہیں اور ان کے مجموعوں میں حدیث زہری کے ساتھ اقوال صحابہ اور تابعین کے نام سے بھی ملے جاتے ہیں۔

اس کے بعد تیسری صدی کے آغاز میں راجپوتانہ حدیث نے ایک الگ گھر بنایا۔  
 کالیفت کرنے شروع کیے اور یہ سلسلہ پہلے پورے ہندوستان میں پھیل گیا کہ گرام ہندوستان کا  
 دور کا جو حدیث میں کی گئی ہے روزگار ثابت ہے کہ اس دور میں جن ائمہ اعلیٰ مقام

ماسل ہوا۔ انھوں نے اس کا کیا کو بھیج کر چٹانٹ کر ایک ایک کتاب میں بکرا کر دیا۔ چنانچہ انھوں نے اپنا مشہور کتاب بھی بنادی کہ ایک کتاب کی اور اس میں دوسری روایت درج کی جس کی صحت ان پر مباحث ہو گئی۔ ان کی پیروی امام سلم بن جراح نے کی۔ انھوں نے امام بخاری سے روایتیں بھی کیں اور ان سے استفادہ بھی کیا اور اپنی مشہور کتاب بھی مسلم تالیف کی، ان دونوں کتابوں کو ہمیں کے نسخہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے احادیث کی جو کتابیں لکھی گئیں ان میں امام شافعی سے اس کے لیے کسی حدیث کا درجہ صحت متعین کرنا بڑا مشکل تھا۔ یہی وقت تھیں متنازعہ راویوں کے ماحول کی تحقیق جو باتیں اور محدثین کی مشہور

صحابہ کرام کو حدیث جاننے اور اسے دوسرے زبان میں دالوں تک پہنچانے کے  
 واسطے میں امتیاز کی شہید مقرر رہتی تھی اور امتیاز کی اسی خدمت کے وجہ سے اکثر انہیں صحابہ  
 بہت کم حریف بین کرتے تھے۔ شفا حضرت ابو بکر و زید و عتبہ و عباس بن عبد المطلب  
 و جزہ کبھی کرا بھیجے تھے جو کہ حدیث بیان میں نہیں کرتے تھے۔ شفا صحابہ میں نہیں فرمائی

تھے ستموہین، باوجودی سناکت بہ زیادہ سے روایت ہے کہ: علی حدیث انکس کے ساتھ دینے سے  
 کئے کلمہ ہر سزا، لیکن ان کے زبان سے ایک حدیث نبوی میں تھی کہ شیعی کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب  
 کے ساتھ ہر مرد ایک عسکر کی ایک حدیث میں بیان کرتے ہیں سنا سیمج ہجاری میں جدوہین نے ان کو نیکو  
 قتل دیا ہے کہ: میں نے اپنے دوست کو کہا کہ ہر طرحی خون غلام حرکت عسکر کی حدیث میں بیان کرتے  
 ہیں۔ اس طرح میں آپ کو کسی حدیث میں سنا، انھوں نے جواب دیا کہ: ہم اس کے کہ کہنا  
 نہیں پہچان سکتے ہیں۔ عسکر کو فرماتے ہیں کہ: کہ جو ہر طرحی حدیث میں سنا سیمج ہجاری میں جدوہین نے ان کو نیکو  
 شکاک ہجری میں بنا لے حضرت اہل حق کے قتل دیا ہے کہ کہ بہت زیادہ حدیث میں بیان کرتے ہیں ہر طرحی  
 رکھتے ہیں۔ وہ عسکر کو فرماتے ہیں کہ: کہ جو ہر طرحی حدیث میں سنا سیمج ہجاری میں جدوہین نے ان کو نیکو  
 قتل دیا ہے کہ: کہ جو ہر طرحی حدیث میں سنا سیمج ہجاری میں جدوہین نے ان کو نیکو  
 قتل دیا ہے کہ: کہ جو ہر طرحی حدیث میں سنا سیمج ہجاری میں جدوہین نے ان کو نیکو









تو ہر دور کے لئے مناسب دوا کو دینا پڑا اور کچھ رواد و رسی بھیجیں سے کھلا لیا اور گواہی کا پتھر حاصل کر لیا۔ اس طرح ان کی کتاب میں دوا دیکھا جوتھے جو دوسری کتابوں میں کبھی ہرے ہیں یہی وہ ہے کہ تمام لوگ اسی کے پودانے سے اور اسی روش پر چلتے رہے۔ ان لوگوں کا شمار میں بنایا جا سکتا جنہوں نے اسے منظم کیا اور اس کا اقتدار کا جامہ پہنا۔ اس پر استدراک کھا، اس کا خلدہ کو تحریر کیا، اس پر تفسیریں لکھیں اور اس کی حمایت کی۔

زین عارفی، سلمہ ذکشی و حافظ ابن حجر نے اس کتاب پر تفسیر لکھی۔ عارفی کی تفسیر کا نام التفسیر والاصلاح و الاصلح من کتاب ابن الصلاح ہے۔ حافظ ابن حجر کی تفسیر کا نام الاصلاح بتفصیل امکن علی الصلاح ہے۔ ابن صلاح کی کتاب کو بہت سے لوگوں نے اقتدار بھی کیا ہے مثلاً تاج التفسیر معراج الدین محمد بن ابی یحییٰ بن عبد العزیز بن عبد الرحمن بن محمد بن نصر مشرقی نے لکھی اور اس کا نام المنهج السوی فی شرح تہذیب اہل الصلاح کی کتاب کا ایک تفسیر معراج الدین ابو حفص محمد بن سلطان بن نصیر مشرقی شافعی مروی تفسیر نے کیا ہے جس کا نام محاسن الاصلاح فی تفسیر مکتب ابن الصلاح ہے۔ یہ بھی اہل الدین کی ہی شہرت دہی مرقی تفسیر نے بھی تقرب الارشاد اعلیٰ علم الاستاد کے نام سے ایک اقتدار کیا ہے اور پھر اس کا بھی ایک اقتدار کیا ہے جس کا نام التقریب والتفسیر رکھا اور اب اسی کی شہرت ہے جس کی شرح میں زین عارفی، سلمہ ذکشی اور سیوطی وغیرہ نے لکھی ہیں۔

۱۔ ابن الدین عبد الرحیم بن عوفی مرقی تفسیر۔

۲۔ جواہر محمد بن عبد الرحمن بن نصر مشرقی تفسیر۔

۳۔ اسی کا ایک نسخہ ابن کثیر کے شاہی کتب خانہ میں ہے جس کا نمبر ۲۰۳ ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کتاب کو تفسیر کے شکل میں حافظ ابن الدین عبد الرحیم بن الدین عارفی مرقی تفسیر نے منظم کیا ہے جس کا نام نظم الدرر فی عدم الاثر ہے اس میں اہل الصلاح صلی علیہ وسلم کے معانی کا بعض چیز کیا ہے اور اس میں کچھ نئے اضافے بھی کیے ہیں۔ اسے اہل الصلاح نے مشفقہ میں مکی کیا، اس کی ایک شرح بھی کبھی جیسے مشفقہ میں مکی کی جس کا نام شرح النبیث ہے۔ پھر اس کی شرح میں لکھیں۔ ایک عربی ہے دوسری مختصر اس پر ایک عالمیہ بران الدین ابی یحییٰ مرقی تفسیر نے لکھی جس کا نام احکام التفسیر بعد فی شرح الاصل ہے نظم الدرر کی ایک شرح نفع المیث فی شرح العیة الحدیث کے کام سے مروی ہے جس کی کتب میں ہے اور جیسا کہ مرقی بھی کہتے ہیں تفسیر تفسیر کے ساتھ اس طرح اور جامع کتب کی کوئی تفسیر نہیں ملے گی۔ اس کی ایک شرح نظام الدرر کے کام سے سیوطی نے اور سلمہ ذکشی کے کام سے تفسیر الدین محمد بن نصر مشرقی نے اور مع الہدای فی شرح العیة الحدیث کے نام سے تفسیر اسلام قاضی جلالی نے لکھی ہیں محمد الصمدی مرقی شافعی مرقی تفسیر مشفقہ نے بھی لکھی ہے نظم الدرر پر شیخ علی بن احمد بن محمد سعیدی مدنی، ابی مرقی سلمہ مشفقہ نے ایک ماثب ایک جوں کھا ہے۔ عارفی کی نظم النبی کے مقابلے میں سیوطی نے بھی ایک لکھا ہے جس میں بہت سے اضافے اور ڈسے کا آواز کا اضافہ کیا ہے۔

۱۔ حدیث میں یوسف اور یاسین تک کہنے میں اس میں شہاب الدین احمد بن علی بن محمد مرقی کی کتاب تحفۃ الفیض فی مصلح اہل الارض ہے جس کی شرح بھی اہل الصلاح نے خود لکھی ہے یعنی تفسیر الطبر فی توضیح غیثہ الطبر فی جامع اور قاضی قدوسی ہے اس پر ایک عالمیہ تفسیر الطبر فی توضیح غیثہ الطبر فی جامع اور قاضی قدوسی ہے ابن محمد مرقی، ابی مرقی، ۲۰۳۱ء میں لکھا ہے اور دوسرا حاشیہ علامہ مرقی الدین بن صالح مرقی تفسیر

۱۔ ابن صلاح کی ۲۰۳ تفسیر پر ایک مختصر نظم محمد بن عبد الرحمن مرقی تفسیر کی بھی ہے جس کا ایک نسخہ بھی ملے گا کہ وہ بالکتاب خانہ میں ہے جس کا نمبر ۲۰۳ ہے۔

کیا جس کا نام مسلک الدردی مصطلح الاول و نظم غیبیۃ لعدۃ لابن حکمر ہے  
نیز ابو حامد سیدی الرازی بن ابی الحسین یوسف بن محمد ترمذی مشہور ہے اسے نظم کا نام  
ہے یا جس کا نام عقد الدردی نظم غیبیۃ الفکر ہے۔ ان کا لقب ناسی ہے جس  
ہی ان کا وطن ہے۔ آپ کی وطنی تھوہ ہے اور نسبتاً فیری میں انھوں نے غنیہ کی شرح بھی  
لکھی ہے۔ ایک مختصر سی نظر میں انھوں نے حدیث کے القاب و اقابہ کو بھی بیان کیا ہے  
جس کا نام الطریقہ رکھا ہے۔ اس کی شرح ابو عبد اللہ بن شیخ الاسلام ابو محمد عیسیٰ  
بن علی بن ابی الحسین یوسف انصاری ترمذی مشہور ہے جو مشہور اردو استاد ہیں  
اس پر متعدد حاشیے بھی لکھے گئے ہیں۔

حکم حدیث پر مزید کتابیں ان کے علاوہ لکھی گئی ہیں ان کے نام اردان کے  
مترجمین کے نام ہیں

خلاصۃ فی معرفۃ الحدیث۔ ابو محمد حسین بن عبد اللہ الطہر ترمذی

مقدمۃ فی علم الحدیث۔ ابو البرکات محمد بن جریر ترمذی

تذکرۃ العلماء فی اصول الحدیث۔ ابن

تختیہ لاندہ فی علم الحدیث۔ سید محمد بن ابراہیم بن علی بن یحییٰ بن عبد اللہ ہمدانی  
ابن الزبیر ترمذی

مجللۃ الحدیث فی علوم الحدیث۔ یوسف بن حسن بن عبد اللہ ہمدانی دمشقی  
ترمذی

لکھے اور ایک دوسرا ماہیت شرح تاسم بن یحییٰ ترمذی مشہور ہے۔ تحفۃ الفکر  
کی بہت سی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں میں ایک شرح تو ان کے فرزند کمال الدین محمد بن  
ابن حجر عسقلانی کی ہے جس کا نام تجلید الفکر فی شرح غیبیۃ الفکر ہے۔ ایک شرح  
ابن حجر کے معاصر کمال الدین ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن علی بن یحییٰ بن محمد بن خلف الدین بن عبد  
قیس ہمدانی کی ہے ترمذی اصل ترمذی تھوہ سے ترمذی مشہور ہے۔ ایک دوسری  
شرح محمد بن عبد الرحمن بن ابی یوسف کا نام معدن الطرق فی شرح غیبیۃ الفکر  
ہے جو شرح غیبیۃ الفکر کی شرح میں محدث الفکر کی بھی لکھی گئی ہیں میں ایک شرح  
علی بن سلطان بن محمد بن یحییٰ ترمذی مشہور ہے۔ اس کا نام مصطلح الاول  
علی شرح غیبیۃ الفکر ہے۔ دوسری شرح شیخ عبد الرحمن بن راج العادلی  
شامی ترمذی مشہور ہے جس کا نام الیومایت والدردی شرح غیبیۃ الفکر  
ہے۔ ایک اور شرح شیخ ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن ہمدانی دمشقی ترمذی  
ترمذی بن عبد اللہ بن ہمدانی ترمذی مشہور ہے۔

تجلیۃ الفکر کو بہتوں نے منظوم بھی کیا ہے مثلاً کوثر الدین نسیمی نے اسے  
منظوم کیا اور ان کے فرزند تقی الدین ابو یحییٰ محمد بن محمد نسیمی نے اس نظم کی شرح  
لکھی۔ ان کی اصل تو تصنیف ہے مگر یہ پیا پیا کے اسکندریہ میں اردان کی شہرہ خاوری  
کا بروہی ہے۔ یہ بھی شافعی ہے۔ شرح غیبیۃ الفکر کے نام و فائدہ غیبیۃ  
ہی ان کی اس شرح کا نام الدالی المرتبۃ فی شرح غیبیۃ الفکر ہے۔ تجلیۃ الفکر کا  
رضی الدین ابو الفتح بن محمد ابو البرکات رضی الدین بن عبد اللہ بن ترمذی مشہور ہے جس کا نام

لکھے ہے تصنیف کے اس ایک کثرت زاد ہے جس کی زبان پشور ہے۔

تجلیۃ الفکر پر ایک حاشیہ اور شرح کمال الدین محمد بن ابی زکریا متقی ترمذی لکھنے  
لکھی ہے جس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

تجلیۃ الفکر کے نام و فائدہ غیبیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

تجلیۃ الفکر کے نام و فائدہ غیبیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔

لکھے اس کا نام تجلیۃ الفکر ہے۔ اس کا نام ہے۔





متاخرین سے قبل حدیث پر کتابیں لکھی ہیں ان میں سے اہم ترین شرحوں کے ساتھ  
 جمع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ اس فن میں فقہی تفسیر الہدیٰ اور فروع فی الصلاح سنی مسلمانوں کے کتب  
 کو ۱۰۰ سے زائد اہم صلاح کے نام سے شہور ہے۔ سب سے پہلے حدیث کے اہل اہلسنت  
 و اہل اہل فروعی علم نے مسلمانوں میں پھیلنے والے اور دماغی اعتبار سے کتابت پر محروم مگر علمی تالیف  
 کے بعد حدیث میں مستندین میں ہوئی۔ یہاں پر عربی کتابت کے کس کس کا دھنوں سے عقیدہ کیا  
 گیا ہے جن میں ایک دو سہ ہزار ہندوستان میں لکھا جانے والا عبدالحی زکریا کے چھاپا ہے اور  
 دواؤں و دھنوں کے ساتھ دہلی کے دارالعلوم میں محفوظ ہے۔ لیکن شیخ محمد کاظم کراچیہ اور  
 فخر علیوں سے ایک مئیں بکرمین کاغذ خطیوں میں جمع کیا گیا اس فن کی دوسری کتابیں  
 دیکھنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ ایک کتاب حافظ جمال الدین سیوطی کی بھی "مطبوعہ خیرہ مصر" سے  
 شائع میں شائع ہوئی ہے جس کا نام "تہذیب الراوی فی شرح تہذیب التوازی" ہے۔  
 حافظ علی نے اس میں کئی نیا اضافہ کیا ہے اور اس کا شمار ان کی بہترین تصانیف  
 میں ہے اور دواؤں کی الفیہ جو مقدمہ ان صلاح کی منظوم تھیں ہے۔ ہندوستان میں بھی ہے۔  
 لیکن اس میں تاریخ خلافت و سراج نہیں۔ عراق نے دینی الفیہ کی شرح فتح الکلیفیت فی

۱۰۔ رتبہ ناچرہ (۱) میں الفیہ قرآنی عشرہ کی تصنیف فی علم الحدیث۔

۱۱۔ دکن میں محمد بن نجید نے ناچرہ متولی عشرہ کی اسرافات الاصول فی احادیث الرسول۔

۱۲۔ ابن الجوزی سنی مسلمان کی الفہامیۃ فی علل الراویۃ۔

۱۳۔ ابن حجر مکی سنی مسلمان کی منظومہ فی اصول الحدیث۔

۱۴۔ محمد بن عثمان کاتبی سنی مسلمان کی منبع الورد فی سلف الاشرار۔

۱۵۔ ریاض قرنی مسلمان لکھنؤ دارالورود العلل فی مصلح الحدیث۔

۱۶۔ حسین بن علی بن حکیم سنی مسلمان کی مصباح الاحکام فی علم حدیث الرسول علیہ السلام۔

۱۷۔ یوسف آری دینی سنی مسلمان کی الذود فی مصلح اہل الاثر۔

۱۸۔ جعفر بن یونس کاتبی سنی مسلمان کی تفسیر الصلح فی مصلح اہل الاثر الحدیث۔

شرح الصلح الحدیث کے نام سے لکھی ہے۔ اور اس الدین محمد قادری کی ایک شرح دواؤں  
 ایک ساتھ کتب میں مسلمانوں میں ہوئی ہیں۔ سیوطی کی الفیہ جو فن حدیث میں ہے مسلمانوں  
 میں مصر سے شائع ہوئی ہے۔ ابن حجر عسقلانی کی "تہذیب التوازی فی مصلح اہل الاثر"  
 مسلمانوں میں لکھنے سے پہلے دینی کی کتابت کے مصلح ہوئی تھی جہاں اس کے ایک  
 رسالے کے ساتھ اور محمد بن کاتبی کے بعد مصر سے مسلمانوں میں بھی پیرا تہذیب التوازی کے  
 نام سے سنن ابن ماجہ کے ساتھ شائع ہوئی۔ خود مصنف تہذیب التوازی کی شرح  
 فہرست الخطی فروعیہ تہذیب التوازی لکھنے سے مسلمانوں میں اصل میں کس کا مصلح ہوئی  
 اور مصر سے مسلمانوں میں بھی اور اس شرح کی شرح، جوبل بن سعد محمد بن کاتبی نے  
 لکھی ہے۔ مطبوعہ ثروت انجیل سے مسلمانوں میں شائع ہوئی۔ ابن الاصول حدیث میں سید  
 جوبانی کا رسالہ دواؤں سے مسلمانوں میں شائع ہوا اور مطبوعہ الاسافی فی فہرست الجہاں جانی  
 کے نام سے مولانا علی گنجی لکھنے سے رسالہ جوبانی کی جو شرح لکھی ہے وہ کتب سے مقدمہ  
 ابن صلاح کے ساتھ مسلمانوں میں بھی پیرا تہذیب التوازی لکھنے سے مسلمانوں میں شائع ہوئی۔  
 ابن صلاح کے ساتھ مسلمانوں میں بھی پیرا تہذیب التوازی لکھنے سے مسلمانوں میں شائع ہوئی۔  
 نے الہجۃ الخلیفۃ کے نام سے جو بیرونی کی شرح لکھی ہے۔ وہ مسلمانوں میں شائع ہوئی  
 اسے شائع کرنے والے خود شائع کے صاحبزادے سید عبداللطیف ہیں جو عراق میں  
 شام کے جامع کبیر شہر کی سکے مدرسہ ادریس میں حافظہ میں شیخ حفیظ نے جو حاشیہ  
 شیخ محمد روتانی کی شرح سیرت پر لکھا ہے وہ مصلح عثمان بن عبداللہ بن ابی اسحق مصر سے مسلمانوں اور  
 مسلمانوں میں شائع ہوا ہے۔ درالذہبی محمد بن ابی بکر بن جہاد کی رسالہ الحدیث فی شرح  
 منظومہ ابن فرج کہ درمیر تہذیب التوازی کے ساتھ لکھنے سے مسلمانوں میں شائع ہوئی۔  
 اس فن کی آخری مذہب کتب مولانا محمد بن کاتبی کی کتاب "تہذیب التوازی فی مصلح اہل الاثر"  
 ہے جو مصر سے مسلمانوں میں شائع ہوئی۔

فی حدیث کی بنیاد دواؤں میں متقدمین نے لکھی ہیں۔ دواؤں شائع نہیں ہوئی ہیں اور









گوں کا سایہ ہے جبکہ ملا مرزا ہزاروں شوق مندوں کی توجہ کے لیے محل میں لائے ہوئے گہرے کتب خانہ کا صوفیہ کے کوس میں بیٹھیں۔ ان کا پورا مقابلہ اس شخص کے ایک چہرے پر ہر شے میں زہم کے محل سے نکلنے کے نفل کر کے ہوا ہے۔

قادر ہیں، مجھ کو سمجھئے۔ ایک بہر شریعت کے دھاتی کنارہ میں اور دوسرا بنایا  
چیتا، عبدالمعلیٰ سدا کے گھر پر یعنی وہ شارع شہین میں، لیکن رمضان کی سستی کی وجہ سے  
کے مقابلے کا موقع نہ مل سکا۔

حاکم کی کتاب علوم الحدیث کے تحت ہندوستان میں بھی موجود ہیں۔ ایک خوشنسخ لاہوری چندھیراؤ دیس ہے جو برصغیر میں کسی گمنام نے بڑی تفسیلی اور حیرت انگیز نگارگری کے ساتھ تصانیف کیا۔

باقی درخشن میں ایک توملا کا عجیب و غریب شروانی و صیبا گنجی ٹیکڑا کے کتب خانے میں اور دوسرا کتب خانہ کا صیبا عیدہ آباد کوٹن میں ہے۔ خانہٴ مصلحت عثمانیہ عیدہ آباد کوٹن میں اور درخشن کوٹن سے میرے سوا سال کر دہا پندرہ لکھنے کا مقابلہ کیا گیا۔ اس مقابلے کے بعد جو اختلاف و جھڑپیں حاصل ہوئے۔ ان میں عزیز و دوستی خیز خدائے بخیر و شری اور کتب خانہ کا بھاری و خیر کے خیر کے مقابلہ کرنے کے بعد بھگوانے۔ ان تمام خیر میں بعض اٹھائے ہیں اور رعایت میں ڈی ڈی جی کا عشر طبعیات میں ہیں جن کی یہ کتابا سے کو بعض تو اصل نسخہ کتاب کی نقل ہے اور بعض نقل کی نقل ہے۔

حاکم کی اس کتاب "معرفت عوام" حدیث کے جسے نسخے میں ملے دیکھیں، اس کی تعداد نو گوارہ ہے۔ ان میں سب سے بہتر یہی نسخہ ہے جو قریشی مریم خاں صاحبہ نے لکھا ہے۔ یہ نسخہ بھی تصحیح ہے۔ اس کے اکثر الفاظ جو حرکتوں سے محروم ہیں، حاشیہ پر صرف چند ہی الفاظ لکھے ہیں جن میں اصل نسخے میں چھٹ گئے ہیں۔ ان کو کتاب سے لکھ کر ان میں صحیح دھماکہ دیا ہے جس کا

لے اس کتب کے آخر میں کاتب کے اند کی تقریریں ہیں۔ خدائے ملک و رہب کی مدد سے  
حزب و رمضان ۱۳۳۵ء میں اس کی کتابت ختم ہوئی۔ اسے مجددِ اختر علیہ و آلہ و سلم خداوندی رحمت سے کھیا۔

مطلب یہ ہے کہ پچھلے اہل سنت میں وہ گئے تھے۔ مادیات کے بعض نظروں کے اور "خ" منہ ہے۔  
اس کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے نسخے میں یہ نظر ہیں۔

انسان میں نہ خدا عزت کے لیے بڑی عزیمت کے لیے پرامن رویہ کیا ہے اور وہ سرحدوں سے متاثر کرتے رشتہ جو اختلافات یا کسی پیش نظر کوئی ان کو اس کی وجہ انہیں کے مطالعے اور تحقیق کے بعد درست کر دیا ہے۔ چل کر مکتوبہ کے میں اپنی تعلیم کے لیے جو علم حاصل کیے چمکی ہیں وہی ہیں !

۱۔ اسلئے کہ اصل نفعی مین پڑشہ بہترین و اعلیٰ نفع کی علامت ہے۔

”صومہ اس کا مطلب ہے کہ یہ لفظ ایسا صرفیہ کے تحت میں ہے۔“

”ظ“ پر کتب خانہ کلاہریہ کے نسخے کی طرف اشارہ ہے۔

”خ“ اس سے مراد ہے خدا بخش و مہربان والا ہے۔

”ف“ یہ دھڑکنا، ٹھٹھکانا، دھڑکنے کے لیے ہے۔

”صفت“ یہ کتب خانہ آصفیہ کی علامت ہے۔

ہمس کتب کی ہیئت و کیفیت کے لیے فتویٰ ہی استکانی ہے کہ اس کے نسخے  
شرق و غرب کے مختلف ملک کے کتب خانوں میں موجود ہیں، متعدد روایات اور جہ شمار  
اسامات سے واضح ہے کہ اسے بہت پرانے ہی کے دور کثرت متنازع، علماء، حناک و ارباب نے  
گردنقد کا نرسہ حاصل کرنے کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ علامہ طاہر جزائری اپنی کتاب  
ترجیمہ الفکر الی علوم الاخرہ (ص ۱۸۷) میں اس کتاب کا اظہار و بیان کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں :

میں نے حالہ اجل البرجد اللہ عمر بن عبد اللہ رضی عنہ ورفیقہ کرم جبر کا صدقہ دار امامتِ فتن

اسے مختلف نمونوں کا فیصلہ اختلافت معلوم کرانے کے جس فن سے متعلق نہیں دیکھتے اس لیے ہم شہر انہیں ترک کر دیا ہے۔ گھر میں ضروری اشیاء کے لیے کہیں کہیں سب سے گریو سچے چلے نظر کرنے پر ہم نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی حقیقت تو ہم کے بعد نشان لگائی ہے۔

متفق علیہ ہے، کی کتاب سرمدۃ علیہ السلام کا مطالعہ کیا اور اس میں بڑے عجیب و  
اہم ذائقہ دیکھے جس سے اس فن کے علم کو راقیت حاصل کرنا چاہیے۔ اس لیے مناسب  
معلوم ہوا کہ اس کے پرنسٹن کا ایسا خلاصہ درج کر دیا جائے کہ جو اس کا مطالعہ کرے وہ  
گویا اپنی کتاب سے واقف ہو جائے۔

حاکم کی اس کتاب کی اہمیت واضح کرنے کے لیے ابن عسکون کا یہ بیان کافی ہے  
کہ اگر کوئی علم حدیث میں پیش قدمی کرنا چاہے لیکن اگر وہ اہل احکام کا خدا سے فی کے  
افضل علماء و ائمہ میں سے ہو، ان کی تالیفات اس فن میں پیش قدمی، ان سے اس فن کو مرتب  
کے اس کے ماسن کو اہل گاہ کیسے نہیں دے گا کہ اس نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس  
کتاب کی شہادت کا رواد کیا ہے۔ یہ وہ دوسرے بڑی کتاب ہے جو اس فن میں بیحد تکلیف  
کی گئی ہے۔ میری طرف سے یہ ہے کہ تارین کرام اس سے استفادہ فرمائیں۔

ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ

۴۰ - ۴۱ - خلیفہ

۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنَّ زَکَرِیَّا اس ستریا امانت نامے سے ہوا ہے،

اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِسْلَامُ مُحَمَّدُ الرَّبِیْتُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَحُصَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ الْهَمْدَرِيُّ  
الْبَصْرِيُّ قَرَأُوهُ عَلَیْهِ دَرَا اَسَمَعُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَسْطَرِيُّ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ  
الْحَبِیْبِ اَنَّ اَجَارَةَ عَلِیْهِ دَرَا اَسَمَعُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَسْطَرِيُّ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ  
الْحَبِیْبِ حَفَظْتُ الْقِسْمَ بِزِيَارَةِ السَّيِّدِ اَبُو زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْعَاقِلِيُّ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ ضَمِّ الْعَاقِلِيِّ اَبُو زَيْدٍ قَالَ -

محمد بن عبد الله کے لیے ہے جو صاحب بن ابی حنیفہ اور صاحب قریب و مطلق ہیں  
نصف اپنی رابیت کے ساتھ حق کی شہادت فرمائی اور اپنی مشیت کے مطابق انہیں ہر شکل بنا دیا  
ہو جس سے مصلحت کو جن کراہیں صاحب بن ابی حنیفہ کی بنا دیا یہی لوگ اس کے خاص بندے  
اور آپادلی کے مرکز میں۔ حق سے امانت کو دور رکھا اور، مصلحت بنیاد اور انصاف کے  
لیے مصلحت کیا۔ یہی اس کے دین کو غائب رکھنے والے اور سنت نبوی سے چمٹے رہنے والے  
ہیں۔ میں وہ جو فیض مقدم کر دے اس پر اسی کے لیے ہو ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں، کہ  
اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ اس نے اپنی کتاب کے سوا کسی کو مدعا گزار بنانے سے اور اپنے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور مخلوق کی پیروی سے روک دیا ہے۔ اس میں اس  
حقیت کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے منتخب بندے اور پیغمبر وہ رسول ہیں جنہوں  
سے اللہ کی طرف سے اس کا پیغام پہنچا دیا۔ امر الہی، امانت اور مصلحت کے فرائض انجام  
دیتے۔ اللہ ان پر امداد کی پاک نکل پر رحمت مائل فرماتے۔

اس کے بعد حاکم کہتے ہیں،

جس میں نے دیکھا کہ ہمارے دور میں بدعتات کی کثرت ہو گئی ہے اور اصول سن کی  
واقفیت لوگوں میں بہت کم رہ گئی ہے۔ ہر گرج امانت کی کتابت اور اللہ کی کتاب  
کے فرائض لوگوں کو بڑی دلچسپی دیتا ہے۔ ترجمے ایک ایسی منتشر کتاب تعینت





امرو بن مہنی نے چمکا کر، اسے ابو عبد اللہ! اگر کوئی کہے میں ابو قتیبہ سے اصحاب حدیث کا ذکر کیا تو وہ برسے کہ اصحاب حدیث نہایت برے لوگ ہیں۔ یہی کہ ابو عبد اللہ اللہ کریمؐ ہرے اور اپنے کپڑے کو جھانکتے ہوئے کہا کہ وہ راہِ فقیر، ذلیل ہے، ذلیل ہے، ذلیل ہے، یہ کہتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہوئے۔

میں نے ابو علی حسین بن علیؑ کا لفظ کہ، انہوں نے حضرت محمد بن سنان ماضی کو اور اہل بیتؑ کے متعلق طعن کر کے کہتے ہوئے کہ، دنیا کا ہر جتنی اہل الحدیث سے بغض رکھتا ہے اور انسان جتنی پر ہیستے تو حدیث کی ملاحات اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

میں نے ابو نصر احمد بن سہیل نقیب کو بخارا میں اور انہوں نے ابو نصر احمد بن سہیل نقیب کو یہ کہتے ہوئے کہ، حدیث اور روایت کو اس کے ساتھ سینے سے زیادہ کوئی اور چیز اپنی امانت کے لیے جو اور قابلِ عزت نہیں۔

ابو عبد اللہ امام کہتے ہیں: ہم لوگوں کو سزا اور جزا میں پختہ لوگ ایسے ہیں میں انہو اور حرمت کا کوئی ثابہ نہ تھا کہ کسی دیکھ کر اس منہور گردہ اصحاب حدیث کو وہ حرمت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ان کو حدیث کے حصے یاد کرتے ہیں شیخ ابو بکر احمد بن اسحاق نقیب کی شخص سے منہور کر رہے تھے۔ شیخ نے کہا کہ، ہم سے خود شخص نے یہ حدیث بیان کی (حدیث ضلال) اس آدمی نے کہا، اسے چھوڑ دیجئے کہ اس نے حدیث بیان کی اور گھب بیان کی۔ یہی شیخ نے کہا، اگلے بار اگر افراتفرائی کے بعد سے میرے گھر کے اندر داخل ہوئے گی کیا نیت نہیں۔ اس کے بعد شیخ نے ہمارے طرف توجہ کر کے کہا، میں نے اس شخص کے ساتھ کسی سے یہ بیانیہ کر کے گھر میں داخل ہو۔

## علم حدیث کی پہلی قسم

ابو عبد اللہ امام کہتے ہیں، علم حدیث کی پہلی قسم اس کی آخری کڑی کی واقعیت حاصل کرنا ہے اور اس کی پوری کڑی کا معلوم کرنا سنتِ محمدیہؐ ہے۔

ہم سے ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان سے محمد بن اسحاق صفار نے، ان سے ابو اسحق نے، ان سے سلیمان بن میسر نے، ان سے ثابت اور ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ: ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوالی کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات پر سرایت ہوتی تھی کہ کوئی دنیاوی اگر سنو کر اس کے سوال کرے اور ہم سنتے رہیں۔ چنانچہ ان میں کا ایک آدمی آیا اور اس طرح سوال جواب ہوئے۔

میں نے کہا: آپ کا کیا پورا، تو تمہارا ہے پس آیا اور اس کا گناہ ہے کہ آپ کے خیال میں اللہ نے ٹپ کو بھیجا ہے۔

وہ شکیب کہتا ہے،

یہ اسحاق کس نے پیدا ہے؟

اللہ نے

اور یہ زمین کس نے بنائی ہے؟

اللہ نے

اور یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں؟

اللہ نے

ان میں سے قائد کس نے رکھے ہیں؟

اللہ نے

قسم ہے اس کی جس نے سہاگن وزمین پیدا کیے ادھر جوں کو غلبہ کر کے انہیں یہ مانے رکھے۔  
تو تھیکہ کیا اللہ سے کہے کہ درخت ہانگ بھیجا ہے؟

ان

آپ کا قصہ یہ تھا کہ ہم بڑا راست میں پہنچے تو یہیں ضروری تھی۔

وہ ٹھیک کہتا ہے۔

اس کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ان

آپ کا قصہ یہ تھا کہ ہمارے اہل علم ہم پر صدقہ روزگاہ بھی ضروری ہے۔

وہ ٹھیک کہتا ہے۔

اس کی قسم جس نے آپ کو رزل ٹایا، بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ان

آپ کے قصہ یہ تھا کہ ہم پر سال میں ایک ڈھکے روزے بھی ضروری ہیں۔

اس نے ٹھیک بتایا ہے۔

قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ بتائیے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ان

آپ کے قصہ کا کہنا ہے کہ ہمیں جو استغاثت لکھا ہوا ہے پھر بیت اللہ ضروری ہے۔

اس نے ٹھیک بتایا ہے۔

قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

ان

قسم ہے اس کی جس نے آپ کو کون کے ساتھ میوٹ کیا ہے، میں ان کا حکم میں نہ

لڑائی کر رہا تھا۔

وہ چار گویا حضور نے فرمایا، اگر یہ سچ کہتا ہے تو قریباً جنت میں پہنچے گا۔

ابو عبد اللہ الحاکم کہتے ہیں کہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں اس حدیث کی ذیل موجود

ہے کہ انہی کو اسناد کی ڈپر کی کوئی معلوم کرنے کی اور نیچے کی کوئی پر آگنا نہ کرنے کی اجازت  
ہے۔ اگرچہ اس نے آگنی سے سنا ہوا ہے کہ جب اس ہادی کے پاس حضور کا قصہ  
پہنچا اور فراموش الٹی سے آگہ کیا تو اس نے اس پر انکشاف نہیں کیا بلکہ سزا کے حضور کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور خود حضور کے اس پیغام کو سننا ہوا قصہ کہ گیا تھا۔ اگر اسناد کی ادھر  
کی کوئی معلوم کرنا چاہتا ہے ہزار ہا سزا کا اپنے قصہ کا قصہ کہتا ہے جس سے پیغام کہتا ہے اس  
اس کے سوال کو جاننا فرماتے اور قصہ کہتا ہے جس سے پیغام کہتا ہے اس کا حکم دیتے۔  
ہم سے ابو العباس کا ہمیں خاص پیغامی ہے غرض، اس سے ابو العباس نے عرض کیا اور  
اس سے عرض کیا کہ میں نے بعد از انہی مبارک کہہ کر کہتے سنا ہے کہ اسناد میں  
کا ایک حصہ ہے۔ اگر اسناد نہ ہوتی تو میں کا جو چاہتا ہے کہن ہوتا۔

ابو عبد اللہ الحاکم کہتے ہیں کہ اگر اسناد نہ ہوتی اور اگر وہ ہمیں اس کی خبر اور  
اس کی مسلسل حاضرت نہ کرتے تو اسلامی نشان راہ صحت جاتا اور اہل الحاد و بدعت کو  
حدیثیں وضع کرنے اور اسناد کو لٹاؤٹ کرنے کا سامنا موقع حاصل ہو جاتا بلکہ حدیثیں  
جب اسناد سے علی ہوں تو وہ نرم بریدہ ناقص ہوتی ہیں۔

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد قدوسی ثنا  
ابو بکر بن ابی الاسود ثنا ابو ابراہیم عبد الصفاق الطائفي ثنا ابي حنيفة ثنا  
الحاکم۔۔۔

اس سنو سے روایت ہے کہ شہد اسحاق بن ابی زرعہ کے پاس تھے اور زور دہی میں  
موجود تھے۔ ابن ابی زرعہ نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فانا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شروع کیا۔ نہ ہی نے کہا، اسے ابن ابی زرعہ اعتراف سے  
کچھ کہیں خدا کے سامنے یہ جرات کیسے ہوتی کہ اپنی حدیث کی سند میں بیان کرتے؟  
تم ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے جو جن کی تکمیل ہے نہ لگام۔

ابو عبد اللہ الحاکم کہتے ہیں اسناد کی آویز کی کوئی خبر نہ کہ سنن ہے جبکہ  
ہم اور یہ کچھ کہیں ابی زرعہ دہا ہوتے ہیں آویز کی کوئی معلوم کرنے کے لیے سفر















دیتے اور اس کا معاذ کاہر پر بھی جاتا ہے۔

سمعت ابی العباس محمد بن یقوتیل سمعت العباس بن محمد الدوري  
يقول سمعت محمدا بن سالم يقول ....

عن ابن سالم اس سند میں کہتے ہیں کہ: حدیث کا اس لیٹا تو آسانی ہے لیکن اس  
سے عہدہ برآہ پر نا دشوار ہے۔

حدثنا البرهه محمد بن محمد بن الحسين السمرقاني ثنا محمد بن صالح  
بن مهدي السمرقاني حدثنا اسحاق بن عمار حدثني محمد بن عبد الواحد  
بن اخي حماد بن سمعان بن عبيد يقول: ....

اس سند میں روایت ہے کہ: حدیث میں — ایک روشنی ہوتی ہے چنانچہ حدیث  
کی روشنی میں احتیاط برآو۔

سمعت محمد بن صالح بن عمار يقول سمعت محمد بن ابراهيم بن مهزيار يقول  
سمعت يونس بن ادم يقول سمعت ابا هاشم يقول ....

اس سند میں ابوالہم کہتے ہیں: جو حدیث کا اختلاف کرے گا حدیث اس کا اختلاف  
کرے گی۔

## علم حدیث کی چوتھی قسم

علم حدیث کی چوتھی قسم احادیث کی مستند کا علم ہے اور یہ اس علم کی چوتھی قسم  
ہے کہ اگر ائمہ اہل اسلام کا اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا اپنے مستند کے روایت کر  
سکتے ہیں یا نہیں؟ مستند کا مطلب یہ ہے کہ مستند اپنے شیخ سے اور اپنے  
شیخ سے روایت کرنا چاہتا ہے یہاں تک کہ کسی مشہور صحابی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ  
پر سلسلہ اس طرح قائم ہو کہ ہر آدمی کی عمر سے پہلے جاتے کہ اس نے اپنے شیخ سے  
سنا ہوگا۔ اس کی مثال یہ آتا ہے۔

حدثنا البرهه محمد بن عثمان بن احمد الساجي بفيداد ثنا الحسن بن مسكرم  
ثنا عثمان بن عمر اخبرني عن الزهري عن عبد الله بن حكيم بن مالك  
عن ابيه - انه قال قال ابن ابي حمزة دأبنا عثمان عليه في المسجد باربع  
اصواتها حتى سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرع حتى كفت صوته  
حجرتة فقال يا حكيم من أينك هذا واشاءوا اليه أي الشطر فقلنا  
لهم نقصا -

اس سند میں کہہ دیا کہ حدیث کے لیے کہ کتب نے سید نبوی میں ابن ابی حمزہ سے  
اپنے قرآن کا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں اتنی بلند ہو گئی کہ حضور ﷺ کو باہر شریعت  
کے آئے اور آپ کے جبر سے کا پروہٹ گیا۔ چنانچہ سرور کا کہ کتب اپنے قرآن میں سے  
آتا۔ آؤسے کا اٹھا رہا کہ کہے تیار۔ پھر ڈور۔ کتب نے عرض کیا: بہت بہتر چاہیے  
اس کے مطابق ابن ابی حمزہ نے ادا کر دیا۔

میں نے مثال کے لیے جو اس حدیث کی ہے اس میں یہ اسرار ہیں تاکہ سے۔ ان



عن ابی حمیرہ قال قال اللہ عز وجل "لوا حسد للبعشر" قال تنقلوا حم جہنم  
یوم القیامۃ لتلقوہم الخیۃ ملائکۃ لھا علی عظم الاوضعت علی علیہا  
واضیاء ہذا من المرقومات لقد فی تنسج لیسما بہ ۔

اس سند میں حضرت ابو ہریرہؓ "لوا حسد للبعشر" اصحاب پر بتاتے ہیں  
بروز حشر و ذبح ان کے سامنے واسطے طرح آئے گا کہ اس کی ایک آنکھ ان کو  
جھکا کر دکھ دے گی ۔ اور دوسری آنکھ کے کہیں بڑی پر گزشتہ بھی باقی دوسرے  
گاہ۔ از اس قبیل ساری دو آیتیں مرقوم ہیں اور ان کا تفسیر صحابہ میں ہے۔  
تفسیر صحابہ میں ہم بعض کو مشنہ بھی کہتے ہیں، انکی وہ ایک ایک نوعیت کی  
ہے اور اس کی مثال یہ ہے،

اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ انصار حد ثنا ابو عبد  
بن احمق القاضی ثنا احمق بن ابی اریس حدثنی مالک بن انس عن محمد  
بن المنکدر عن جابر قال

اس سند میں حضرت جابرؓ کہتے ہیں، ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ جو اپنی بیوی کے  
ساتھ صحیح مقام پر رہو گے سب سے مواصلت کرے گا اس کی ارادہ پیشگی ہوگی اس پر  
آیت نازل ہوئی ۔ نف حکم حسرت لکم ۔ میں قبلی یا بی بی قبلی کہتے ہیں ۔  
حاکم کہتے ہیں کہ اس نوع کی روایتیں مرقوم نہیں، بلکہ مسند میں، بلکہ صحابہ  
جو صحابی دینی و تنزیل کے وقت سرور و مقادہ اس بات کی خبر دے رہے کہ  
یہ آیت نازل مانے میں نازل ہوئی تو یہ حدیث مسند میں ہوگی ۔

اس حدیث کے لیے مرقومات کی بعض حصر کرنا بھی ضروری  
ہے جن کی ایک قسم یہ ہے کہ سند صحابی تک پہنچنے سے پہلے ہی مسلسل  
پرچہ ہے ۔ مثلاً

حدثننا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا جابر بن انصاری حد ثنا عبد اللہ بن عبد الجبار  
محمد بن قسیر عن ابن جریج عن سلیمان بن موسی قال قال جابر بن عبد اللہ ۔ ۔

## علم حدیث کی پانچویں قسم

پانچویں قسم مرقوم روایت کا علم ہے ۔ اس کی ایک مثال لیجئے،

حدثننا لزبیر بن عبد الواحد الخفاف بأحد ابی ذنا محمد بن احمد الخفاف  
ثنا ذکریان بن یحییٰ الخضری ثنا الاصمی ثنا حکیمان مرقی حاتم بن حسان  
عن محمد بن حسان عن محمد بن سیرین عن اضریة بن شعبہ قال :  
حدثننا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عروہ بابہ بالا خافیر ۔  
اس سند میں مزید بن شعبہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ حضورؐ کے دروازے کو اپنے  
تافروں سے ٹکرائے تاکہ نہ گزریں ۔

حاکم کہتے ہیں کہ جابر بن زہراؓ اور اسے منہ ذیل کہے گا کہ اس میں حضورؐ کا ذکر  
ہے ۔ لیکن یہ سند میں بلکہ مرقوم ہے جو ایک صحابی پر مشتمل ہو جاتا ہے ۔ وہ صحابی وغیرہ  
اپنے وقت سے صحابہ کے ایک ہی کا ذکر کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس کی سند  
حضورؐ تک نہیں پہنچا ۔ میں سند اس مرقوم روایت کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس سے  
مشاہدہ دوسری روایتوں کا اس پر تیس کیا جاسکے ۔ مرقوم علی اصحاب روایت اہل علم  
کی نظر سے بہت کم پر مشہور رہتا ہے ۔ مرقوم کا مطلب یہ ہے کہ حدیث صحابی  
سے مروی ہر اور اس میں ارسل یا افاضال نہ ہو سہا یا تک پہنچا کر اسے آگے یوں بیان  
کرے گا کہ، وہ یوں کہتے تھے، یوں کہتے تھے، یہ مکمل دے گئے تھے ۔

مرقوم حدیث کی سب سے شاذ مثالوں میں سے ایک مثال یہ بھی ہے،

حدثننا احمد بن کامل انفاضی ثنا یحییٰ بن الہیثم ثنا محمد بن جعفر  
الغضنی ثنا ابن فضال عن ابن سنان عن عبد اللہ بن ابی الہذیل





تبرکے طبعے میں وہماہر ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

چوتھے طبقے میں وہ صحابہ ہیں جنہوں نے عہدِ اولیٰ کے مرتبہ پر پھر سے کی بیعت کی۔  
 محاررہ ہے: شوافع، حنفی، یعنی نلال میرے بلکے ہے اور فلاں حنفی، یعنی علیؑ نے  
 مرتبہ عہدِ اسلام قبول کیا۔

پانچویں طبقے میں وہ اصحاب ہیں جو عقیدہ یثا بنی کے مرتق پر اسلام لائے اور وہی ہیں  
سے اکثر انصار تھے۔

چھٹے طبقے میں دو مہاجرین داخل ہیں جو حضرت زکے پاس تباہی پہنچنے والے حضرت زکے کے والدین کے ساتھ تھے۔

ساتواں طبقہ ان اہل ہر گاہ میں کے بارے میں حضرت کا اشارہ ہے کہ چاہیے کہ  
 سب اہل جہ پر مطلع ہونے کے بعد یہ قول جاری ہے کہ تم جو چاہا کرو میں تم سب کو بخش  
 دوں گا۔

اسرائیل طبقہ پہلے ہاجرین کا ہے جنہوں نے سرکاری طور پر اسلام قبول کیا ہے۔  
اس لیے ان کو ہجرت امتیازی کہیں گے۔

فرشتے جتنے میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبیت و رسالت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دوسے میں فرمایا: اللہ ان تمام اہل ایمان سے بخشنے ہے جبکہ وہ حضرت کے لئے آپ کی رحمت کر رہے تھے۔ اسے رحمت و شفقت کہتے ہیں۔ اور یہ رحمت و شفقت

اس وقت برہنہ جب حنفیہ کو عمرہ ادا کرنے سے روک دیا گیا اور حنفیہ نے  
 اس بات پر مصالحت فرمائی کہ آئندہ سال عمرہ ادا کریں گے۔

ہلے گی۔ چنانچہ سید بن مسیب لاکھتا ہے کہ میں نے اپنے والد کو کہ اسباب

لے سکا۔ بعض حوام محتاجِ جبر کہا کرتے ہیں کہ تھے اور منٹا کے درمیان واقع ہے۔

یہ باتیں ہی غلط ہے۔

دوسری بیڑی میں سوار کا ہے جنہوں نے صلح حدیبیہ اور فوج لاکر مدینہ میں ہجرت کی۔ طلحہ بن ولید، عمرو بن العاص، ابذر بن ہریرہ و خزیمہ بن خدیج ہیں۔ چنانچہ جب حضور کو خیبر کی فہشت حاصل ہوئی تو ہجرت سے ان لوگ ہجرت کر کے آگئے اور حضور نے انہیں سے واسطہ نہ لیا۔

گیا۔ شہزاد جنت بن دگر کا سچا جو بیٹا تو کے دن اسلام لائے اور وہ جنت  
قریش تھے۔ ان میں بکرتے جو رہنا درجست اسلام لائے اور کچھ ایسے تھے جو  
سکھار کے دوسے مسلمان پر گئے اور وہ جنت پر کچھ لکھی گئے۔ ان کے دل میں جو  
حق تھا وہ اسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس کے بعد ایک بار عثمان بیتہ بھی ہے۔ یہ وہ بچہ ہیں، جنہوں نے حضور کو فتح مکہ کے دن یا حجتہ الوداع میں دیکھا تھا کہ انہی مساجد میں ہے۔ سنا تھا میں نے یہ وہ عبد اللہ بن ثعلبہ بن ضمرہ اپنی بی بی ہیں۔ یہ دونوں حضور کے پاس آئے تھے اور حضور نے ان کے لیے عطا فرمائی اور بہت سے اور لوگوں کے

سچے ہیں جن کا تذکرہ کتاب کو خفیہ کر دے گا۔ ابراہیم الخلیل عالم برین و دانش  
اور ابو حمزہ دہب بن عبد اللہ کا شمار انہی لوگوں میں ہے۔ ان دونوں نے حضور  
کو محالیت طاعت اور جاہ و قدر کے لحاظ سے دیکھا تھا۔

سفر کے دوران میں جس میں آپ نے فرمایا فتح کے بعد کوئی بجز  
نہیں۔ اس پر جواب دے اور نیت ہے۔

اگر میں اس باب کو اسانید اور روایات کے ساتھ پوری تفصیل سے ذکر کروں تو یہ ایک اگک کتاب بن جائے گی۔ حضورؐ کے اصحابؓ دورِ رواۃ کا

باب میں اور بھی کئی عظم آبادتے ہیں۔ میں نے تو ہر نوع کی طرف صرف رہنمائی کر دی

ہے۔ وہ بھی اس کے مطابق جو وقت میرے ذہن میں آگیا۔ لیکن ماننا حدیث دہی ہے جو صحابہ سے حجر کے ساتھ داخلیت رکھتا ہے۔ میں نے اپنے شاگرد کے پکارا کہ کو دیکھا ہے جو کسی نامی سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ تابعی نہیں بلکہ صحابی ہیں اور کبھی کسی صحابی سے مستند روایت کرتے ہیں اور اسے تابعی بیان کرتے ہیں۔

## علم حدیث کی آٹھویں قسم

اس علم کی آٹھویں قسم مراسیل کا علم ہے جن کو بحث کرنے کے باعث میں اختلاف ہے علم حدیث کی یہ نوع قسمت ہے اور حدیث کے تنجیم کو مشافہہ انداز میں لوگوں کو اس کی شناخت ہے۔ مرسل حدیث وہ ہے جس میں حدیث کی شکل اسناد اور تک پہنچتی ہیں اور وہ تابعی ہیں بلکہ کتا ہو کر حضور نے یوں فرمایا۔ مرسل حدیث کی اس تعریف میں مشائخ حدیث کا کوئی اختلاف نہیں۔

مراسیل اکثر و بیشتر اہل بدینہ میں سید بن مسیب سے، اہل کربلا میں حماد بن ابی رباح سے، اہل مصر میں سید بن ابی جلال سے، اہل شام میں کمرل و شقی سے، اہل ہرم میں حسن بن ابی الحسن سے اور اہل کوفہ میں ابی ہریرہ بن یزید نخعی سے مروی ہیں۔

ایک حدیث مرسل کے بعد دوسری حدیث مرسل ان کے علاوہ دوسرے تابعین سے بھی مروی ہوتی ہے لیکن ان سب میں بھی ترجیح مراسیل سید بن مسیب کی ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ صحابی کی اور دوسری تابعی ان کے والد مسیب بن حزن بن مسیب سے روایت کرتے ہیں۔ صاحب الفجر میں ہیں۔ علاوہ ازہبی سید بن مسیب سے حضرت عمر رضی عنہ و علی رضی عنہ و ہر اور تمام عترت و مشرک کا زمانہ پایا ہے اور پورے گردہ تابعین میں صرف کوفی و حنفی نے ان کا ذکر دیا ہے۔ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت سنتی ہیں۔ ایک سید بن مسیب ہیں اور دوسرے تیس بن ابی ہازم۔ مزید تصریح یہ ہے کہ سید ابی ہازم کے منقبہ و مستفی ہیں اور قبا سے ہیں ان کا مقام سب سے اوپر ہے۔ ساتویں نقباء وہ ہیں کہ ان کے بعد ان کو ایک بن افض بن قدام بن افض کا اجماع شاکر کرتے ہیں۔

میں نے ابوالعباس محمد بن یحیٰ بن محمد بن عباس نے کہا اس نے ثوری کو اور اصفیٰ نے یحییٰ بن مسیب کو کہتے تھے کہ ان تمام مراسیل میں بھی ترجیح سید بن مسیب کے مراسیل میں۔ نیز ان کے متنبہ ہیں ان کے مراسیل پر ضرور تامل کے بعد ان کی اسانید کو بھی درست پایا



























تو اس کے دام انصاف سے لگائے جائیں گے۔ پھر اس سے اپنی وجہ قیمت ادا کرنے کے لیے کام پر لگادیا جائے گا جو اس کے لیے زیادہ نفع کا سبب رہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: روایتی دان حدیث تو ثابت ہے اور صحیح ہے لیکن امتداد یعنی روایت کے لیے کام پر لگنا تادم کا قول ہے۔ حدیث خبری نہیں۔ جس نے اسے کام خبری کا لکھا ہے وہ اس کا مرتب ہے۔ اس کا ثبوت یہ روایت ہے:

حدثنا ابو عبد الله محمد بن يعقوب ثنا علي بن الحسن الداريمى ثنا  
صداقه بن يزيد المقرئ حدثنا حماد بن قتادة عن النضر بن شعيب بن  
عمر بن حريصة عن سرجة عن قتادة بن مولاة عمر بن عبد الله بن عبد  
رسم - قال حماد حدثنا قتادة قال يقول الله لم يكن له مال استغنى العبد -  
فحدثنا الاثر الاول ان الله تعالى انزل النبى صلى الله عليه وسلم حماد بن شعيب  
اس من مع منزلة ابو هريرة فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنے  
مے کو نکال کر دیا تو حضور نے بقیہ مے کو روٹی کے لیے اس پر تادان لگا دیا۔ ہمارے کہتے  
ہیں کہ تادم کہتے تھے کہ اگر اس کے پس فال نہ ہو تو اسے روٹی حاصل کرنے کے لیے کام  
پر لگا دیا جائے گا۔ روایت پہلی روایت سے زیادہ واضح ہے کہ یہ تادم کا قول واضح  
منا ہے اور اسے ہمارے مآذکر مرسل ہے جریثہ اور لکھ ہیں۔

## علم حدیث کی چودھویں قسم

اس کا تعلق تابعین کی شرافت سے ہے۔ یہ وسیع مطرات پر مشتمل ہے کہ مکہ یا مدینہ کے ترقیب و ارباب سے ملتے ہیں۔ جو شخص اس علم سے فاضل رہے گا وہ دسواں اور گیارہویں میں فرق کر کے گا اور نہ تابعین و تابع تابعین میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم  
بأحسان رضی اللہ عنہم رضوا عنہ واعدلہم حیثات تجری تحتہم الافان  
خالدين فیہا ابعدا - فذلك الفوز العظيم یعنی مجاہدین اور انصار میں اذل اقل  
مہجرت کرنے والوں اور مکی سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ ماضی ہے  
اور وہ اللہ سے دانی ہیں اور ان کے لیے اللہ نے دلچسپی باخ تیار کر رکھے ہیں جن کے  
نیچے نہیں جاسکتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ہی علم الشان کا پہلی قسم ہے۔

ان لوگوں کا ذکر مسند صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے جیسا اس روایت میں ہے۔  
حدثنا ابو عمرو عثمان بن احمد بن اسحاق بن عباد وابو عبد الله

محمد بن يعقوب الاسدي بنيسابور والواحد بكربن محمد الصيرفي بمروثنا  
حدثنا ابو قتادة بن عبد الله بن محمد الرقاشي حدثنا ابو هريرة بن عبد الله  
ابن عمار عن ابي بصير عن عبيد الله بن عبد الله بن خالد بن سمر بن  
عليه وسلم خير الناس قرفتم الدين بعدنهم ثم الذين يلونهم ثم الذين  
أذكروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قبة قرنين أو ثلاثاً -

اسی اسناد سے حضور کا یہ ارشاد مروی ہے کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔





## علم حدیث کی پندہویں قسم

۱۔ اتباع تابعین نام ہے۔ یوں کے متعلق مسلمات میں دیکھا ہے یا قرآن کا طبقہ  
چرا ہے۔ کہے گا جو اتباع تابعین کے بھی بعد میں کی گا ذکر کی حدیث میں ہے، انچھ ان  
میں سے بعض کو تابعین میں شمار کر کے لایا گیا کہ ہر ادھر ذکر کیجئے یہی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا  
قرن ثلثین بعد منعم ثلثین بعد منعم لایا کر کے لایا گیا ہے۔

۲۔ غیر اتباع تابعین نام ہے۔ یوں بن محمد شافعی کہ السد لانا حشام بن علی السد  
ان موسیٰ بن اسحاق مینل حدیثہم حدیثہم امانت حدیثہم امانت حدیثہم امانت حدیثہم امانت حدیثہم  
عن مسلمان بن حشام حدیثہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نقلی۔۔۔۔۔

۳۔ اس منہ سے حضرت ابراہیم مروی ہے کہ بہترین لوگ اس قرآن کے ہیں جو میں نے  
مبہوت ہوا ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان سے ملے ہوتے ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے  
ملے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ایسے لوگ ہیں کہ جو نیز مطاہر شہادت کے شہادت ہیں  
گئے اور نیز قریب کھلائے قسم کی ہیں گئے۔ غایت کی گئے اور امانت دار نہ ہوں گئے اور  
ان میں وہ عام ہو جائے گا۔

۴۔ ماہ کہتے ہیں کہ ثلثین بعد منعم اتباع تابعین کی سنت ہے کہ یہ کہ حضرت نے  
ان کو صحابہ اور تابعین کے بعد بہترین لوگ بتایا ہے۔ حضرت کے بعد تیسرا طبقہ ہے  
جس میں ائمہ اربعہ اور زہبیات نے لایا ذکر ہے۔ یہی ہے۔ بلکہ ان میں جنہی بعد از ان  
یہ عمر واد زہبی، سفیان بن سعید قزوینی، شعبہ بن جابر، حاکم اور ابن ماجہ وغیرہ۔

۵۔ چہر ان مذکورہ اہل علم کے کا ذکر کے بعد کی ایک جماعت میں انہی اتباع تابعین میں

۱۔ یہی ہے۔ مثلاً یحییٰ بن سعید قطان جنہوں نے اس کے ساتھ لکھا ہے اور جہاد  
بن مبارک جنہوں نے ایک جماعت تابعین کو لکھا ہے اور سعید بن حسن شہابی  
جنہوں نے ایک سے عطا کی روایت کی ہے اور ایک جماعت تابعین کو لکھا ہے  
اور ابوبکر بن عیسیٰ بن عیسیٰ نے تابعین کی ایک جماعت کو لکھا ہے۔

۲۔ اس طبقے میں کہ حضرت ایسے ہیں جن کے ناموں کی وجہ سے صاحب حدیث کو  
اشتبہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ انہیں تابعین خیال کرنے لگتا ہے۔ مثلاً اس  
کو وہی روایت اور جمع تابعی، مرسوب ہوتے ہیں یا اور کوئی سبب جڑا ہے۔ جس  
سے نیز حضرت نے لایا اشتباہ میں پڑ جاتا ہے۔ مثلاً ابوبکر بن عمر بن سعد بن ابی وقاص میں ان  
تبعہ کئی ہیں۔ ان کو کسی صحابی سے صحاح حاصل نہیں۔ یہی بعض اوقات اپنے دار کی طرف  
مبہوت ہو کر، ابوبکر بن سعید بن قتیبہ کے ہاتھ میں۔ یہاں ان کی حدیث کے واسطے  
یہ وجہ ہو جاتا ہے کہ چھ تابعی ہیں جو انہی کے واسطے ابوبکر بن سعد بن ابی وقاص سے کسی دوسرے  
صحابی سے روایت کر رہے ہیں۔ یہی حال شخص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔ اس قدر صحابی  
ہیں، ان سے کسی صحابی سے صحاح حاصل نہیں لیکن جب یہ اپنے دار کی طرف  
مبہوت ہوتے ہیں تو روایت کو ان کے متعلق تابعی ہونے کا وجہ ہوتا ہے۔ اس میں حسین بن  
علی بن حسین بن علی بن ابی طالب میں برحقین اصغر کے نام سے مشہور ہیں اور عبداللہ بن  
مبارک وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ یعنی اوقات راوی عن حسین چھ  
صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بن سعید بن قتیبہ کے واسطے کہ روایت کر دیتا ہے اور  
نیز ظہار انہیں تابعی کہہ کر ان کی روایت کو مرسل خیال کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بات نہیں،  
کیونکہ علی بن حسین بن قتیبہ بن ابی طالب کی فخر اور انہی میں جنہوں نے آپ سے روایت  
کی ہے، محمد، عبداللہ، زید، عمر، سعید اور عطاء۔ ان میں محمد بن ابی جعفر اتر کے سرا  
کوئی بھی تابعی نہیں۔ یہی صورت سعید بن ابی جعفر کو ہے۔ یہی ہے کہ کثرت روایت  
کرتے ہیں اور بواسطہ سعید ابوبکر اور ان سے بھی بعض مرسل روایت ہیں  
اور ان دونوں کے درمیان میں فرق ہوتے ہیں۔ حالانکہ سعید سے روایت کرنے









## علم حدیث کی اٹھارہویں قسم

یہ ہے جوع و تہلیل کا علم۔ اس دونوں کی کتب الگ قسمیں ہیں اور ہر ایک اپنی ایک ایک الگ علم ہے۔ حدیث کا حاصل علم اور اس کے حصول کا طریقہ نیز ہے جس سے پہلے اپنی کتاب تفسیر خلائی مصنفۃ الصبیح میں سبب و موضوع پر بحث کی ہے۔ جسے دیکھ کر پڑھنے والے پسند بیگی کا اظہار کیا ہے۔ پھر اپنی دوسری تصنیف کتاب التذکرۃ میں درجہ بقیوں کا ذکر کیا ہے۔ پھر دوسری یاد رکھی ہے۔ اس طرح کی چالیس ہجرت میں ملتی اور ان میں بزرگوار علم اور ذہین ثبات ہیں۔ ان چاروں نے جوع و تہلیل سے کام لیا ہے اور صحیح و متبرک روایات کی جہان میں کی ہے۔ غرض دوسری جیتے میں ابو اسحاق ابراہیم بن مرزہ اصہبانی، ابو علی بن سنان، ابو بکر محمد بن عمر بن مسلم بغدادی اور ابوالفتح محمد بن علی بن کنعان صری ہیں۔ میں نے اپنی کتاب المدخل فی معرفة کتب الاکلیل میں یہاں پر کھلکھٹ کی پانچ اور طرح کی متن نہیں ہیں۔ میں نے ان تینوں کتابوں میں جوع و تہلیل پر گفتگو کی ہے اور صحابہ و تابعین اور آثار سابقہ کے اقوال سے مشغول کیا ہے۔ یہاں ان چاروں کو دہرانے کی حاجت نہیں۔

حدیث کی عدالت کے لیے زیادتی شروع ہے کہ وہ مسلمان ہر وقت کی طرف دہرائے اور علامت کسی ایسی معصیت کا مرکب ہے جو اس کی عدالت کو ساقط کر دے۔ اس کے ساتھ اگر وہ اپنی کتاب حدیث کا خلاصہ ہو تو اس کا رد بھی صحیح ہی سہی ہے جس سے اگر اس کے پاس کوئی کتاب حدیث بھی ہے تو اسے صرف اپنے ہی میں ختم سے حدیث بیان کرتی چاہیے۔ اس لیے کہ اسے اگر صرف خود ہی جہاد ہے کہ اپنی

کتاب کو خوش اسلوبی اور صحت کے ساتھ پڑھ سکتا ہو جب کہ اس کتاب کے آغاز میں اصول صدق کی حکایت میں بیان کر چکے ہیں۔ اگر محض احادیث مزید اعلیٰ ہو اور اپنے اصل، نادر پیش کرنے سے حاضر ہر قوس کی روایت ذلی ہائے ماسک کی معرفت وہ روایت بھی ہو سکتی ہے جو اسے نہایت زیادہ ہو جس میں شرط کے ساتھ اس کی حدیث ثقات کے خلاف نہ جاتی ہو۔ اگر وہ اپنے حاکم سے ایسی نکتہ روایات بیان کرے جس کی ثابت و نہایت ہر قوس سے روایت نہیں کی جائے گی بلکہ وہ یہ کہہ دے کہ اصل کا تھلا ایک ہوتا ہے۔

میں نے ابو الوریثہ نقیبہ کو اور انھوں نے ابراہیم بن ابی طالب کو یہ کہتے سنا ہے کہ: جن سے حدیثوں کی ضرورت ہے کہ اسے میں روایت کیا گیا تو بولے: انھوں نے لیسن ایلیہ خفی و غنی، کہتے ہیں جو ذہیب نہیں دیتے مگر انھیں بوقت ضرورت اصول و تھلا خوب یاد دہتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اس بات میں کو کوئی اسناد صوب سے زیادہ بھیج ہے، اور اختلاف ہے۔

ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن عقیب نے اور علی بن محمد بن سلیمان نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کو میں نے یہ کہتے سنا ہے کہ: تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد وہاں سے تافہ عن ابن عسیرہ ہے جب ابوبکر بن محمد بن یحییٰ بن عقیب اسناد ابو اسحاق عن احمد بن حنبل عن ابی حریزہ ہے۔

میں نے ابو یونس بن ابی دارم حاکم سے کہنے میں ان کے بعض شیعہ سے ابو بکر بن ابی شیبہ کا یہ قول بیان کرتے سنا ہے کہ: تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد ازہری عن علی بن الحسین عن ابیہ ہے۔

مجھے حضرت ابن محمد بخاری اور ان کو محمد بن حریث بخاری نے بتایا کہ محمد بن علی کہتے سنا ہے کہ: اصح الاسانید صحابہ بن سہیم بن عبد بن عبد بن علی ہے۔

بہی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یحییٰ بخاری نے اپنے بعض شیعہ کی ذہنی سیاق پر ہاتھ

کا یہ قول سن کر، تمام اسانید میں صحیح ترین اسناد میں بن ابی شیبہ سے بن ابی سلمہ  
 بن ابی ہریرہ ہے۔

میں نے ابی ہریرہؓ کو کئی بار یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے محمد بن سلیمان بن خالد میدانی  
 کی بنا پر ساق بن ابراہیم کو یہ کہتے سنا کہ، اصح الاسانید الزہری عن سالم بن  
 ابیہ ہے۔

مجھ سے عین بن عبد اللہ عسیری نے، ابن سے محمد بن حماد دوسی نے طلب میں، ابن  
 سے احمد بن قاسم بن نضر بن دوست نے اور ابن سے جمال بن شاعر نے بیان کیا کہ احمد  
 بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حنیفہ بن قیز، ایک مجلس میں مجھ سے اور تیرہ تین بائیں  
 کا ذکر ہو گیا تو ایک نے کہا: ابو الاسانید شعبہ عن قتادہ عن سعید بن جبیر  
 عن عامر وریحی ام سلمہ، عن ام سلمہ ہے۔ علی بن مزین نے کہا، ابو الاسانید  
 ابن عمر بن محمد عن عبیدہ عن حماد بن عیسیٰ ہے۔ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے کہا،  
 ابو الاسانید الزہری سے سالم بن ابیہ ہے۔ یحییٰ بن مزین نے کہا، حماد  
 بن ابراہیم عن علقمہ عن عبیدہ ہے۔ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ کیا حماد  
 زہری کے مثل ہے، یحییٰ نے جواب دیا: خدا کے لئے، حماد زہری جیسے ہیں۔ زہری تو اپنی  
 جرح کو دیکھتے تھے اور حماد کا پہلو تلاش کرتے اور ہر امیر کی پادشاہی کہتے تھے پھر حماد  
 کی تعریف و مدح لیں کہ وہ درویش تھے، صاحب نیت تھے اور سلطان سے کارہ کش تھے۔  
 وہ قرآن کے عالم اور متذکر تھے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ان تمام ائمہ فضلاء اجتہاد و حدیث کے گواہوں کے مطابق انہوں نے  
 اصح الاسانید کا ذکر کر دیا۔ ان تمام اسانید میں ہر سال کے دواۃ تابعین اور ان کے اتباع  
 تابعین ہیں اور ان میں اکثریت ثقات کی ہے اس لیے کہ ایک صحابی کی ہر کوئی تعظیم  
 کے ساتھ اصح الاسانید قرار دیا ممکن نہیں۔ چارویں راستے میں توفیق الہی ہست لیں  
 ہے کہ،

نہی مگر نے میں اصح الاسانید، جعفر بن محمد بن ابیہ عن جعدہ عن علی

ہے یحییٰ بن جعدہ روایت کر کے اللہ سے۔

حدیث کی سبکدوشی میں اصح اسانید اس حدیث بن ابی خالد عن قیس بن ابی  
 حازم بن ابی جعدہ ہے۔

عمرہ روق کے مگر ان میں اصح اسانید الزہری عن سالم بن ابیہ عن  
 جعدہ ہے۔

کوشش میں ہے بہت زیادہ حدیثیں میں اصحاب میں ابو ہریرہؓ کی اسناد میں  
 اصح اسانید الزہری عن سعید بن جبیر عن ابی ہریرہؓ ہے۔

عبد اللہ بن عمر کی اسناد میں مالک عن صالح عن ابن عمر ہے۔ عائشہ کے مثل میں  
 سعید بن جبیر عن عامر بن حماد بن عسیری عن علقمہ عن حماد بن عیسیٰ بن محمد بن  
 ابی بکر عن عائشہ ہے۔

میں نے ابو بکر محمد بن سلیمان نے کہا کہ، انہوں نے جعفر بن ابی شاذان سے روایت کیا  
 نے یحییٰ بن مزین کو یہ کہتے سنا ہے کہ، عبید اللہ بن عمر سے اسناد سے عائشہ  
 تو ایک ایسا روایت حدیث ہے کہ اس نے کہا ہے۔

ایک اصح اسانید محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شعبہ بن زہری  
 القش عن حماد بن زید بن علقمہ عن حماد بن عیسیٰ بن محمد بن علقمہ ہے۔  
 عبد اللہ بن مسعود کی اسناد میں صحیح ترین سند سفیان بن سعید الخدری  
 منصور بن المنذر عن ابراہیم بن یزید القش عن علقمہ بن قیس القش  
 عن عبید اللہ بن سعید ہے۔

حاکم کی صحیح ترین اسناد مالک بن انس عن الزہری عن انس ہے۔  
 ابی کمال صحیح ترین اسناد سفیان بن عیینہ عن عمرو بن دینار عن جابر ہے۔  
 یحییٰ بن جعدہ عن حماد بن عسیری عن ابی ہریرہؓ ہے۔

میں نے ابو احمد حافظ کو، انہوں نے ابو ہریرہؓ کی کہتے سنا کہ میں نے محمد بن  
 یحییٰ سے سنا ہے کہ، ان دو اسنادوں میں کوئی نہ زیادہ صحیح ہے، ایک ہے محمد بن عمرو

عن ابی سہلہ عن ابی حریقہ دوسری ہے۔ مہر میں حمام ہوا منقبض عن ابی حریقہ ؟  
 اصفیٰ نے جواب دیا کہ : محمد بن عمرو کی اسناد زیادہ مشہور ہے اور محمد بن اسناد زیادہ  
 قوی ہے۔ میں راجح کہنے لے ابو احمد کا منقبض ہے کہا کہ : محمد بن یحییٰ امام بن ابی اسود میں کی  
 اسناد کو پہنچ نہیں گیا ہاں سکتا لیکن میں یہ عرض کر دوں کہ مورخین ماسند محمد بن عمرو سے  
 زیادہ ثبت ہیں اور ابی سہلہ بہم میں منقبض ہے زیادہ بیدل، شریف اور شدت میں میری  
 اس نکت سے ابو احمد کو حیرت چلی۔ چنان کہ کہ کچھ کہتا تھا اصغر بن سنان اس سے  
 کہا۔

مصر لیں گی سب کے بعد اسامہ والیٹ بن سعد بن عزیل بن حبیب  
من ابی الحذیفہ بن مقبلہ بن عامر الجعفی ہے۔

شامیر کی اثبت الاسانید عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی عن حسان بن عطیہ عن الصحابة سے۔

خو اسانوں کی ابتداء امام الحسن بن راشد عن عبد اللہ بن یزید کا عن  
ابن سہب۔

شاید کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس استاد سے مجھ میں صرف دینی توحید نہیں  
 مروی ہے۔ تو اسے جواب دیا جائے گا کہ تم نے غرضائیں کی اس سے بھی زیادہ کچھ کہو  
 دیکھی ہے جس میں سب غرضائیں ہیں اور سب نعمات ہیں اور نوحہ و بن صیب اعلیٰ میں  
 مرقن ہیں۔

اب اس کے بعد تصویر کا دسواں رخ بھی ملاحظہ کیجئے :

گزارشیں، اسناد و اقارادہ و رسالت میں عہدین بشر میں جامعہ الخلق عنہا لیت  
الاحود و صلی ہے۔ میں نے مل میں عمر کا فقط اپنے بعض بشر کی زانی ہے بیان کرتے  
سک کہ ابوہام کن کی مجلس میں فضل بشر کی کہ ہے۔ ابوہام کہ کیا وہ جس سے یہ رسد اللہ  
مل سے عمر و نے چاہی کہ روایت بیان کی۔ میں نے فضل بشر کو کھڑے ہوئے اور ہلے بہا  
تھما سے والدہ عمر سے اجد جامعہ اللہ اللہ میں سن کہ عمر کی کہوں کی کہ کہ کہ عمر سے

ہجرت

صدیق اکبر کی کنزودین اسلوب ہے۔ صدقہ جبر صوفیہ صدیقی سے فرقہ السیفی  
من مرقۃ الطبیبہ علی ابی بکر الصدیقی ۔

خاندان عمر فاروق کی گزشتہ ترین اسناد یہ ہے : محمد بن القاسم بن عبد اللہ بن  
عمر بن حفص بن عاصم بن عمرو بن ابی سفيان بن حرب بن عبد مناف بن قصي  
بن كلاب بن مره بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر -

ابوہریرہؓ کی کمزور ترین اسناد التقری بن اسحاق عیسیٰ عن واؤد بن یزید الأودی  
عن ابیہ عن ابی ہریرۃ۔

عائشہ کی کمزور ترین اسناد۔ جو اہل مصر کے ہاں بولی جاتی ہے۔ — عارف بن خلیل  
عن ام التمام البکندیۃ عن عائشہ —

عبداللہ بن مسعود کی گزارشہ تین اسناد شریفہ بن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن  
عبد اللہ ہے۔ ان میں صرف ایک فقرہ راہدین کیساتھ کو نقل ہے۔

اُنہی کی کمزور ترین اسناد و اذہین الحقیقہوں نے خدمتِ عنابد سے اُنہی بن  
الی عباس سے انہی سے۔

یثرب کی کڑو ترین استاد عبد اللہ بن مسعود القدری عن شہاب بن حنفیہ  
عن ابراہیم بن زید الخواری عن عقیقۃ عن ابن عباس ؓ۔

یہاں کی کمزور ترین اسناد و حقیقت یہ ہے کہ عدلیہ نے ان کے اہلکاروں کو  
محکمہ کے ان احساس سے۔

مصر وں کی گزرتی رہی اسناد و احادیث محمد بن الحنفیہ میں پر مشتمل ہیں یہ اسناد  
 عن امیہ عن حیدہ عن ثورۃ بن عبد الرحمن عن حذیفہ بن یشیعہ عن صفوان بن  
 عساف یعنی اس سلسلے کے ساتھ ابن عمر کی کئی شخص سے بھی روایت ہے جو دیگر روایتوں  
 اسناد و احادیث کے ساتھ مل کر مکتبہ ۱۱۱۱ ہے۔

شاہیوں کی کز و زترین سناو محمد بن قیس الصلوب من عبید اللہ بن شاہر

عن علی بن عیسیٰ عن حماد بن عمار عن ابي اسحاق عن

نور اسحاق عن ابی زریر عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن ملجم عن  
نہشل بن سعید عن العتبات عن ابی عباس ہے۔ ابی ثریب اور نہشل دونوں  
فیساہی رہی ہیں۔ ابی زریر اسانی جہت میں سلسلہ میں آئے ان دونوں کا اس لیے ذکر  
کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں کوئی جانبداری سے کام نہیں  
لیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ جرج و تبدیل کے بارے میں میں نے یہاں چند ایسی باتیں بیان کر  
دی ہیں جو مذکورہ بالا تینوں کتابوں میں موجود نہیں۔ جرج و تبدیل کا موضوع اتنا وسیع ہے کہ  
سب کو سمیٹنا ناممکن ہے اس لیے اس کتب میں میں نے اختصار کرتے ہوئے لکھا ہے تاکہ  
شکل کی ایک حدیث پر بہت سی دوسری احادیث کا اندازہ کیا جاسکے میں نے اپنی  
کتاب المدخل الی معارف حدیث ابی حنبلہ میں محدث کی جرج کے جواز میں بڑی  
تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ لہذا یہاں اس کے احاد سے سے بے فکر ہو جائیں۔

## علم حدیث کی انیسویں قسم

یہ ہے جرج اور تسمیہ کی چھان۔ یہ جرج و تبدیل سے ہیں کا ذکر ہو، ایک چیز  
ہے۔ چنانچہ تسمیہ کی اسناد میں ایسی ہیں جو مجرد میں سے پاک ہیں مگر وہ صحیح میں نہیں  
آتی جاتیں خطہ

حدثنا عبد الرحمن بن حمد عن ابي حنبلہ عن قتال حدثنا ابو حاتم  
الرازی قال حدثنا نصر بن علی قال حدثنا ابی ہریرہ عن حماد بن  
سعید عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن ملجم  
عن ابي اسحاق عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن ملجم

اس سند سے حضرت کا ذکر ہوا ہے کہ روایت اور دونوں کی قیاد دو درگتیں ہیں اور  
آخر شب میں ذکر ایک کھت ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس اسناد کے تمام راوی ثقہ ہیں مگر اس میں دن کا ذکر درج ہے  
مدرس پر گفتگو میں یہ بات ہے کہ ایسی طرح کی ایک شکل ہے،

حدثنا الامام ابو یوسف عن اسماء قال اخبرنا محمد بن محمد بن حیان القاسم  
قال ثنا ابو عبد الله الطبري قال ثنا مالك بن انس عن ابن شهاب عن  
عروة عن عائشة فقلت.....

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں، حضرت نے کہیں کسی کھانے کی میٹھ پکائی نہیں  
فرمائی مگر خواہش ہوئی تو کھایا وہ نہ چھڑایا۔

یہ اسناد اور ثقافت میں متداول رہی ہے لیکن وہ ایک حدیث سے اصل



میں اپنی کتاب المدخل الی معرفة الصحیح میں آٹا کہ بیان کر چکا ہوں کہ استفادہ کرنے والے کو سب سے بڑا نذر دے گا۔ یہاں اس کا، غادرہ خراہ ہے۔

صحیح حدیث کی منسبت یہ ہے کہ اسے حضور کے کسی ایسے صحابی نے روایت کیا ہو جو بحال اعلیٰ نہ ہو اور اس سے وہ عادل تابعی روایت کریں۔ اس کے بعد سے آج تک اہل الوعیف میں اس کی مقبولیت متداول رہی ہو۔ گریا کیے بعد دیگرے ایک شہادت پر مدبری شہادت ہو۔

الخبرنا محمد بن احمد بن تیم الاصب قال ثنا حمید بن شریک قال ثنا ضیمن بن حماد قال سمعت عبد الصمد بن عبد مہدی یقول تیل لصبۃ . . . . . اس استاد میں عبد الرحمن بن عبدی کہتے ہیں کہ شہرہ سے پوچھا گیا کہ، اہل حصہ میں کی حدیث ترک کر دینی چاہیے۔ انہوں نے جواب دیا، جب کہ معرفت لوگوں سے ایسی حدیثیں بیان کر کے کہ جس سے خود وہ معرفت لوگ سب سے بڑے ہوں اور اگر یہی کہنا ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ کذب بیانی سے تہمید ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ کذب بیانی میں غلطی کرنا ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ ایسی حدیث روایت کرے جس کے منہ پر اتفاق ہو تو اس کی حدیث ترک کر دی جائے گی۔ اگر وہ اخیر نہ ہو تو اس سے روایت کر دو۔

احمد بن عبد اللہ بن محمد بن سوس قال حدثنا اسامعیل بن جریجۃ قال حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال ثنا داود بن رکیع عن سفیان عبد الباقی عن الربیع بن حکیم قال . . . . .

اس استاد میں داؤد بن شکم کہتے ہیں، حدیث میں بعض حدیث ایسی ہوتی ہے جس میں وہ کی طرح روایت ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم اسے پران لیتے ہیں۔ اور حدیث میں بعض حدیث ایسی ہوتی ہے جس میں شب کی طرح آدھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم اسے شافقت کر لیتے ہیں۔

حدثنا ابو الصباس محمد بن یعقوب قال ثنا الصباس بن محمد الددک

سنی ہو۔ اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔ اہل بجر ہر جہاد کے جان بوجہ کہ جو بہت بہتان باوجود گورہ اپنا فلکا ناچنے میں رہا ہے۔

عالم کہتے ہیں، حضرت نے اس حدیث میں علم کو طبع پر منحصر فرمایا ہے اور سب سے سارے علم روایت کرنے والے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ اسی میں موجود ہے جو اپنے دین کو محفوظ رکھنے کا خواہشمند ہو۔ حضور کی اس حدیث پر غور کرنا ہے۔

حدثنی مرس بن سعد الخفافی بحدیث قال ثنا یحییٰ بن عبد اللہ بن حماد بن سمیت حماد بن عثمان یقول سمعت عبد اللہ بن عبد بن عبد یقول سمعت صالح بن ابی یقول . . . . .

اس سند میں، عالم بن ابی فرماتے ہیں کہ، میں نے بعض ایسی حدیثیں سنی ہیں کہ ہر حدیث کے حوالے سے وہ دو گڑھے گاتے ہاتھ تو میں نے گارہ کر لی تیکن وہ حدیثیں نہ بیان کرنا۔

عالم کہتے ہیں کہ، عالم بن ابی اپنی پریزگار ہی اور کتب حدیث کے باوجود حدیث کے معاملہ میں اتنی احتیاط برتتے تھے تو ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جس پر پریزگار ہی و قیام کے بغیر حدیث کا انہار گاتے پلے ہاتھ ہیں۔

حدثنا ابو الصباس محمد بن یعقوب قال ثنا الصباس بن محمد الددک قال حدثنا سعید بن عبد الجری قال حدثنا عمر بن حمیس قال حدثنی حمید بن ثابت قال عن عائشۃ بنت سعد عن ابیہا اسد قال . . . . .

اس استاد میں جب اب اس کہتے ہیں کہ، اچھے حدیث رسول بیان کر سنے سے یہ چیز نہیں روکتی کہ میں سمجھاؤں سب سے زیادہ کہ وہ روایت جہاد میں چاہتا ہو کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ میری طرف غلط اقوال منسوب کریں۔

عالم کہتے ہیں کہ، صحابہ، تابعین اور تابعین تابعین کی یہ احتیاطیں کامیاب نہ ہو کر گئیں جیسے صحیح و سقیم میں تیز کر لیں اور حدیث بیان کر سنے میں سادگی کی روش قائم رہے۔





قال حدثنا مالك بن النضر عن ابن قهاط قال ،

اس استاد کو ابن شہاب کہتے ہیں، یہ ایک ایسا خادف علی علم ہے جو دانش سے اپنے  
نئی کو اور نئی ملے اپنی امت کو سکھا رہا ہے۔ یہ رسول کے پاس ملائت اپنی ہے تاکہ وہ  
اسے اسی طرح احاکرے جس طرح وہ اس کے پیروں کی گئی ہے۔ پس شیخ کو کس علم کو کہ  
جنتا کہ حاصل کرے اسے اپنے گوروں اپنے شیخ کے درمیان جنت تا کہ جنتی ہی رکھے۔

حدثنا أبو الصباس محمد بن يعقوب قال أخبرنا محمد بن عبد الله بن مسعود أن الحكم قال ثنا أبي عن وهب قال أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال حدثني البرقي عن مسعود بن عمرو عن الحسن بن عطاء بن أبي عمار قال سمعت عثمان بن عفان يقول ،

اس استاد میں حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ، شراب سے چھوڑ دے، اُمّ الخبائث  
یاد رکھو! کی جہاں سے۔ اس کے بعد پوری طویل حدیث بیان کی۔

ایں مشابہ کہتے ہیں، اس حادثہ میں حقیقت یہیں کی گئی ہے کہ اس سرکہ میں بھی کوئی غیر نہیں ہو کر رہا کیونکہ انہی کے ہاں اللہ جیسے غیبی و مطلق قرار دے چکے ہوں۔ سرکہ جتنے کے بعد غیب کیسے قرار دے دے گا۔ اگر کوئی شخص اپنی کتاب سرکہ خزانہ سے قواس میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اسے علم ہو کہ پہلے خراب حتیٰ جیسے اس نے پانی کا کر جہیل کر دیا ہے۔ اگر علم ہو جائے کہ پہلے خراب جیسے ملاوٹ و جلا کر کے سرکہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے تو اس کے کہنے میں کوئی غیر نہیں۔

ابن وہب کہتے ہیں: میں نے ایک کو کچھ سنا ہے کہ اس شہید سے اچھے قرآن کے استاد ہی غزوان پانچ گیارھ گئے ہیں۔ لکھا گیا کہ اور اس میں ایک نور بہت سی دوسری چیزیں غصہ و کد کے وہب میں لکھا گیا کہ اور اس کے دیکھنے کا یہ تیار کرنا ہو۔

ایک شہسوار نے جواب دیا میں نے قبیلہ بن ذریب کو دیکھا ہے کہ وہ اسی طرح سے چلتے ہیں۔  
ایک شہسوار نے جواب دیا میں نے قبیلہ بن ذریب کو دیکھا ہے کہ وہ اسی طرح سے چلتے ہیں۔

۲۔ اہل فقہائے مدیث میں سبکی بن سعید طحاوی بھی ہیں۔

اخبرنا ابو عبد الله محمد بن عبد الله الصببار قال حدثنا اسحاق بن اسحاق القاسبي قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن زيد قال قدم اليهم من المدينة فتيل له.....

اس استاد میں ہے کہ الیہ دینے سے آئے قرآن ہے پچھ گیا، مگر ان کو آپ  
دینے میں اپنے بچے چھڑائے ہیں ان میں سب کے زیادہ غیور کرنی ہے ۱۴ مضمون لے  
برکتیہ دیو کی پوری مسجد۔

حدیثنا علی بن موسیٰ قال ثنا ابراہیم بن ابی طالب قال حدثنی عن  
 ابراہیم قال ثنا عبد اللہ بن صالح عن ابیہ عن عیسیٰ بن عبد اللہ عن عمر قال  
 اس استاد علی بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں: مجھ کو بن سعید اسلمی نے حدیث بیان کرتے  
 تھے جیسے مرقیہ روایت مولیٰ۔

حضرت ابو العباس محمد بن یعقوب قال: أخبرنا محمد بن عیسیٰ عن  
محمد بن عبد الحمید قال: نا ابا جعفر وحب قال: أخبرنا ابی الیثم بن محرز عن یحییٰ بن  
عبد بن حمزہ عن شعیب بن اسود عن رسول اللہ صلی علیہ وسلم قال: .....

اس سب میں حضور کا ایمان دیا ہے کہ اس قسم ہے اس فطرت کہ جس کے ہاتھ میں بیری جان ہے۔ اللہ نے تعین کر لے ہیں دیا ہے جس میں بیکر یا کچھ بھی سکے کے پیرے بنے کچھ نہیں۔ اس کے اندر اس کے درختوں میں سے مراد آدھا اور چھوٹا ہی ہے، بڑا بھی نہیں۔ اور یہ تمسک اور انجوس حسا بھی تعین پر فرما دیا جائے گا۔ یحییٰ بن مسعود سے اس فطرت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو پہلے پہل مالی فتنیت میں سے دیا گیا تو اہل ان کے جواب دیا: اس کا انحصار امام کے اجتہاد پر ہے۔ اس کا ذکر کرتے وقت مقررہ ہے

اے ٹھے اس دلِ تنہا کو کہتے ہیں جو جنگ کے بغیر ہی حاصل ہو۔

جسے فضل میں غنیمت کو کہتے ہیں، جو باہر کر اس کے اس حصے سے غذا دے دیا جائے خواہ کس عام کارگزاری کے عوض بڑا یا نایب قلب کے لیے ہر ایسے حوصلہ افزائی کے لیے۔





قال حدثنا محمد بن ابی نصران النخعی قال سمعت عبد بن الدین النخعی

ہو اسناد میں علی بن حسین کہتے ہیں: "بھڑا گئے اگر دیکھیں بانی اور مقام ابراہیمؑ کو دیکھیں  
میں جا کر تہ کمواں جانتے تو خدا کی قسم کھا کر کہیں کہیں گے کہ میں نے مولانا محمد بن ہدی  
سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔"

حدثنا البراء بن العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا عبد اللہ بن احمد  
بن حنبل قال حدثنی ابی قال سألت عبد الرحمن بن محمد  
عن مناع الکلبی قال.....

اس اسناد میں ہے کہ محمد بن حنبل نے عبد الرحمن بن ہدی سے کبیر بن سہل  
دورہ جوڑت چاکر، کی روایت کا مسند روایت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں  
نے مالک، انھوں نے نافع، اور انھوں نے جابر بن عمر کو کہتے سنا ہے کہ روایت  
کا راستہ صرف صحیح ذریعہ قرار میں جاتا ہے کبیر میں نہیں ہوتا۔

حدثنا البراء بن العباس قال حدثنا عبد اللہ بن احمد قال حدثنی  
ابی قال.....

اس سند میں محمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ہدی سے اولاد  
کو ملے دینے کے بارے میں روایت کیا تو انھوں نے جواب دیا: ہم سے مالک نے  
ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت  
ابوبکر نے غابہ کے مالِ رابع اسے مجھے میں دیکھ کر کہیں اس کی تحفیں۔ محمد بن حنبل نے  
کہا کہ انھوں نے عبد الرحمن سے "غابہ" بتایا تھا، لیکن دراصل وہ "عائشہ" ہے۔

ابن حنبل نے یہ بھی کہا کہ میں نے عبد الرحمن سے اس جیسے ہر کے حکام کو  
کے مستحق روایت کیا میں نے چوری کی ہر قصص نے کہا کہ، محمد بن سہل نے ہمیں بتایا  
کہ ان کو ہشام بن عروہ سے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، عروہ بن زہریہ نے تو بتایا کہ ان کی  
جدی کے تواس کا ساتھ لایا جائے گا۔ حالانکہ یہ بھی بتایا کہ ہشام بن عروہ جیسے  
شخص نے ہی مسند روایت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد (عروہ) سے تو

حدثنا البراء بن العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا حنبل بن اسحاق قال حدثنا  
علی بن النخعی قال سمعت یحییٰ بن سعید ذکر عن ابن جریج عن یعقوب  
بن عطا عن عطاء بن ابی جابر.....

اس اسناد میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ عطاء بن اسحاق  
میں ان کے والد کے پاس گیا تو انھوں نے اس سے انکار کیا پھر ان کے پاس آپس  
کیا تو انھوں نے کہا: میں نے ان کو کہتے سنا ہے، علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید  
سے پوچھا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ مجھ سے شعر  
نے اور ان سے ابن ابی یحییٰ طرے کہہ کر، اس میں تو قنن کرنا چاہیے، یحییٰ نے کہا عطاء  
ابن عباس کا یہ قول بیان کرتے ہیں کہ اگر بادشاہ گز و جائیں تو عطاء بن ہاشم سے ملے۔

میں سہل بن یحییٰ کا مسند روایت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی یحییٰ  
سے، عروہ اپنے والد سے، عروہ ابی جابر سے چیک کے بارے میں حدیث بیان کرتے  
تھے اور میرے دیکھنے کے، نزدیکی اس میں مستحب رہی ہے جو ہم سے ابن ابی یحییٰ نے،  
ان سے ان کے بیان نے، ان سے میرے والد نے اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
حدیث نبویؐ بیان کی کہ جو تم میں سے کسی کو چھینکے اسے تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت  
کہے اور اس کے جواب میں ہر حدیث اللہ کا جائے اور مجھ جیسے والدہ بیکم اللہ  
و یصلیٰ علیکم السلام۔ میں نے یحییٰ بن ابی یحییٰ سے کہا کہ اس کا مادہ کہا یا اور انھوں  
نے ہر بار علی بن ابی طالبؑ ہی سے اس کو روایت کیا۔

۴۔ ابن فضال بن عبد الرحمن بن ہدی بن یحییٰ۔

حدثنی محمد بن صالح بن صالح قال حدثنا محمد بن اسماعیل بن مہران

نے ابی اسلم بن یحییٰ بن ہدی کے سے قربت دار نے کی تم کہہ دیتا۔ جہاد کے اندر کثرتِ حرم اور ان کے  
ذریعہ جرح کر سکتا ہے اور اگر چاہدہ دیکھتے ہیں کہ ان میں ہر دور کے تو عطاء بن ہاشم سے ملے۔  
عطاء بن ہاشم طرے جس کے بعد زمین میں غزوات ہوتی تھیں اور جہاد میں ہر کثرتِ حرم میں  
ہر کثرت ہے۔

میں منہ ہے لیکن ایک لڑکھو نے۔ میں کی غفلت سے بچنے میں سبدا اوجل ہے۔  
یہ بتایا ہے۔

۸۔ ان فقہاء میں سے ایک بن بکری تھیں بھی ہیں۔

سعید بن عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ یقول سمعت یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الشہید یقول سمعت ابراہیم الحافظ یقول۔

اس استاد میں اسحاق بن ابراہیم مقل تھے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ جیسا کسی کو نہیں دیکھا اور میرا گمان ہے انھوں نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو دیکھا ہو گا۔

میں نے ابو سعید اللہ کو اور انھوں نے یحییٰ بن محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے زیادہ متقی محدث اور ان سے زیادہ خوش فہم کسی کو نہیں دیکھا۔

الخبرنا ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل القاسری قال قال حدثنا ابو عکریما یحییٰ بن محمد بن یحییٰ املوا قال ....

ابو اسحاق بن ابراہیم نے بیان کرتے ہوئے کھنکھایا کہ میں جملہ محدثین میں سے یحییٰ بن یحییٰ کے ان گناہوں کے ساتھ مسجد کی طرف مراء ہوا۔ وہ ایک ترک گھر سے

پراسرار تھے۔ ہم دونوں نوازل کے وقت نماز مسجد پہنچے۔ وہ اور ان کے ساتھ

میں اور دونوں مسجد میں داخل ہوئے۔ داخل ہونے میں دھبہ میں نازاوا کی اور وہ

نماز سے پہلے کوئی نعل ادا کی نہ نماز کے بعد۔ نماز ادا کرتے ہوئے جب وہ مسجد

میں گئے تو اپنی آستینیں چھپا کر اس پر ہوا کیا۔ دھبہ میں میں ان کے ساتھ ہو گیا اور

ان کے گھسہ ہم دونوں پہنچ گئے۔ ایک اور شخص محمد بن عثمان بھی چارے ساتھ

ہو گیا۔ اس نے اسی سے اس گندے ہاتھ کے گز سے تھے اس لیے اس نے خاص طور پر

چوکر ہم لوگ ایسے ہی گندے ہاتھ کے گز سے تھے اس لیے اس نے خاص طور پر

ایسے ہاتھ کے متعلق پوچھا جس کو اس نے مبرور کر دیا۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے

ایک کے سامنے اس آٹ و سکر یعنی مالک بن محمد بن محمد بن عمارہ بن محمد بن

ابراہیم بن الحارث القبری من ام ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عرف۔

یہ روایت فرمائی ہے کہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن حوت کی ایک ام ولد کنیز نے ام القریٰ

ام سلمہ کے کہا کہ میں ایک عورت ہوں اور میرا من خواہتا ہے۔ میں کبھی گندے ہاتھ

سے گزرتی ہوں اور کبھی سات راستے سے سام المزین ام سلمہ نے حضور کا یہ ارشاد

میان نہر دیا کہ، اُسے والا صاف راستہ پہلے ہاتھ کے اشارت کو روک کے پاک

کر دیتا ہے۔

ابو ذر کہتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنی کان کی پانی پر گھون

تھی کہ میں اس وقت میرے پاس سادہ کاغذ تھا۔

۹۔ ان فقہاء میں سے ایک بن بکری تھیں بھی ہیں۔

سمعت ابراہیم بن محمد بن یعقوب یقول سمعت یوسف بن عبد اللہ

الخبرنا ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل القاسری قال قال حدثنا ابو عکریما یحییٰ بن محمد بن یحییٰ املوا قال ....

اس استاد میں امام شافعی فرماتے ہیں میں بغداد سے باہر آیا تو اپنے پیچھے

کسی ایسے آدمی کو نہیں چھوڑا جو محمد بن یحییٰ کے زیادہ فقہ تھا۔ زیادہ متقی اور علم پر۔

ہم سے ابو اسحاق محمد بن یعقوب نے اور ان سے عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ نے

بیان کیا کہ میں نے اپنے والد اور محمد بن یحییٰ سے مستثنیٰ سے اس صلت کرنے کے

بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ

حدثنا دیکھ عن سفیان بن عیینہ عن عبد الملک بن مہر عن یحییٰ بن

عن قسطنطین عاصم قال ....

اس استاد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مستثنیٰ کا شرہ اس سے حاصل نہ

کرے کہ میرے والد اور محمد بن یحییٰ نے کہا کہ وہ کہیں کی روایت کے مطابق انھیں کی کتاب

سے مستثنیٰ اس عورت کو کہتے ہیں جسے رطبہ زوجی آپ ہی ہوا ایم و ہوا ہی فرماتے ہیں

کے بعد بھی رطبہ عاصم بن یحییٰ پر۔

میں دیکھا ہے اور شہر نے بھی من قعبة عن عبد الملك بن ميسرة  
عن الشعبي بن معاوية بن كعب بن جابر عن جابر بن عبد الله بن محمد

الخبرنا جابر بن محمد بن عبد الله النخعي قال قال عبد الله بن محمد  
بن حنبل قال حدثني ابي قال حدثني محمد بن عثمان بن صفوان بن امية  
البحلي قال ثنا حاتم بن حردوة عن امية عن عائشة عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال....

اسی اسناد میں منقول فرماتے ہیں، محدث جس مال میں خرید کرے اسے گناہ ہے  
تلف کر دے گا۔ میرے والد (امجد بن منبہ) اس کی تفسیر میں کرتے ہیں کہ ایک شخص  
بادلو وغیر مال یا فنی پر کرنے کے حد کرے لیتا ہے۔ حالانکہ حد صرف غیر فنی کے  
لیے ہوتا ہے۔

حدثنا ابو يعقوب محمد بن احمد بن باقرية قال حدثنا عبد الله بن محمد  
بن حنبل قال حدثني ابي قال حدثنا محمد بن يزيد عن الاوزاعي عن عبد الله  
بن عوف عن ابي هريرة قال قال تاذير كل ما رواه...

اسی سند میں ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہر جگہ سے دو گناہ دور رکھنا ہے۔  
میرے والد (امجد بن منبہ) اسے لے لیا کہ سنی ہے تائید کے ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے  
جھگڑا کر کے اور تکلیف کے سنی میں لگا رہا۔

۲۔ ان فقہاء میں علی بن عبد اللہ بن جعفر نے بھی ہیں۔  
سمعت ابا الحسن احمد بن محمد بن عبد الله النخعي يقول سمعت  
عقبة بن سعيد السدوسي يقول سمعت علي بن النخعي...

اس اسناد میں علی بن النخعی نے بھی کہا ہے کہ کسے ان موقوف ہے، وہ  
منقول کرتا ہے۔

میں نے فریقہ کا معنی الدار میں محمد بن صالح یا فنی کا معنی اتقوا سے علی بن النخعی  
کی تصنیفات کے یہ نام آتے ہیں، کتاب الاسامی والکنی (راۓ اجزا میں)

كتاب الضعفاء وروى اجزا من كتاب المدلسين وروى اجزا من كتاب اول  
من نظري السجبال وروى عنهم (انكح بزم) كتاب الطبقات وروى اجزا من  
كتاب من سوي من سراج لعمريه (انكح بزم) كتاب من علل المستدرسين  
اجزا من كتاب العلى لاسماعيل القاضي وروى اجزا من كتاب من علل حديث  
ابن مبينه (قروا بزم) كتاب من لا ينجح حديثه ولا يفسد (روا بزم) من  
كتاب الكافي وروى بزم من كتاب الوهم والخطا وروى اجزا من كتاب تباين الوهم  
وروى اجزا من كتاب من قول من تصابيح سائر البلدان وروى اجزا من  
كتاب التواريخ وروى اجزا من كتاب العريض على الحديث (روا بزم) من  
كتاب من حديث شمس رجب عنده (روا بزم) كتاب من علل الطبقات  
في السجبال وروى اجزا من كتاب من لا ينجح حديثه ولا يفسد (روا بزم) كتاب الطبقات  
والمتبين وروى اجزا من كتاب اختلاف الحديث وروى اجزا من كتاب من لا ينجح  
حديثه ولا يفسد (روا بزم) كتاب الاثرية وروى اجزا من كتاب تفسير  
عرويب الحديث وروى اجزا من كتاب الفخر والافراح وروى اجزا من كتاب  
من لم يزل يسمع حديثا من اساميه (روا بزم) كتاب من لم يزل يسمع  
بالقلب (انكح بزم) كتاب العلى للتفرقة (روا بزم) كتاب مذاهب المحدثين  
(روا بزم)

ملک کہتے ہیں کہ: میں نے یہاں ان فہرست تصانیف میں اختصار سے کام لیا  
ہے تاکہ میں سے ان کے تجر قدیم اور کمال کا اندازہ کیا جاسکے۔  
۱۔ ان میں سے بھی ہیں معین صاحب الجرح والتعديل میں ہیں۔

سمعت جعفر بن محمد بن احمد السعدي يقول سمعت جعفر بن محمد  
بن عزال يقول.....

اس اسناد میں جعفر بن محمد بن عزال کہتے ہیں کہ: میں نے یہاں ان معین کے  
ساتھ ساتھ کچھ حدیث میں مبتلا ہوئے۔ ان کا بیان منقول علیہ السلام کی بارگاہی





سمعت یحییٰ بن منصور القاسمی یقول سمعت قال عبد اللہ بن علی بن العباس و یقول سمعت محمد بن سہیل بن عسکری یقول ...

اس استاد میں محمد بن سہیل بن عسکری کہتے ہیں کہ ہر گز اصحاب سہیل کے پاس تھے کوئی نہیں۔ یحییٰ کہتے تھے۔ اچھا نہ کہہ سکتا تھا کہ اس کا استقبال کیا اور لوگوں کی یہ تعجب ہوا۔ پھر آپ نے اپنے فرزندوں اور دوسرے و فاس سے کہا کہ ابو حمید اللہ کے پاس پاکستان کی دعوتیں لکھ کر دو۔

اخیر میں محمد بن صالح بن ہاشمی قال قال ابو حمید السہلی قال ثنا محمد بن یحییٰ ...

اس استاد میں ہے کہ محمد بن یحییٰ نے یہ حدیث بیان کی جس میں ہے۔ اعلیٰ علیٰ علی اس کے معنی اس سے دریافت کئے گئے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عثمان کی زبانی یہ سنا ہے کہ انھوں نے عربوں سے دریافت کیا تو انھوں نے اس کے معنی بتائے۔ یعنی علی علی بن ابی طالب پر وہ آجاتا ہے۔

محمد بن یحییٰ سے ایک حدیث کے اس فقرے کا مطلب پوچھا گیا کہ حدیث اللہ؟ ایک سنوڑ نے اللہ کو دیکھا؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ کسی کے لیے اللہ تو نہ کو دیکھنا ممکن ہی نہیں۔ لیکن یہ دیکھا ہے۔ آخرت میں اہل جنت اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔

محمد سے میرے والد نے اور ان سے محمد بن اسحاق نے کہا کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میرے نزدیک اگر کسی نے کہے کہ بعد و آخر مستحب ہے ضروری نہیں کہ اگر عبد اللہ بن محمد بن قیس بن طلق بن ابیہ ضروری حدیث میں الیا ہی ہے۔

اخیر میں علی بن حمیس قال حد ثنا ابو حمید قال ثنا محمد بن یحییٰ قال ثنا ابو قیس قال ثنا شعیب بن حمیس عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس استاد میں حضور کو اور شہ ہے کہ: ان اللہ جس عن سکتہ القتل۔ اللہ نے کئے سے تنزل کر رک دیا۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ ابو نعیم سے نقل میں تصدیق ہو گئی ہے۔ وہ دراصل جس عن سکتہ القتل ہے یعنی اللہ نے کئے باقی کو داخل ہو کر نہ زکوٰۃ کرنے سے روک دیا۔

۱۴ - ان فقہائے حدیث میں محمد بن اسماعیل بخاری بھی ہیں۔ سمعت ابی الطیب محمد بن احمد الشجرقوی یقول سمعت ابی بکر محمد بن اسحاق یقول ...

اس استاد میں ابو بکر محمد بن اسحاق کہتے ہیں، اس آسمان کی صحت کے نیچے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔

سمعت یحییٰ بن حمزہ بن صالح الفقیہ یقول سمعت ابی العباس محمد بن عبد الرحمن الفقیہ یقول ...

اس استاد میں ابی العباس محمد بن عبد الرحمن فقیہ کہتے ہیں کہ اہل فہم اوسے محمد بن اسماعیل کو یہ شکر کہ صحابہ تھا۔

الطون بخیرہ الخلیفہ لہم دلیس بعدہ تعجبین گفتہ و آپ سب تک زندہ میں سلطان عربوں میں اور سب آپ مذہب کے قرآب کے بعد کوئی چیز نہ ہے گی،

حدیث ابو سعید احمد بن محمد القسوی قال حدیثی ابو حسان شعیب بن سلیم قال سمعت محمد بن اسماعیل بخاری یقول ...

اس استاد میں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں، میں بخاری میں کسی صحابی میں مبتلا ہوا۔ یہ ماہ رمضان تھا۔ اسحاق بن راہویہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ میری بیوہ کو آئے۔ وہ مجھے پوچھ کر کیا آپ نے روزہ افطار کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ کو اندیشہ ہو گا اگر اس رحمت کو قبول نہ کریں گے تو گھر نہ ہو جائیگا۔



حدیث کا حائفظ اور محافی حدیث کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔

اخبرنا البرص عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن ابي هرون عن ابي جابر  
قال ثنا البرص عن الرازي قال ثنا الانصاري قال حدثني حميد الطويل  
عن ابي اسحق قال .....

اس اسناد میں انس فرماتے ہیں کہ، اُمّ سلمہؓ کو ایک بچہ تھا جسے ابوہریرہؓ کہا جاتا تھا جب وہ آتا تو حضورؐ اس سے عمر کا مزاج (دولگی) فرماتے تھے۔ ایک دن وہ آیا۔ حضورؐ نے مزاج فرمایا مگر وہ آدراکس سا نفل آیا۔ حضورؐ نے وہ انس سے) پوچھا: کیا بات ہے ابوہریرہؓ اس کیوں ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی وہ بیبل مری ہے جس سے یہ کہیں لڑتا تھا۔ حضورؐ نے اس کیوں آواز دینے لگے، یا اباعبیرہؓ ما فعل التعلیہ؟ (اے ابوہریرہؓ! تمہاری چڑیا کیا کہتی ہے؟)

ابوہام کہتے ہیں، اس میں ملی مسند ترمذیوں نے لکھا ہے اس میں ایک آریہات  
 ہے کہ حضرت نے ایک بچے سے مزاج فرمایا۔ نیز اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت نے بچے  
 کو چرواہوں سے دھپسی لینے سے منع نہیں فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ صاحب کینت  
 کی بدوائس سے پہلے ہی بچے کو کینت سے یاد فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ دینے  
 کے عوضی مالداروں کے شکار سے نہیں روکا اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت نے خدا  
 کی ایک مخلوق یعنی چاند سے کسی تعبیر فرمائی (نظر کی پہاکی تعبیر فرمائی)۔

۱۷۔ ان میں ابراہیم بن اسحاق عربی بغدادی بھی ہیں۔

میں نے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصغار کو دراصل انہوں نے ابراہیم بن اسحاق  
حرلی کو۔ جب کہ انہیں ایک حدیث میں حمید بن شریحہ عن عبد اللہ  
بن صالح الجہلی سنا کی۔ شکر الہی کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہ تے تاکہ اسے اللہ  
تبارک و تعالیٰ کے کرم سے پاس بھی عن عبد اللہ بن صالح الجہلی کا ایک جگہ سے اور  
میرے پاس اس طریق (سند) کے سرانوی اور طریق نہیں۔ میں اس سہائی پر خدا کا  
شکرا ادا کرتا ہوں۔ حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے اس صاحب نے ابو عبد اللہ الصغار سے

علم حدیث کی بیرونی قسم

اس میں اتنا مسادہ بھی روایت کیا ہے کہ اس مجلس میں ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ اے  
 ابراہیم! اگر آپ ایک سو سیچ جہیز کے متعلق یہ کہہ دیجئے کہ میں نے سنا ہے تو ابراہیم  
 آپ کی طرف اس توہم کے سے توجہ نہ دے گا۔

اخبرني احمد بن جعفر الزاهد قال حدثنا ابراهيم بن اسحق القرشي  
قال ثنا ابو بكر بن ابي الاسود قال ثنا حميد بن الاسود عن هشام بن  
سروية عن ابيه عن شيبان بن عبد الله التميمي قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم -

اس استاد ہی حضرت کا اوشاد ہے کہ کچھ ٹھنڈا اس چیز سے میرے برتنے کا اعتبار کر کے  
خرا سے لی ہی نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے دُر کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔ — ابراہیم  
کہتے ہیں کہ اس میں دیا کا رسی کے رد کا گام ہے اور اس استاد میں ایک علت ہے۔  
یہی مضمون تین دوسری استادوں سے بھی مروی ہے جو یہ ہیں :

حدثنا عبيد الله بن عمر قال حدثنا حماد بن عمار قال حدثنا  
عمر بن قيس قال حدثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه  
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حدثنا علي قال ثنا ابن رجب  
في نسخة من هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن حماد بن سلمة  
حدثنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله  
عليه وسلم.

ابراہیم کہتے ہیں کہ ہشام بن عروہ سے چاندی انزال عروہ میں لیکن ان میں  
سب سے زیادہ سمجھ اس کا قول ہے جس نے ہشام عن قاطعۃ عن اسماء  
بیان کیا ہے لیکن جس نے اسے ہشام عن ابیہ عن سفیان بن عبد اللہ  
بیان کیا ہے وہ ان کا مقصد عبد اللہ بن سفیان ہے۔ (اردو سفیان بن عبد اللہ)  
یہ عبد اللہ بن سفیان بن عیسیٰ بن علی بن عاصم بن علی بن ابی طالب ہے۔

میں نے قاضی محمد بن صالح کو کہتے سنا ہے کہ: ادب، نقد، حدیث اور تہذیب

بعد ازاں نے ابراہیم بن اسحاق کو عربی بیبا کوئی دوسرا نہیں پایا کیا۔ حاضری معروفہ نے بھی ذکر کیا کہ ابراہیم کی ایک کتاب قریب النبی میں ہے جس سے پہلے اس شخص میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

۱۰۔ ان میں مسلم بن حجاج قشیری بھی ہیں۔

حدیثنا محمد بن ابراہیم النخعی قال حدثنا احمد بن سلمۃ قال سمعت الحسن بن منصور یقول سمعت ابا ق بن ابراہیم النخعی و تفسر فی مسلم بن الحجاج فقتل.....

اس اسناد میں اسحاق بن ابراہیم متفق ہے جو مسلم بن حجاج کو دیکھ چکے تھے وہی ہیں کہ ان کو ابراہیم بن محمد روایک کا نقلی شخص تھے

اخبرنی الحسن بن محمد القاسمی قال ثنا محمد بن اسحاق قال حدثنی مسلم بن الحجاج قال حدثنا یحییٰ بن الیومہ قال ثنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یونس بن سعید عن الزہری عن سہیل بن سعد عن ابی بن کعب قال.....

اس اسناد میں ابی بن کعب کہتے ہیں کہ الامامین (منی عار) نے سے

منزل واجب ہو گئے) کا حکم ابتداء سے اسلام میں ایک رخصت تھا پھر یہ رخصت ختم کر دی گئی۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے مسلم بن حجاج کو کہتے سنا ہے کہ عثمان بن

عثمان اور ابوسعید خدری کی حدیث بتوڑ کر منسل کے بارے میں ہے کہ کس مندی سے متعلق ہے اور الامامین سے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ چلتا کہ اس سے جو حدیث

ہائیکہ اور حدیث ابو ہریرہ سے منسوخ ہو گئی ہے۔ ان دونوں کی روایتوں میں متواتر کا ارشاد دیا گیا ہے کہ جب مرد عورت کے دست دہانے کے بعد بائیں ہاتھ باندھے اور

چنانچہ نشان کو مس کر لے۔ اور دوسری روایت میں ہے چنانچہ نشان سے متواتر ہو جائے اور ہاتھ کی روایت میں ہے براہِ برہ سے ہے شہ جہد ہا اور روایت

سعید میں ہے شہ اجتہاد اور یہ سب اتفاقاً سنو بیثبیت سے ایک ہی مقصد کی

قتلہ ہی کرتے ہیں یعنی حشے کا فرق میں غالب ہو جاتا ہے جب اس حرکت کا صدور دونوں دوسروں کی طرف سے ہوگا تو دونوں بفضل واجب ہوگا اور وہ دونوں ہی صورت میں یہاں تک پہنچیں گے جب مرد جہد و اجتہاد (کوشش) کرے گا۔

دہی وہ حدیث برسہل بن سعد بن ابی بن کعب مروی ہے یعنی الامام بالعامۃ کی طرف سے ایک رخصت تھی لیکن بعد میں منسل کا حکم دیا۔ زہری نے اسے سہیل بن سعد سے نہیں سنا بلکہ ان کو کہا کہ مجھے بعض ایسے شخص نے بے

میں پسند کرتا ہوں اور ان کے سہیل بن سعد نے بیان کیا۔ غالباً زہری نے ابو حازم سے سنا ہے کیونکہ مشہور اسامی نے اسے حسن ابن عثمان محدث

بن مسعود روایت کیا ہے۔ خود مجھے محمد بن ہریرہ نے بھی اسی اسناد میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ خود مجھے محمد بن ہریرہ نے بھی اسی اسناد میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ خود مجھے محمد بن ہریرہ نے بھی اسی اسناد میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

سہیل بن سعد بن ابی بن کعب اسے روایت کیا ہے اور نیز ہادی ایک سند میں بھی زہری کے یہ الفاظ ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا ہے میں پسند کرتا ہوں۔

وہ اسنادوں میں ہے: حدیثنا محمد بن سعید قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن العاص قال قال ابن شہاب وحدثنی من ارضی

من سہیل بن سعد الساعدی ان ابی بن کعب حدیث۔

۱۱۔ ان میں ابوسعید خدری اور ابراہیم بن عبد اللہ بن عثمان بھی ہیں۔

میں نے ابو بکر یا عیسیٰ کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس شخص نے حسین بن محمد ثانی کے جنازے میں مرجع تھا۔ ابو عبد اللہ کوئی دیکھ چکا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ

نے ان کی نماز جنازہ پڑھانی جب وہاں پہنچے گا ارادہ کیا تو ان کی ساری سے کر لے گا۔ ابو ہریرہ نے اس کی گام بکری اور ابو ہریرہ بن اسحاق نے دیکھ چکا ہے۔

پھر ابو بکر وادی اور ابراہیم بن ابی بن کعب نے ان کے کپڑے پٹ کر ہا بر کیے۔ اس کے بعد وہ رات نہ سوئے اور کسی سے بھی انہوں نے کوئی بات نہ کی۔

میں اور میری سہیلیاں عینیں اور علی بن حنیفہ سے حاصل کی اور ان سب عظیم ہیں وہ  
مردوں سے اچھے تھے۔

حدوثها إلى الحسن، أحدث محمد الصنوبري، قال لنا عثمان بن  
سعيد الدارمي، قال لنا شقيق بن حماد عن ابن المبارك عن  
سفيان عن حميد بن إني، عن عبيد الرحمن بن أبي ليلى  
عن سالم بن عائذ بن...

اس سلسلہ میں براہین غائب بیان کرتے ہیں کہ حضرت درنازیں (ع) جب مجمعہ کہتے تو اپنے اہل حق کو آگاہ اور اٹھاتے کہ کائنات کے قریب اگر کچھ ممکنہ دیتے۔ میں (مراکم) نے ابلیس کو اور اہل حق نے عثمان بن عفیفہ کو کہتے سنا کہ: (قریہ) نابیر اور شریک کو روایتوں میں جو کہ میں نے حضرت درنازیں کے وقت میں اہل حق کو اٹھاتے تھے۔ اہل حق نے صرف یہ بتایا کہ حضرت کس طرح اور کہاں تک اٹھاتے تھے۔

اس میں دوبارہ دفعہ چرین کرنے کا ذکر نہیں جس طرح اس میں مسکوکہ کی تفرات ملکت  
مجرورہ اسلام پھرنے کی کینیتوں کا ذکر نہیں۔ بزرگوار الیٰ فیاض سے جو روایت آؤپر  
گروہی ہے۔ دل اس کی صحت کی طرف متوجہ ہے۔ ہم سے مل رہی ہیں جنہیں نے، ان  
سے سفیان نے اور ان سے زید بن ابی نضار کا بھی نسخہ ہے۔ یہ بیان کیا کہ جب ہم  
لوگ کوٹھ میں گئے تو وہ ملی کہ وہ سچے کوٹھ نے دفعہ چرین کی دیکھیں اس کا ۱۵۰  
نہیں کیا سفیان کہتے ہیں کہ اس بات کی تحقیق کرنے کے لیے ہم نے اس کو مل  
سے دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ درمیان کوٹھ سے مری سے بھی نہیں

میں نے پہلی ہی مجلس کو یزید بن ابی زیاد کو تصدیق قرار دیتے سنا ہے۔ عثمان بن سید کہتے ہیں کہ اگر عمار بن حارث کی یہ روایت صحیح ہے کہ حضور صرف پہلی بار ہجیر اہل مکہ کے درخت پہنچا تھا اُنھوں نے تھے اور دوسرا کہتا ہے کہ حضور درخت پہنچا کا اماما دوسری فرمائے تھے۔ تو وہ دونوں حدیثیں میں کوئی ایسی کہ روایت ہر گاہ میں ملے تو کیا کہ روایت کی ہر ایک بخود وہ مشابہہ یعنی اور بارداشت کی حدوسہ ہی روایت کر سکتا تھا اور جو

میں نے ابو عبد الرحمن ابی جعفر سمری کو اور راضیوں نے ابو بکر محمد بن اسحاق کو کہہ رکھے  
سنا کہ، اگر ابو عبد اللہ جو شیخ ہیں، تم کو پہنچا دے گا تو ایسی حالت میں جب کہ وہ تقسیم دے  
دے گئے ہیں تم کو کرامت۔ ہاں۔

میں نے ابو بکر محمد بن جعفر مری کو اور اسیوں نے عبد اللہ بن جعفر کو یہ کہتے سنا کہ،  
 حدیث میں فرمایا اللہ عز وجل اللہ عز وجل ایک قسم کی جنت ہے، یہی بڑا، جہاد  
 سے بالکل مختلف چیز ہے۔ بڑا، تہذیبی اسلام سے ہے جس کے معنی ہیں،  
 فراس اور بہتان خرازی میں زبان درازی کرنا، در بڈاؤت تو وہ چیز ہے جس کو حسن و  
 لے ایمان کا بجز تراد دیا ہے۔ خانہ کے معنی ہیں لباس اور رستے کے پورا پورا  
 معنی ہوتا۔ یہ پھر ہے اور تہذیب اس در بڈاؤت کے مقابل میں ایک واضح و گماں سے  
 اور یہ دنیا میں اہل تہذیب کا لباس ہے۔ تہذیب اللہ کے معنی ہیں لباس کا پرانا  
 اور پر سید ہوتا۔

حضرت ابانہ کرمیاء العنبریں یقولی سمعت ابا عبد اللہ العباسی رحمۃ اللہ علیہ یقول  
من یحییہ بطنہ من ضلالتہ بن اسماعیل بن ابی قحیلہ العباسی عن  
عبد اللہ بن عمرو بن النخعی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تہادوا تحابوا۔  
اس اسناد کے حضور کا ارتداد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو بیاہ کر دو اس سے  
بہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تہادوا ہوت ہے کہ شہ سے  
ہے جس کا قصد رشتہ ہے تخلف کے ساتھ پڑھا جائے کہ تو تہادوا تہا سے مشتق  
ہوا ہے کہ جس کے معنی میں (مذاکرہ کرنا)

۱۲۔ ان میں عثمان بن سعید دارمی (ر) دراصل ابو عبد اللہ محمد بن ابی ہریرہ عسدی کے تلامذہ تھے۔

میں نے ابو عبد اللہ محمد بن عباس بنتی کو اور انھوں نے ابو الفضل بن اسماعیل کو کہتے  
سنائے کہ عثمان بن عیسیٰ کا مشن میں نے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس نے اپنے عیسا  
کو لے کر دیکھا ہوگا۔ انھوں نے اس میں اعتراض سے حاصل کیا۔ فقہ ابو الیاس نے یہی









کے بعد خود کرو۔

رحمہ اللہ ابو بکر بن اسحاق القتیہ قال: أخبرنا بشر بن معویہ قال: ثنا الخلیفہ قال: ثنا اسحاق بن عثمان بن المنکدر عہدہ اللہ بن محمد بن عقیل وحمزہ بن حبان عن عہدہ اللہ انّ ...

ہی اسناد میں بھی جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے روٹی اور گوشت کھا کر نازا دافرائی اور دینار نہیں کیا۔

دوسری شرح حدیث: أخبرنا ابو العباس محمد بن احمد الجہلی بسند قال: ثنا احمد بن محمد بن سعد قال: ثنا النضر بن شعیب قال: أخبرنا خصلہ عن الحكم قال: سمعت ابن ابي ليلى يحدث عن عبد الله بن حكيم قال:

اس اسناد میں عبد اللہ بن حکیم کہتے ہیں کہ میں حضورؐ کا ایک کونب پڑھا کرتا تھا گیا کہ مراد کی کھال یا پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل کرو۔ حالیکہ کہتے ہیں کہ یہ حکم شروع ہے اور اس کی تاریخ حدیث میں ہے۔ رحمہ اللہ ابو العباس محمد بن یحیٰ بن خالد بن الریج بن سلیمان قال: ثنا ابودینار عن بکر قال: حدثنا الاذہمی قال: حدثني الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس انّ.....

اس اسناد میں ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضورؐ ایک مردار بکری کے پس سے گرسے تو فرمایا: تم اس کی چلڑ سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ وہ لوگ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ ابوبکر بن زہری نے فرمایا: اس کا مرتبہ کھانا حرام ہے۔

حالیکہ کہتے ہیں: یہ حدیث مختلف اسنادوں سے مروی ہے لیکن صحیح عن ابن عباس عن میمون سے۔ مالک بن انس وغیرہ نے زہری سے لے کر اسی طرح روایت کیا ہے۔

تیسری شرح حدیث:

أخبرنا الحسين بن الحسن بن الربيع الطوسي قال: ثنا أبو حاتم السامري قال: ثنا أبو الهيثم قال: حدثنا أسباط بن عبد الله قال: ثنا عبد العزيز بن حميد بن عبد الله بن حمزة بن صهيب بن وهب بن يحيى بن زعيم بن عبد الله الجعفي عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

اس اسناد میں حمزہ کا ارشاد ہے کہ: ابو ہاشم، پانی کی ننگلی جاتے اسے کھاؤ اور جو صلیب کتب پر تیرتی ہوئی پاؤ گے نہ کھاؤ۔ اس کی تاریخ حدیث میں ہے۔ رحمہ اللہ ابو العباس محمد بن یعقوب قال: أخبرنا الریج بن سلیمان قال: أخبرنا الشافعی قال: أخبرنا مالک عن صفوان بن شعیب عن عید بن مسلمة انّ: فضیلة بن ابی بردة أخبرنا عنه مع الجاهلیة يقول:

اس سند میں ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضورؐ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ کندھی سفر کرتے ہیں اور ہر سے ساتھ ہی حضورؐ پرنا ہے مگر اس سے نہ کھیں نہ کھیں تو کیا ہے؟ وہ فرمایا: نہ کھاؤ نہ کھو، پانی سے دس کرین کریں؟ حضورؐ نے فرمایا: ہندو پانی پھر رو پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ چل سکتا ہے۔

چوتھی شرح حدیث: أخبرنا عبد الله بن محمد الناکشي بكت قال: ثنا عبد الله بن احمد بن ابی مہرۃ قال: ثنا عبد الله بن یزید عاتق عن الیث بن مانع عن ابن عباس انّ.....

اس اسناد میں ہے کہ: ہم میں سے کوئی شخص ترپانی کا گوشت کھانے میں زیادہ نہ کھاتے۔ اس کی تاریخ حدیث میں ہے: أخبرنا احمد بن محمد بن جعفر القطنی قال: ثنا شعبہ بن عمرو بن دینار عن معاذ بن جابر عن عبد الله قال:

معاذ بن جابر نے شکر کے پیڑ کی وجہ سے روایت ہے وہ پانی کھا رہا تھا ہے۔ اسی کا یہ کہتے ہیں۔

علم حدیث کی کیمیایِ تم

وہ لوگ ایک باتیں میں ہیں کہ ان میں سے ملت حاصل ہو جائے،

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے چند شایع حدیثیں کی ہیں جو اپنے سے پہلے کی حدیثوں کی تائید میں۔ اس طرح کی بہت سی حدیثیں ہیں جس کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

اس بات میں جاہلین عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور کے ساتھ تھے اور قربانی کا گوشت ذرا براہ کے طور پر دینے تک لائے۔ حاکم کہتے ہیں کہ: اس معنی کی بہت سی حدیثیں ہیں جن میں حضور نے فرمایا ہے کہ: ہم نے تم کو قربانی کا گوشت دینے کو منع کیا تھا۔ اب تم اسے کھا بھی سکتے ہو اور بطور ذرا براہ کے رکھ بھی سکتے ہو۔

پانچویں شرح حدیث: ابو الحسن علی بن محمد بن عقیبۃ الشیبانی بابکوفۃ قتال شہا ابراہیم بن اسماعیل الزہری قتال شہا محمد بن عبد عہد اللہ من نتائج عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتال:

اسی اسناد میں ہے کہ حضرت عائشہ کے ہاتھ پر اس کے وارثوں کے دھننے سے غلاب پڑتا ہے۔ اسی روایت کو کچھ بن سعید نے بھی حضرت عمر سے بیان کیا ہے۔ اسی کی تائید حدیث یہ ہے: ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابی نصر الدائری نے فرمایا: قتال شہا بن محمد بن عیسیٰ القاضی قتال شہا الشیبی عن علقمہ عن عبد اللہ بن ابی بکر عن امہ غمرۃ انہا شہدتہا عن عائشۃ و ذکر لہا ان عبد بن عمر۔

اسی اسناد میں ہے کہ حضرت عائشہ کے ہاتھ پر ذکر آیا کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: کہ مرد سے پڑھنے کے دھننے سے غلاب پڑتا ہے تو عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (ابن عمر) کی مغفرت فرمائے۔ انہوں نے جھڑپ نہیں کرنا ان سے بھولنا و غلطی ہو گئی ہے۔ بہت ہی ہے کہ حضور ایک بہرہ دہ دیکھتے تھے کہ اس سے گزرے ہیں کہ وہ دیکھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ: یہ لوگ مرد ہے ہیں اور اس پر قبر میں غلاب پڑا ہے۔

وہ تیرہ ماہ سنہ ۱۱۱۱ھ میں مدینہ منورہ کی ایک مسجد میں تھے کہ انہوں نے اس سے روایت کی ہے۔ وہ امری روایت میں ہے حضرت عائشہ نے قرآن کی اس آیت سے استدلال کیا: لا تزدوا ثمرۃ و ذرہ احدی لیکم کا کلمہ وہاں نہیں آتا۔

لے ہماری اسے میں مدینہ منورہ میں حضرت عائشہ کے کوئی تائید حدیث نہیں مل سکی۔ وہابی ماہیہ سنہ ۱۱۱۱ھ میں















کس اساس پر یا کس مقصد سے، ان کی بعثت ہوئی تھی، حضورؐ نے دریافت کیا کہ کس اساس پر  
 ایک مقصد کے لیے، ان کی بعثت ہوئی تھی؟ فرزند نے فرمایا کہ: آپ کی اہل  
 علی بن ابی طالب کی دوستی کی اساس پر یا اس مقصد کے لیے، ان کی بعثت ہوئی تھی۔  
 حاکم کہتے ہیں کہ، علی بن ہارون بن خالد بن محمد بن فضیل رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
 میں اور میرے اسے حضرت ابن عباسؓ سے، میرا ہمارے نزدیک حاکم تھا کہ وہ مومن ہیں، یہ  
 روایت تھی ہے۔  
 ابن ذکوانہ قاضی بنی ہزارہ بنی حزیب مدین ہیں جن کو ان پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

## علم حدیث کی پیمائش

یہ افراد احادیث کا علم ہے اور اس کی تمجید ہیں،

پہلی قسم میں سنت نبویؐ کا علم ہے جسے صحابی سے روایت کرنے میں صرف ایک ہی  
 شہر کے لوگ متفق ہیں گئے۔ مثلاً: حدیث ابو نعیم احمد بن سہیل اثنی عشر  
 قال ثنا سماع بن محمد بن حبيب المداينة قال ثنا علي بن حكيم قال ثنا  
 شريك عن أبي الحسن ومن الحكم بن عتيبة عن حفص قال۔  
 اس اسناد میں منقول ہے کہ حضرت علیؓ نے حضورؐ سے کی قرآنی روایت تھی۔ ایک حضورؐ  
 کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے۔ اور کہ کچھ حضورؐ نے حکم دیا ہے کہ آپ کی  
 طرف سے قرآنی دہلی اس لیے ہیں، بیشک آپ کی طرف سے قرآنی روایت ہیں گئے۔  
 حاکم کہتے ہیں کہ اسناد ازل سے آخر تک ایسی ہے کہ اس میں ابلی کہ حضورؐ میں ان  
 اس میں کوئی ان کا شریک نہیں۔ اسی طرح،

حدیث ابو نعیم احمد بن یقوب قال ثنا حلال بن السمر الترمذی  
 قال حدثنا ابو الوفاء قال حدثنا حاتم عن قتادة عن ابي نضر عن ابي  
 حنيفة قال۔

اس اسناد میں ابوسعید کہتے ہیں کہ، میں حضورؐ نے سورۃ فاتحہ اور سب آفاق قرآن  
 پڑھنے کا دعاء میں حکم دیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں اس میں امر و حکم کا ذکر کرنے میں شروع  
 اس سے ترک حکم صرف ابی نعیم متروک ہیں اور ان کے سوا کہ ابی نعیم اس میں ان کا ہر ایک  
 نہیں۔ اسی طرح، حدیث ابو نعیم احمد بن علی بن عمر السخری قال



یعنی ان میں سے ایک میں نے ابوہریرہ کو اور دوسروں نے مسند کو کہتے سنا ہے کہ، جتنی تیر  
طرز کے چستے ہیں میں دیکھتی اور ایک چستی پڑتا ہے۔ وہ چستی کا تیروں میں ایک آواز  
ہے۔ ہر بیان کو ایک نقطہ فیصلہ دیتا ہے وہ چستی ہے اور دوسرا وہ ہے جو سچے کے بغیر نقطہ فیصلہ  
دیتا ہے۔ دوسری چستی ہے اور چستی کا سنی دوسرے جو صحیح فیصلہ دیتا ہے وہ چستی ہے۔  
حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کو بیان کرنے میں ابی خسر اسان متفرق ہیں اور اسناد  
کے آخری رواۃ تک سب اہل مروی۔

افراد احادیث کی دوسری قسم ہے کہ کوئی ایک آدمی کسی ایک ہی امام سے روایت  
کرتے ہیں متفرق ہر اس کی مثل ہے۔

حدیث ابی العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن فضال  
ثنا الحسن بن علی بن فضال ثنا الحسن بن علی بن فضال ثنا الحسن بن علی بن فضال  
عن ابن حمران۔۔۔

اس اسناد میں ابی عمر فرماتے ہیں کہ، حضور نے ایک سترہ بخیر کی ہر چستی کیا۔ ہالی  
غیبت میں بارہ اونٹ آئے متفرق کر کے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک اونٹ بطور نفل  
اور اس سے کلمہ پڑھا فرمایا۔ حاکم کہتے ہیں کہ یہاں صحابین ثیمانہ بنی ہشیمان بن خنیس  
سے اور وہ زہری سے ہے روایت بیان کرتے ہیں متفرق ہیں۔ یوں ہی:

حدیث ابی الحسن علی بن الفضل السامری یسنداً قال ثنا الحسن بن  
عمر بن فضال ثنا ابی ہریرہ بن محمد المسدق عن الزہری عن عمرو  
عن عائشہ ثلاث۔۔۔

اس اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور نے فرمایا مسجد نبوی، مکہ راستہ پر  
کے تمام دروازے بند کر دو ہر بائٹہ ایک ایک کے کیونکہ میں اپنے اصحاب میں ایسے شخص

ملے یہ تحقیق طلب ہے کہ مسجد کی ہر ایک کے کہ اسے حضرت محمد پر کوئی گناہ تھا میں کا  
دعا نہ ہر ایک کے گناہ ہے۔

کو نہیں جانتا جو ابی ہریرہ نے یاد رکھا ہے دست پر حاکم کہتے ہیں کہ ابی ہریرہ بن محمد نے فرمائی  
سے اور ابی ہریرہ سے حسن بن مرزاس بیان میں متفرق ہیں سب اہل مروی۔

حدیث ابی العباس محمد بن یعقوب قال ثنا الحسن بن علی بن فضال  
الاصمغانی قال ثنا عبد الرحمن بن محمد بن علی بن فضال عن منصور  
وہ عیسیٰ وواصل الاعدب عن ابی وائل عن عمرو بن قسطل  
عن عبد اللہ بن سعید قال۔۔۔

اس اسناد میں عبد اللہ بن سعید نے فرمایا ابوہریرہ اللہ اس سے بڑا گناہ کن سا  
ہے؟ فرمایا: کہ تم ہر ایک کو کبھی کبھار بناؤ، حالانکہ تمہارا حق اللہ ہے۔ ابی سعید نے فرمایا،  
اس کے بعد کن سا گناہ ہے؟ فرمایا: کہ اگر آپ کو اس کے لئے تعلق کر دے کہ گناہ  
میں تمہاری شریک ہو جائے گی، فرمایا: اس کے بعد؟ فرمایا: کہ تم اپنے بڑے کی بیوی سے  
زنا کرو۔ حاکم کہتے ہیں کہ، عبد الرحمن بن محمد فرمائی سے اور واصل سے یہ بیان  
کونہ میں متفرق ہیں۔

ابوہریرہ حاکم کہتے ہیں کہ اس فرس کے افراد احادیث اس کثرت سے ہیں کہ ان  
سب کا ذکر ممکن نہیں۔ ابی ابن ان سے واقف ہیں۔ ہم نے تو صرف چند مثالیں بیان  
کی ہیں۔

افراد احادیث کی تیسری قسم ہے کہ، خفقہ، ابی ہریرہ کی احادیث روایت کرنے  
میں ابی کزابل کی روایات بیان کرتے ہیں ابی ہریرہ ابی ہریرہ بن محمد بن علی احادیث  
بیان کرتے ہیں ابی عمر اسان متفرق ہیں۔ اس قسم کے افراد کا دوا لوجود اور دوا لظہر میں ہیں۔  
اس کی مثل ہے:

حدیث ابی ہریرہ محمد بن عبد اللہ الشافعی قال ثنا الحسن بن علی  
مصل بن فضال حدیث ابی ہریرہ بن علی بن فضال عن خالد الخزاز  
عن ابن اشجوع عن الشعبي عن وراہ قال۔۔۔

اس اسناد میں تعلق کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے سفیرہ بن شعبہ کو





گردنے جاتیں گے ایک ہی صف میں ہوں گے۔

اخیراً ابو العباس السیاری قال اخبرنا ابو المرحۃ قال اخبرنا  
عبدان قال ذکر لعبد اللہ بن العباس کما جلی سعد کان  
یحدث فی فقال:.....

اسی اسناد میں ہے کہ عبد اللہ بن مبارک کے سامنے ایک درس شخص کا ذکر آیا  
تو انہوں نے اس کی سخت مذمت کی اور یہ شرمیڑھا۔

وقس فہنا احادیثہ راۃ اللہ لا یقبل تالیسا  
واس نے لوگوں کے سامنے اپنی احادیث میں تالیس سے کام لیا۔ تھوکی  
تعلیم کو قبول نہیں کرتا،

حالیکہ جہنم کے ہمارے نزدیک تعلیم چھ طرح کی ہوتی ہے :  
۱۔ ایک درس وہ کہتا ہے جو اپنے جیسے یا پیشے کے پیش کر دے گے ثقات  
میں تعلیم کرتا ہے .....  
۲۔ اگر وہ ثقات ایسے ہوتے ہیں جن  
کی روایت مقبول ہوتی ہے مثلاً تابعین میں ابن عمر بن ابی سلمہ بن عبد  
مظہر ہیں۔

اخیراً الحسن بن محمد بن اسحاق الانصاری قال ثنا محمد بن اسحاق  
قال ثنا محمد بن البراء قال ثنا علی بن المسدد قال سمعت عبد الرحمن  
بن مہدی یقول:.....

اسی اسناد میں عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ابوالحسن من جابر کی حدیثوں کو  
عجب دیکھتا ہوں بلکہ یہ سنی کی کتاب کہتے تھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابوالحسن  
سے کچھ کہتا ہے یا بت آپ نے شہر سے کونسی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے بہت اسی  
کہتے ہیں۔

میں نے ابوالحسن محمد بن یحییٰ کو کہنا شروع کیا کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ انہوں  
نے علی بن عبد اللہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ ان کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے والے

## علم حدیث کی چھ بیویں قسم

۱۔ ان تالیف کا علم ہے کہ ان سے حدیث کہنے والے کو یہ پیشہ نہیں چنا کہ یہ روایت  
انہوں نے کونسی ہے یا نہیں سنی ہے۔ تابعین اور تابعین میں آج تک ایک ایسا  
گروہ برپا ہوا ہے۔

حد ثنا ابو سہل احمد بن محمد بن زیاد القوری بشیاد قال ثنا  
احمد بن نصر المرشدی قال حد ثنا خالد بن خواف قال سمعت  
حماد بن حمید یقول:

اسی اسناد میں حماد بن حمید کہتے ہیں کہ: درس ایک ایسی چیز ہے کہ آپ کو ہر  
گھر پر کہنا ہے جو اسے سنی ہو۔

اخیراً ابو سعید اللہ بن محمد بن احمد بن عبد الإسماعیل قال ثنا محمد  
بن عبد اللہ بن مسعود بن عبد الإسماعیل قال ثنا سلیمان بن عازم القوری  
قال سمعت عبد الصمد بن عبد الواسع بن عبد مک عمن ابیہ  
قال:.....

اسی اسناد میں عبد الواسع کہتے ہیں: تعلیم و سنت کا کام ہے۔ اس میں  
ہیں کہ: تعلیم، پہلے ماضی، یا دہر، گونی، غریب اور جو سب سے زیادہ مشرب کو مانتا

تھے درس تعلیم کہتے تھے۔ تعلیم کا سب سے پہلے گروہ ہے یعنی مادی کا اس مذاہب  
تالیف کا کہ ان میں سے علم ہی منہجہ نور ہے۔







ابوہریرہ کہتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ پر ہر روز دعائیت کرتے تھے قرآن کہتے تھے کہ ہم سے ابراہیم علیہ السلام نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ کوئی کہتے ہیں کہ: جو یہ پاتا ہے کہ حدیث میں قرآن باقی رہے وہ اوش اور تادہ کی حدیث اس وقت تک نہ لے جب تک وہ یہ نہ کہیں کہ ہم سے سنا ہے۔

قال علی بن المدینی حدیثنا یحییٰ بن عیسیٰ عن محمد بن اسماعیل عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن علی بن

علی بن مدینی کہ اس اسناد میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ: حضور نے مردوں کی قربانی دی ہیں ایک اونٹ اور بہن کا بھی تھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں کہ: میں اسے صحیح ابن اسحاق کی حدیث کہتا تھا لیکن یہ حدیث نکل۔

حدیثنا یعقوب بن ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن محمد بن اسماعیل قال حدیثنا عن اناشم عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن ابن عباس فاذا الحدیث مضطرب۔

یہ سند محمد بن اسحاق اور ابن ابی نجیح کے درمیان ایک لامعوم شخص ہونے کی وجہ سے حدیث مضطرب ہو گئی۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان نے اوران سے ایوب سے اوران سے ابوہریرہ سے بیان کیا کہ: زمین کی نزاکت اس کا شکر چرنا ہے۔ میں نے سفیان سے کہا کہ: جو ایوب سے ایوب بن ابی قتادہ روایت کرتے ہیں اس پر سفیان نے کہا کہ:

اے ابوہریرہ! میں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ ابوہریرہ سے کہہ نہ روایت کیا ہے؟ ابوہریرہ نے کہا کہ: اے ابی! میں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے۔ ان کے جعفر بن ابی عثمان یحییٰ نے اوران سے حضرت بن مسلم نے کہا کہ: میں نے اپنے ہاتھ سے روایت کیا ہے۔ اور مدینہ کے ہمارے میں ذکر کرتے ہیں کہ: روایت میں ہے کہ: یہ حدیث ہے کہ:

حسن بن علی اور ابی ہریرہ نے یہ حدیث کی حدیث کے بارے میں اشتباہ پیدا ہو گیا کہ حسن اپنے اور اس کے درمیان جو حدیث ہے اس کو دہلی کر دیتے ہیں اور حق بن مزہر و ہفت بن یوسف بن خثیمہ اور غفل بن مخلد وغیرہ میں حدیث کر دیتے ہیں اور ابی ہریرہ نے اس کے درمیان حدیث کے درمیان بھی بن ثورہ، ابن یونس، ابن ابی اسحاق وغیرہ کی روایت ہے ابی ہریرہ نے ان کو دہلی کر دیا ہے۔ حدیث کے کام لیتے ہیں۔ نفع بن سالم نے ابراہیم بن یحییٰ کے صاحب حدیث کی تفصیل سے بیان کیے اور علم، مزہر، ابن اسحاق اور یحییٰ بن ابی یحییٰ حدیث کر دیتے ہیں۔

۵۔ حدیث میں کہا گیا ہے کہ: وہ لوگ ہیں جو کچھ لوگوں سے بہت کہتے ہیں اور اس کا کچھ حدیث فرماتے ہیں جو باقی ہے جو بعد روایت کر دیتے ہیں مثلاً:

اخبرنی قاضی القضاة محمد بن صالح الہاشمی قال قال ابو جعفر تلمیذی قال حدیثنا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن المدینی قال نا ابی قتادہ صحت یحییٰ بن سعید یقول حدیثنا صالح بن ابی الاخصر

قال

میں نے ابی ہریرہ سے روایت کرنا شروع کیا۔ دوسرا حدیث ہے کہ: میں نے ابی ہریرہ سے روایت کرنا شروع کیا۔ دوسرا حدیث ہے کہ: میں نے ابی ہریرہ سے روایت کرنا شروع کیا۔

۱۱۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ: جب سفیان بن عیینہ حدیث کرنا چاہتے تھے تو کہتے تھے کہ:

آؤ میں نے یہ حدیث روایت کرنا شروع کی ہے۔ ابی ہریرہ نے حدیث کرنا شروع کیا۔ ابی ہریرہ نے حدیث کرنا شروع کیا۔ ابی ہریرہ نے حدیث کرنا شروع کیا۔





گفتنی ہے بیان کی اور ابوذر سے کسی نے سوال کیا کہ: آپ کو کس حدیث کی علت بیان کیا گئے ہیں اس کی علت کی دلیل کیا ہے؟ ہر اس میں ابوذر کو کس نے یہاں کچھ سنا کہ ہر کس سے کسی حدیث کے واسطے جس کی علت دریافت کرویں اس کی علت بیان کر دیں گے۔ اس کے بعد تم قرین مسلم بن وارہ کے پاس جا کر اسی حدیث کے واسطے میں علت دریافت کرو۔ غرض یہ نہایت کہ تم مجھے دریافت کر چکے ہو۔ جب وہ علت بیان کر چکیں تو ابراہیم کے پاس جاؤ اور ان سے بھی علت معلوم کرو۔ پھر اس حدیث کی علت کے واسطے میں ہر تینوں کی بیعت کو متاخر کرو۔ اگرچہ تینوں کی بیان کرو کہ علت میں اختلاف ہو تو کوئی نہ کہہ میں سے ہر ایک نے اپنے رائے دی ہے اور اگر ہر تینوں کے بیان ایک جیسے ہوں تو اس علم تینوں کی حقیقت کو سمجھ لیتا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور تینوں کی بات کو یکساں پایا۔ اس وقت اس نے کہا کہ ہمیں شہساعت دینا ہوئی کہ یہ الہامی ظر ہے۔

اصل حدیث کی پہلی قسم کی مثال یہ ہے :

حدثنا أبو الصباس محمد بن يعقوب قال ثنا محمد بن سنان قال حدثنا جابر بن محمد بن عتبة  
قال حدثنا جابر بن محمد قال ثنا ابن جريج عن موسى بن عقبة  
عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله  
عليه وسلم قال، من جلس مجلساً فله عليه نقطة لم قال قيل إن لا يتم  
• ما بك اللهم • ومن قال لا اله الا انت استغفر الله والوفى اليك الاغفره  
ما كان في مجلسه ذنب •

اس سند کے حوالہ کار یا ایذا دہرہوی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں بہتے لایق رہے اور دشمنی سے پہلے یں کہے اس خط الہم... الخ اس مجلس میں  
یعنی ہرگز اسے اللہ تعالیٰ سمات فراموش نہ کرے۔

سہ گیلیں نہ سے کے کتا سے ایکہ گاؤں کا نام ہے۔

علمِ حدیث کی تالیفوں کا قسم

اس قسم کا تصنع ظلِ مدیث کی پہچان سے بچے اور یہ صحیح و مستقیم اور سچ و تعمیلی  
سکے مظلوم ایک مستقل علم ہے۔

اخبرنا محمد بن ابراهيم بن اسحاق الهاشمي قال حدثنا احمد بن  
سليمان بن عيسى قال سمعت ابا عبد الله الرضائي يقول سمعت عبد الله  
بن محمد يقول ...

اس سناو میں عبدالرحمان بن عبدی کہتے ہیں کہ: اگرچہ ایک حدیث کی حلفت معلوم ہے جانتے تو یہ ہے میں ایسی حدیثیں کہنے سے باز رہا ہوں کہ جو میرے پاس نہ ہوں۔

حاکم کہتے ہیں، احادیث کی تفصیل (طبت بیان کرنے) کی کئی شکلیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا کوئی عمل و فعل نہیں۔ مگر جو راوی قسائد و کزود پر ہوتا ہے اسے لیکن طبت حدیث کا لحاظ نہ ہے کہ کثرت راویوں میں بھی کجگستہ چیز پائی جاتی ہے کہ وہ کوئی طبت و آلہ حدیث بیان کر دیتے ہیں لیکن طبت کا علم انہیں نہیں ہوتا اس لیے وہ حدیث مغلطہ ہو جاتی ہے۔ اس میں دلیل قاطعہ ہمارے نزدیک صرف مختار، ضرر اور مضر ہی ہے۔

عبدالرحمن بن عبدی کہتے ہیں کہ: میری ایک معرفت تو ایک قسم کا ایسا ہے۔ جتنا اگر آپ کسی عالم کے جو حدیث کی تعلیم کر رہا ہو یا چھین کر تم کو اس سے کس کو ملے گا، وہ صحت بخیر کر رہے جو اس عالم کے پاس کوئی مٹی دلیل نہیں ہوگی۔

مجموعہ سے نسخے میں ابو علی حمید بن محمد بن عبدوہود قاضی سنیہ اور ملن سے محمد بن صالح







دور رونے کی ضرورت نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں دلتی ایک علت ہے۔ دوسری دلیل علت اس میں ہے:

اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الرحمن البیہقی باحدوثہ قال ثنا  
ابراہیم بن عبد اللہ العیسیٰ قال ثنا وکیع عن الاصح بن ابی سفیان قال سئل  
جاہل عن الرجل یضرب فی الصلاة قال یمید الصلاة ولا یمید للوضوء۔  
اس سند میں اس خبر کے لیے حدیث درشل نہیں بلکہ جابر کا قول ہے:

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے جہاں حدیث کی دلتی اتمام بیان کی ہیں اور باقی  
اتمام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ دلتی قسمیں ہم نے اس لیے بیان کر دی ہیں کہ سب سے پہلے  
احادیث کے لیے یہ مثال بن سکیں اور اس علم کے متوجہ حضرات صحیح راستہ اختیار کر سکیں  
کیونکہ علمِ حدیث کی پہچان فی حدیث کا اہم شہدہ ہے۔

اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ البغدادی قال ثنا  
یحییٰ بن عثمان بن صالح السهمی قال حدثنا اسید بن عکاش عن عنبر  
قال حدثنی الحسن بن عبد الحمزہ عن عبد الحمزہ بن ابی  
صلفہ عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال اذا اقمتم الصلوة قال سبحانک اللهم تبارک  
اسمک واتصال جہد تک۔ و ذکر الحدیث بطول۔

اس سند میں ہے کہ حضور جہاد شروع کرتے قرآن فرماتے، سبحانک  
اللہم... (ایں اس کے بعد پوری غریب حدیث رادی کے بیان کی۔)  
حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں واقعی ایک علت ہے اور مقتضی حدیث  
کے اس میں بکثرت کا طریق اختیار کیا ہے۔ دوسری سند جو صحیح مسلم میں بھی ہے  
میں ہے:

حدثنا ابو جعفر محمد بن عبد اللہ الصوری التمیمی بالکوفة  
قال حدثنا الحسين بن المحکم الحلبی قال ثنا ابو حنبلہ مالک بن  
اسماعیل قال ثنا عبد الحمزہ بن ابی صلفہ قال ثنا عبد اللہ بن الفضل  
عن الاصح بن عبد اللہ بن ابی رافع عن علی بن طلق عن النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم انه کان اذا اقمتم الصلوة... الخ (خبر ہے کہ اس حدیث کا اختصار  
قصت میں۔)

علت حدیث کی دوسری قسم کی مثال ہے:

اخبرنا احمد بن حنبلہ بن الحسن المقرئ قال حدثنا ابو حنبلہ یزید  
بن محمد بن یزید سنان الرضائی قال ثنا ابی عن ابیہ عن الاصح  
عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضحك فی  
صلاته یمید الصلاة ولا یمید للوضوء۔

اس سند میں ہے: اللہ ربی مروی ہے کہ جو نماز میں ہنسنے سے لالہ ہو جائے اور منکر



اس مذہب میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ خزندہ جو ایک کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دروازہ پر تھے تو غصہ میں پھرنے لگے اسے صبر سے ڈاکر دونوں ہاتھیں ادا فرماتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد باہر آتے تو ظہر و عصر دونوں ادا فرما کر دروازہ پرستے اور جب مغرب سے پہلے دروازہ پرستے تو غصہ میں پھرنے لگے اسے صبر سے ڈاکر دونوں ہاتھیں ادا فرماتے اور اگر مغرب کے بعد سفر فرماتے تو غصہ میں جلدی کر کے اسے مغرب کے ساتھ ادا فرماتے۔

## علم حدیث کی اٹھائیسویں قسم

یہ ہے شاہد و ایامت کی پہچان۔ یہ سولہ کے ایک چیز ہے۔ رسول زور ہے جس کی علت معلوم ہو جائے مثلاً یہ کہ ایک حدیث دوسری میں داخل ہو گئی ہے یا راوی کو ہم جہر کیا ہے یا کسی ایک صفہ رسول حدیث بیان کی اور وہ ہم کہنے والے نے اسے متصل بنا دیا۔ لیکن شاہد و صریح چیز ہے۔ یہ ایسی حدیث ہے جسے کوئی ایک ہی نفر میں کوئی ہے اور اس حدیث کے لیے کوئی شایع نہ آئے کہ اسے (والی حدیث) مرود نہیں ہوتی یہ اسے ابوبکر اصحاب میں خود متکلم شہر کو، انہوں نے ابوبکر محمد بن صہب کو اور انہوں نے یونس عبد الامام کو شافعی کا یہ قول بیان کرنے سنا ہے کہ شاہد حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ایک نفر روایت کرے اور اس کے مراد کوئی دوسرا روایت نہ کرے بلکہ شاہد حدیث یہ ہے کہ ایک شخص ایسی حدیث روایت کرے کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف حدیث روایت کریں اس کی مثال یہ ہے،

حد ثنا ابو جعفر محمد بن احمد بن یونس بن خالد بن محمد بن عمار بن خالد بن قتیبہ بن سعید قال ثنا الفیث بن سعد عن یونس بن ابی جحیم عن ابی الطفیل عن معاذ بن جبل ان ابی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی حذوۃ تبسک اذا ارسلت قبل نایغ الشب آخر الطهر حتی یجمعها الی العصر فیصلیہا جعیما و اذا ارتحل بعد نایغ الشب صلی الطهر و الصبحیہا شراسا و کان اذا ارسل قبل المغرب آخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء و اذا ارسل قبل بعد المغرب قبل العشاء فصلیہا مع المغرب۔

۳۰

حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں تاہم اس کی اسناد ضعیف ہے لیکن اس میں کئی ایسی ایسی علت کا علم نہیں ہو سکتا کہ اس میں حدیث لیث صحیح الی الاثر میں ابی الطفیل ثقہ ہیں اس کی علت بتا دیتے۔ اور اگر یہ نہیں ابی جحیم ابی ابی الزہری ثقہ ہیں جب ہم اس کی علت بتا دیتے۔ لیکن جو کہ ہم بیان یہ دونوں حدیث میں پڑے اس لیے یہ معلوم حدیث سے باہر ہے جب ہم کہتے ہیں کہ یہ نہیں ابی جحیم ابی الطفیل کی کوئی روایت موجود نہیں نیز بعض اس انداز سے کہ ابی الطفیل کے کسی شاگرد سے مروی ہے اور کسی ایسے شخص سے مروی ہے جو معاذ بن جبل عن ابی الطفیل روایت کرتا ہو تو ہم اس حدیث کو شاہد کہتے ہیں۔

ہم سے لوگوں نے ابی ابو نعیم اشعری کی زبانی قتیبہ بن سعید کا یہ قول بیان کیا ہے کہ اس حدیث پر احمد بن حنبل، ابی بن الدین، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابی نعیم اور دوسرے محدثین یعنی سات ذہب حدیث کی علامت بنی ہوئی ہے جنہوں نے اس سے (قتیبہ) سے حدیث لکھی ہے اور ہم سے احمد بن حنبل جنہوں نے اپنے والد ابو نعیم بن سعید بن ابی جحیم سے قول بیان کیا کہ ہم سے بھی قتیبہ بن سعید حدیث بیان کی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: اگر حدیث نے یہ روایت قتیبہ سے سنی تھی لیکن اس کی اسناد و متن دونوں پر تشہب ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی اس کی صحت بیان کرنے کا ذکر ہم تک نہیں پہنچا۔ یہی حافظ ابو نعیم نے بھی یہ باب ذکر کیا تھا اور امام حصر ابو نعیم انسانی نے اسے عن قتیبہ بن سعید سے روایت کیا مگر نہ ابو نعیم اور



قال حدثنا ابراهيم بن زكريا و سفيان بن عيينة عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ... الخ

اس سند میں بھی یہ سنن ابن عمر سے ہے کہ آپ نے حضور کے ساتھ انفرادی کیا۔  
عالم کہتے ہیں کہ وہ راویوں نیز جابر بن عبد اللہ کی دوایتوں سے بھی مراد ہے کہ  
ساتھ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ حضور نے حج انفرادی کیا تھا۔ یہ سب راویوں میں موجود ہیں،  
لیکن جو راویوں ان کے بالکل خلاف حالت میں روئے ہیں،

(۱) اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد الجعفی عن ابو اسحق محمد بن عمرو عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم عن موسى قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن ابي موسى قال قدمت ... الخ

اس سند میں ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ: میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضور  
بلبل رہے تھے۔ حضور نے فرمایا: تم نے کس چیز کو حرام یا ناجائز ہے ہوسنایا؟ میں کا حرام  
حضور نے ناجائز ہے۔ چنانچہ: کوئی دہی (دہی کا مالدار) ساتھ لائے ہو؟ عرض کیا: نہیں  
فرمایا: پھر موت طاعت کبہ اور سی بن السفار و مالروہ کے حرام یا ناجائز۔ پھر پوچھی: حدیث  
بیان کی۔

(۲) اخبرنا احمد بن محمد بن حنبل عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن ابي موسى قال قدمت ... الخ

اس سند میں عبد اللہ بن شعیب کہتے ہیں کہ: عثمان حج تمتع سے سن کر تھے اور رسول  
اس کو کہہ رہے تھے۔ عثمان نے علی بن ابی طالب سے اسناد یا اسلاف کو کہا کہ تم نے کہا: آپ عزت  
میں کہہ دو اگر اس نے حضور کے ساتھ حج تمتع کیا ہے۔ عثمان نے کہا: ہاں کیا ہے، لیکن میں اس  
وقت غفلت تھے۔

اس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور نے حج تمتع کو منع فرمایا۔

## علم حدیث کی انتیسویں قسم

یہ علم حدیث سنن کی ایسی سنن کے طرز میں ہے جس کے خلاف دعویٰ سنن  
موجود ہیں اور صحت و سقم میں دو فرق ہی برابر کا دورہ رکھتی ہیں۔ لہذا اصحاب مذاہب اس  
میں سے کسی ایک کو اپنے لیے جہت قرار دے لیتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے،  
حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب قال اخبرنا ابراهيم بن سليمان  
قال اخبرنا عائشة قال قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن ابي موسى قال قدمت ... الخ

اس سند میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ تم لوگ حضور کے ساتھ دسفر حج میں، انکے تو  
حضور نے نہ سفر کیا، جو چاہے وہ حج و عمرہ دونوں کا اہل کرے اور جو چاہے وہ صرف  
حج کا اہل کرے۔ پھر حضرت عائشہ نے کہا کہ حضور نے صرف حج کا اہل فرمایا، کہ دونوں  
نہے حج و عمرہ دونوں کا اہل کیا اور کہنے صرف عمرہ کا اہل کیا، اور میں بھی اپنی روئے  
میں تھی جنہوں نے صرف عمرہ کا اہل کیا۔

حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب عن عثمان بن عفان عن الحسن بن عمار عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن ابي موسى قال قدمت ... الخ

اس سند میں یہ روایت سنن عائشہ سے ہے کہ حضور نے انفرادی فرمایا۔  
اخبرنا عيسى بن عيسى عن عثمان بن عفان عن الحسن بن عمار عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن عبيد بن عمير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اخبرنا عيسى بن عيسى عن مسلم طاب الله عن قتادة بن دحيان عن ابي موسى قال قدمت ... الخ



عن عائشة أنها قالت: قال الخ

اس سندی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ بحالت جنابت سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے تو دھو کر لیتے۔

ماہم کہتے ہیں کہ یہ روایتیں صحیح ہیں اور ان کا تعلق ارض بن روایتوں سے جڑا ہے وہ یہ ہیں۔

اس سہ ماہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی کمر بستہ بیانی کو چھوڑ کر بیڑ سرباگہ تھے۔  
(۲) اطہر تاج احمد بن سلیمان الثقفی نے شمالی سنا جعفر بن محمد بن عیسیٰ بن عازق بن شافعہ  
لحد ثقتنا البرعوا متلا عن ابی اسماعیل عن الاسود قال ... الخ

اس سلسلے میں چاروں حصوں میں مختلف قسم کے مسائل اور مسائل کے حل دیے گئے ہیں۔

تقاضی روایات کی قیاسی مثال :  
حد ث شریف اصحاب عسکری علیہ السلام یقولون قتال شنا بجموں میں مسرتال  
وہی علی ابن وحب الخبر بک مایک بن النبی والیث بن سعد ولبیوس  
بن سعید و ابن سعید ان ابن شهاب الخبر بک مسرتال خبر فی النبی  
ک ابن ... الخ  
اس میں اس میں ایک کہتے ہیں کہ مسرتال ایک بار گھوڑے پر سوار ہوئے تو اگر

پڑے اور سب کی دامن عجب چٹا گئی۔ پھر رستہ ایک نازیب کر کے چلائی اور پھر لوگوں  
نے بھی سڑک کے نیچے بیٹھ کر نازیب کرنا لگی۔ ان کے غاروں پر کھڑکسہ لگا، اسی دن تو اس جگہ  
پر تپے کو اس کی اقتدار کی بات تھی۔ لہذا اگر وہ دیکھو کہ کونسا لڑکا اسے تو تم بھی کھڑکسہ پر  
کوڑھو۔ وہ جب کہ کر کے تو تم بھی کوں میں جائے۔ جب وہ مراٹھا کے تو تم سڑک لڑ  
اور تپے وہ۔ "سید احمد علی حسن" دیکھ کر تو تم فرشتہ انشا اللہ کہہ اور تپے وہ  
میں کرنا چاہے تو تم سب کے سب بھی بیٹھ کر نازیب کر دو۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ روایت صحیحین میں موجود ہے اور صحابہ میں اس کے اور ذخیرہ بھی موجود ہیں لیکن اس سے جس روایت کا تعارض ہوتا ہے وہ یہ ہے :

حدثنا أبو بكر بن اسحاق قال أخبرنا محمد بن أحمد بن القشيري  
قال حدثنا مارية بن عمرو قال قال ثناء الله مع وحدنا محمد بن  
صالح قال قال محمد بن عمرو بن الحارثي قال ثناء الله محمد بن عمرو بن  
ثناء الله قال ثناء الله بن أبي عاتقة عن عبيد الله بن عبد الله  
قال... إلخ

اس مندرجہ ذیل طریقہ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا کہ کیا آپ  
حضرت کی وفات کا کچھ بیان فرمائیں گی؟ وہ فرمیں: اے حبیبہ! حضورؐ بہت کمزور ہو چکے تھے  
تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ: کیا لوگوں نے نہ چڑھ چلی؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس کے  
بعد حبیدہ اٹھنے پر جاری حدیث بیان کی جس میں حضورؐ کا مجھ سے سے ہارنے اور مجھ سے  
ابوبکرؓ کے چوہیں بڑھ کر امامت فرماتے اور لوگوں کا حضرتؐ کو بیکہ کہنے کیلئے نہانا ذکر کرنے  
کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں حضرتؐ عائشہؓ نے یہ بھی بتایا کہ حضورؐ کی غائبیہ کو کہی کہ اے مسمیٰ  
اور حضرت ابوبکرؓ کو کہے کہ اے اعدا کہہ دے۔

حاکم کہتے ہیں کہ حضورؐ کی اس عازد کو نیز حضرت ابو بکرؓ کو اجماعت نے دُعا مانگنے کے  
 ارشاد فرمایا کہ اُوں کو نہ مانگے، علاوہ اُنہی بہت سے صحابہؓ نے درایت کیا ہے، بیشک عربِ اُستقامت  
 علی بن ابی طالبؓ، عباسؓ، عبدالمطلبؓ، ذبیحہ بن ارقمؓ، عبدالمعین بن عباسؓ، ابو موسیٰؓ، اشعثؓ



اور ابن شریک کا بیان ہے: اے ابنِ عساکر! ایک شخص کوئی سودا کرے اور اس کے ساتھ کوئی شرط بھی لگے دے کہ آپ اس کے ہاتھ میں کیا فرماتے ہیں۔؟ ابنِ عساکر نے جواب دیا کہ ایسا سودا بھی باطل ہے اور شرط بھی باطل ہے۔ پھر میں نے ابنِ ابی مہسل سے یہی سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ: ایسی چیز تو ہے کہ شرط باطل ہوگی پھر ابنِ شریک کے پاس آکر یہ مسئلہ دیا۔ منت کیا تو دور ہے کہ: ایسی چیز اور شرط دونوں جائز ہیں۔ میں نے کہا کیا عجیب بات ہے کہ اوراق کے آپ تینوں فقہاء ایک ہی مسئلے میں مجھے مختلف جواب دے رہے ہیں۔ پھر میں نے ابنِ عساکر کے پاس آکر یہ صورت حال بیان کی تو آپ نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں نے کیا جواب دیا۔ مجھے تو مردی شیعہ نے اس سے ان کے والد نے مان ہے ان دونوں کے والد نے بیان کیا کہ حضرت نے بیع اور شرط سے منع فرمایا ہے۔ لہذا بیع اور شرط دونوں ہی باطل ہیں۔ پھر میں نے ابنِ ابی مہسل کے پاس آکر اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں نے کیا جواب دیا۔ مجھ سے تو ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے تو حضورؐ نے یہ حکم دیا تھا کہ میں پرہیزگاروں پھر اس کے آثار کو کروں۔ لہذا بیع جائز اور شرط باطل ہے۔ پھر میں نے ابنِ شریک کے پاس آکر یہ سارا واقعہ بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں نے کیا کہا۔ مجھ سے تو حضرت قتادہ بن دعیان سے اور حضرت جابر سے بیان کیا کہ میں نے انھوں سے حضور اکرمؐ کے ہاتھ ایک نائے کا سود کیا تھا اور حضورؐ نے یہ شرط بھی تھی کہ اسے دینے تک پہنچا دیا جائے۔ پس ایسی بیع بھی جائز ہے اور شرط بھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے غنائل کے طور پر یہ شیعہ پیش کی ہیں ورنہ ایسی روایتیں بہت ہیں جن کو شروع و وسط سے ذکر کرنے کی اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot

## علمِ حدیث کی تیسویں قسم

علمِ حدیث کی یہ تیسری قسم ہے ایمان سے قطع رکھتی ہے۔ میں میں کسی جہت سے بھی کوئی تفسیر نہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے:

حدث ابو عبد الله محمد بن علي الصنعاني بسكتة قال ثنا اححاق بن ابراهيم بن عباد قال انا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر بن الزبير قال اخبرني التماسون محمد بن عاصفة اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي مستقرة فترام بها صرة فاستقبلت فسلطن وجهه فراحى الصرة فمست كرميده ثم قال: ان اشك الناس هذا يوم النيامة الذين يشقهون خلق الله.

اس سنن میں حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ جو جنس کو ان کے پاس آئے اور وہ ایک ایسی جاؤ اور جسے وہ تھیں جس پر تصریر یہی بنی ہوئی تھیں۔ پس جنس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر حضورؐ نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے لے کر بھاڑ ڈالا اور منسہر فرمایا کہ: بروز حشر سب سے زیادہ وہ عذاب ہے کہ حق وہ لوگ ہوں گے جو حقوق خداوندی کی مشابہت پیدا کرتے ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ سب سنن صحیح ہے۔ غلط کوئی روایت نہیں ہے۔

یہ اس موقع پر مقرر کیا کہ کتاب "معارف" میں امام دارقطنی کا مضمون پڑھ کر ابنِ عساکر نے کتاب "ادارۃ التفات" کا حصہ سے نقل فرمایا ہے۔

دوسری مثال یہ ہے:

حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابراہیم بن مروق قال  
شاذب بن جبر قال ثنا شعبہ عن سباح بن حرب عن مصعب  
بن سعد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل  
الله صلوة من لم يقرأ بآية من آيات القرآن -

اسی اسناد میں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے نمازگار سے کوئی نماز  
اور نماز گاہ کوئی صحت قرار نہیں فرماتا۔  
حاکم کہتے ہیں کہ یہ بھی مسند صحیحہ ہے جس کی معارض کوئی روایت نہیں۔

تیسری مثال:

اخبرنا احمد بن سليمان الموصلي قال ثنا علي بن حرب قال ثنا  
سفيان عن الزهري عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا  
وضع الشاة راقيمت الصلوة فابعدوا بالشاة -

اسی اسناد میں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ جب تم قربانیاں لٹاؤ گے تو وہ جانے  
اور ادھر نماز شب کو پڑھیں جو پڑھتے تو نماز گاہ کے سے کرو۔  
حاکم کہتے ہیں کہ اس مسند صحیحہ کے خلاف بھی کوئی روایت نہیں۔  
چوتھی مثال:

اخبرنا حمزة بن العباس القتيبي (بسنن) حدثنا محمد بن عيسى الدمشقي

قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت  
جاءت اُمّ قيس راضة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ان راضة لا تقبل  
صأبت علقا فتزوجت عبيد الرحمن بن الزبير راضة ما علم مثل حديث  
الزهرى فقال: تريدون ان ترضوا الى راضة ولا - حتى تزاد مسكتة ويؤخذ  
عسلنك - واجر يكثر عند النبي صلى الله عليه وسلم وقال ابن مسعود يكثر  
ان يؤخذ منه فقال يا ابا بكر الاتبع ما تجهر به عند رسول الله صلى الله

عليه وسلم

اسی اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ غار کی چوٹی کے حضور گئے پس ان کو کہا  
کہ اے عائشہ مجھے طلاق دی اور طلاق بتا دی دوست کے بعد میں نے عبد الرحمن بن  
زبیر سے بٹوں کو لیا اگر اس کے پاس تو کپڑے کے کچھالے کے سوا کچھ بھی نہیں دینی وہ نامرد  
ہے، حضور نے فرمایا: تم دعا کے پس ہانا پاجامی جو گرا لیا اس وقت تک نہیں چروگا،  
جب تک قرآن کا اردو تھا راضہ نہ سمجھتے۔ راضہ مکمل معصیت ذمہ اس وقت  
حضور کے پاس حضرت ابوبکر مرچو تھے اور عائشہ بن سعید اس سے استفادہ میں تھے کہ انہیں  
وہاں عورت کو کچھ تنبیہ کرنے کا حکم ملے۔ آخر انہوں نے کہا کہ اسے ابوبکر ایہ عورت  
جس پہ حاجی سے حضور کے سامنے بات کر دی ہے کیا آپ سے سن نہیں رہے ہیں؟  
حاکم کہتے ہیں یہ بھی ایسی روایت ہے جس کے خلاف کوئی روایت نہیں۔

پانچویں مثال:

حدثنا ابو العباس محمد بن احمد الجبوري بعروضا ثنا الفضل  
بن عبد الجبار قال ثنا الثوري عن فضيل قال اخبرنا ابن جبر عن عبد الجبار  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم -

اسی اسناد میں حضور کا ارشاد ہے کہ: اسلام میں کوئی شہاد نہیں۔  
حاکم کہتے ہیں کہ اس مسند صحیحہ کی بھی معارض کوئی روایت نہیں عثمان بن عید  
دارمی نے اس باب میں ایک ذخیرہ کتاب تصنیف کی ہے۔







قائد دلی میں ہے۔  
آنطریں مثال:

اور ساک فتہ میں۔  
دوسری مثال:

۱۔ خیر بن ابی بکر محمد بن احمد الدار بزمی بعدو قال ثنا احمد بن محمد بن عیسیٰ القاسمی قال حدثنا المعینی بن حاتم عن عیسیٰ بن اسی قال - اس میں حضرت انس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے "ذہر" سے چبے پھول کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ پھر یہی کہ "ذہر" سے کیا سوا ہے؟ جواب دیا: جہن کا سرخ یا ندہ ہر جائے۔ ذہر سچ اللہ نے لیے پھل سے روکا ہے۔ پس اپنے بھائی کے مال کو تم کس بنا پر سلائی کہتے ہو۔

ماک کہتے ہیں کہ یہ اناؤ کہ "ذہر" سچ اللہ نے تو لیے پھل سے روکا ہے "عیب" عزیز اناؤ ہے جس میں مالک بن انس منفرد ہیں اور میرے علم میں ان کے سوا کسی نے بھی یہ الفاظ نہیں مدایت کئے۔ ہمارے بعض ائمہ کا کہنا ہے کہ یہ انس کا قول ہے۔ حضورؐ نے شیخ ابو بکر بن اسحاق کو یہ کہتے سنا کہ: میں نے خواب میں مالک بن انس کو دیکھا جو گندھی تنگ کے اور درانہ تھمتے ہیں۔ سلطان سے پوچھا کہ: کیا آپ سے عیب فرمایا ہے اور اس سے انس نے حضورؐ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ "ذہر" سچ اللہ نے تو لیے پھل سے روکا ہے تو تم اپنے بھائی کے مال کو کس بنا پر مدلل کہہ بیٹے ہو؟ "تواس کا جواب مالک نے دیا کہ: اہل بیان کیا ہے۔

سمعت ابا بکر بن اسحاق الامام یقول الہدی الخافض نسائت ابا علی الخدیجی قال ثنا اسحاق بن محمد بن اسحاق الخزاعی قال حدثنا ابو یوسف محمد بن احمد بن المجاہج الرقی قال حدثنا عیسیٰ بن یونس قال ثنا ابن یحییٰ عن سلیمان بن عیسیٰ عن الزہری عن عمرو بن عاصم قال قال

ہیں اسناد میں حضرت عائشہؓ کے کایہ ارشاد بیان کرتی ہیں کہ جو عورت اپنے ولی اور والد شامہ بن عدیین کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس کے ساتھ دخول کر لیا تو اس کے لیے جہنم ہوگا۔ اگر دیوں میں اختلاف ہو تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

ماک کہتے ہیں کہ ابن جریر بن علی الاشدق یہ حدیث درست اور محفوظ ہے لیکن ہم نے اس اسناد میں ابو جلی کے سوا کسی اور سے شاہدین کا ذکر نہیں نقل کیا ہے۔

تیسری مثال:

تعبت ابی العباس محمد بن احمد الحنفی بعدو قال حدثنا محمد بن عیسیٰ الطریقی قال حدثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن عیسیٰ عن صاحب بن عیسیٰ عن ابیہم عن ابن عقیل عن اسی بن عقیل عن

اس میں حضرت انس کہتے ہیں کہ مدلل کا کوئی دیا گیا تھا کہ اذان کے کھٹے دو دو بار کہیں اور اقامت میں ایک ایک بار جو تعداد است الصلوٰۃ کے لئے حضورؐ نے دعا فرمائی۔ عسا کم کہتے ہیں کہ اگر آپ سے یہ روایت بہت سے لوگوں نے نقل کی ہے لیکن تعداد است الصلوٰۃ کو دو بار کہنے کا ذکر مالک بن عیسیٰ ہماری کے سوا اور کہیں نہیں

لے اللہ! کہہ کے سوا کہ یہ اذان میں چار بار اور اقامت میں دو بار کہا جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com













جی ثابت ہو کہ وہ (عمار) یہ حدیث پر کس و فاس سے بیان کر چکا ہے۔ لہذا میں (عبدان) ہذا زنی اس کے پاس گیا اور کہا کہ: ادر کتاب؟ عہدہ اللہ صہ شافعہ من میں ہو کی سند سے آدم دوسری کے مہضے کی حدیث کہاں سے لے آیا ہے؟ اے آجھ سے صرف اسی قدر حدیث بیان کی تھا کہ اللہ کی کینزوں کو اللہ کی صاحب سے دعوہ کر۔

ما کہ کہتے ہیں کہ اہل بیت اثنی عشر میں عمر بن خطاب سے چڑھا کہ سنان بن ابی تالی سے زہری کے سوا بھی کوئی روایت کرنا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ زہری کے سوا ہمیں اور کسی کا علم نہیں۔ اس کے بعد میرا کہنا میرا لگان ہے کہ قاضی ابو طراوٹ نے ان رسل بن ابی سنان سے کہہ کر روایت کیا ہے۔ میرے پاس ابو طراوٹ کی کوئی روایت سنان سے اس وقت تک موجود نہ تھی اور ان (قاضی ابوبکر) کے پاس موجود تھی۔ پھر مجھے ایک روایت تصبیحہ عن ابی طراوٹ سے ملنے لگی تھی جس میں نے ان (قاضی ابوبکر) کو کھد بھیجی تھی سے انھیں بڑی خوشی ہوئی۔

میں نے عمر بن حفص زہری کو یہ بیان کرتے سنا کہ: میں ایک سال گئے گیا میرا اطامیج کرنے کا تھا۔ میں ابو العباس بن حمد سے طاروٹ روایت انہی کے پاس گزاری۔ انھوں نے بعض موقوفات پر گفتگو میری پیش لپی طرح کھڑے کیا۔ میں نے ان سے چڑھا: اے ابو العباس! جس طرح اب حنفیہ میں اس کی روایت ہے؟ اس پر انھوں نے دودھ دینی کا ذکر کیا۔ میں نے چڑھا: کیا آپ کو من ابوبہن الحسن عن ابی ہریرۃ قال یہ روایت یاد ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر سے سخت گواہی کی کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسے خلیفہ رسول! ابائانت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اسے عمرؓ مانے دودھ منور کے بعد یہ اقدام کسی کو زیب نہیں دیتا۔ ابو العباس یہ سن کر سچ میں پڑ گئے۔ میں بھی اللہ ابوبکرؓ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد ابو العباس نے کہا: یہ روایت میرے علم میں نہیں۔ تو کیا آپ اس روایت کی سند بھی بیان کریں گے؟ میں نے سندیں بیان کی کہ حدیثا عبدان قال ثنا محمد بن عہد بن حسن قال ثنا محمد بن

۱۲۴

حدیثی عن ابوبہن۔

میں نے علی بن عمر مرقا کہہ کر کہتے سنا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب تھے جو روایت کا دلی دیکھتے تھے۔ ان کے سامنے۔ جب کہ ہم لوگ مصر میں تھے۔ سنیان بن موسیٰ عن ابوبہن کی ایک روایت کا ذکر کیا تو وہ صاحب بولے کہ یہ غلط ہے۔ وہ سنیان بن عیینہ عن موسیٰ بن عقبہ اور ابوبہن سے۔ علی بن عمر مرقا کہتے ہیں کہ ان صاحب کر سنیان بن موسیٰ بصرہ کا علم ہی نہ تھا۔ حالانکہ یہ فقہ و مامون ہیں۔

احمد بن حنفیہ شافعی کو میں نے کئی بار یہ کہتے سنا ہے کہ: ابوی عبد اللہ بن محمد بن علی مرقا نے بھی ج سے خارج ہو کر ہمارے پاس آئے۔ ہمارے شہر کے لوگ اس سے مذاکرہ کرنے سے قہر رہے کیونکہ ان کی یادداشت بڑی قوی تھی۔ ایک دن وہ اور عطاء بن یزید امین قہر کیا ہو گئے اور ج و عمر کا ایک ساتھ تلبیہ کرنے کا ذکر پھر گیا۔ جنہوں نے کہا: کیا آپ کو سنیان بن موسیٰ عن انس دال سند ہے؟ ابوی اس میں پڑ گئے۔ اس کے بعد حفص نے پوری سندیں سنائی۔

حدیثا محمد بن حبیب بن عری قال ثنا محمد بن سلیمان عن امیہ عن انس بن مالس بن جیس بن زبیر عن ابیہ۔

حاکم کہتے ہیں کہ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ ابو یزید کے مکان پر جو دروں کیا ہوئے اور حدیثا حضرت انس امجد علی سبہا احتشاک منیہ کا ذکر پھر کیا، میں نے چڑھا: کیا آپ کو من شعبة عن عہدہ المکین مینوہ الزناد عن طاووس عن ابن عباس دال سند ہے؟ ابو القاسم نے کہا کہ: ابی ہمارے پاس وہ سند ہے جس میں شفاء اور ابی ہدی۔ یہ دروں ہی شخبہ سے روایت کرے تھے۔ میں نے پوچھا: ان دروں سے کون روایت

لے آئے ہیں؟ کہہ کر کہہ کر میں ملت اعجاز زمین سے گئے تھے۔



حاکم کہتے ہیں، میں بغداد میں ابو الحسن تغلری کی مجلس میں مشرک  
چراغوں کا اس وقت وہاں ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان اور  
ابراہیم بن عطاء اور ابویزید غفیری اور حسن بن عطاء وغیرہ بھی شریک  
مجلس تھے۔ جب شراعت سے تارخ ہوئے تو حدیث مذکور سندوں  
کا ذکر آیا۔ اتنے میں ایک بڑا حاکم و ہم لوگوں کے ساتھ شریک مذکور ہوا کہ  
حق اندر آیا اور کہا: حدیث الہیہ ثلاثہ عن ابی صامع عن ابی جریج  
عن صہب بن عقیقہ۔

اس نے اس کے سوا اور کچھ نہ کہا۔ جب ہم آخر باب تک پہنچے تو اس  
بڑے نے پوچھا: آپ کا حضرت کے پاس عن جویہ بن جہان اسامہ عن ثانی  
جی کوئی روایت ہے۔ ہم لوگوں نے کہا: نہیں۔ اس پر اس نے کہا: حدیث ابن  
اخ جویہ یقیناً جویہ بن جہم پر سب لوگوں نے اس کی حدیث کھائی۔ لیکن میں اللہ  
کو گواہ کر کے قسمی کرتا ہوں کہ اس کا محض وہم تھا۔

میں نے ابوسعید عروین محمد بن مسعود اور انھوں نے ابویزید محمد بن اسحاق کو  
یکہتے سنا کہ جب میں بخارا میں داخل ہوا تو میری پہلی بیٹھک وہاں کے امیر کاہن  
بن امیر کے ساتھ تھی جہاں علی بن ابی حمزہ کا ایک جماعت بھی موجود تھی۔ وہاں کئی احادیث  
کا ذکر کیا۔ امیر سامعیل نے یہ حدیث کہ میری امت است مروجہ ہے۔ ان میں اس  
سے بیان کی، حدیث ابی قتال شاہد بن ابی ہاشم عن ہاشم بن عبد اللہ عن  
ابن قتال قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... میں نے کہا:  
امیر کی اللہ تائید فرماتے۔ یہ حدیث دہس نے بیان کی ہے۔ عبد اللہ نے اور نہ  
نیز بن اردن نے۔ امیر سامعیل چپ ہو گیا۔ پھر چوچا، ابویزید، کہ میں نے جواب  
دیا کہ یہ حدیث جو کئی اشعری سے مروی ہے اور انہی پر اس کا وارد ہوا ہے۔ جب  
میں پڑھتا ہوں تو اس سے اہل سنی بن محمد بغدادی نے کہا: اسے ابویزید  
اللہ تعالیٰ تعین کرے۔ اس میں سے کئی باتیں لوگوں سے اس سند کا ذکر کیا

کی سند ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے یہ سن کر بیان کی: حدیث عن  
بن صلی عن عبد اللہ بن داؤد القصبی قال: ثنا سعد بن کاتب عن الشیخ  
چمر بن لے ان سے پوچھا کہ کیا ابن تابع نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟  
ہاں۔ ابویزید نے کہا: کوئی حدیث اس وقت ابی الحسن واقعہ نے کہا: ابی ابن تابع  
نے ان لوگوں سے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے اس وقت تارخ تھے۔ میں نے  
کہا: عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت عن الشیخ کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟  
ہاں۔ میں اس سند کو نہیں جانتا۔ پھر انھوں نے پوچھا کہ کیا ابن تابع نے بارے میں  
مسند پر بھی حدیث بیان کی ہے جو عبد اللہ بن حبیب بن ابی  
ثابت عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس مروی ہے اس کا  
تھیں علم ہے؟ میں نے کہا: حدیث عن الشافعی عن یحییٰ عن ابی  
تعمیم انھوں نے کہا: وہی کوئی ذکر نہیں۔ میری سندوں سے حدیث انھوں  
حسید بن الربیع الخزاز قال: ثنا ابی نعیم بن لے کہا: عبد اللہ بن  
ذوالقلم ہے۔ اس پر انھوں نے کہا: مجھے محمد بن ابی جہم بن جابر نقیہ نے اور ان سے  
عبد اللہ بن احمد بن منیل نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد احمد بن منیل سے عبد  
بن ربیع کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کچھ نہ  
اور ان سے روایت کرتی ہوں اس کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا: کیا تمہیں  
شیخ کی حدیث بھی یاد ہے جو ان کے کسی شخص نے اور اس شخص سے نقل ہوا  
نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر انھوں نے یہ سن کر بیان کی: حدیث  
عن محمد بن یحییٰ الشافعی قال: ثنا عبد اللہ بن صلی عن خالد بن ابی  
دارقطنی نے کہا: میں نے پوچھا کہ دنیا میں کسی سے ابن تابع کی روایت ملے کہ نہیں  
کسی۔

ابو ایک بڑی مجلس مذکور تھی میرے پاس کسی کو بھی تھا اور اس طرح کی میری  
اور بھی کئی مجلسیں ہیں جو ان (میں) کے ساتھ ہوتی رہی ہیں۔

لیکن ہم میں سے کسی کو اس کی تردید کی جرأت نہ ہو سکی۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابیرہ اصحاب کا مقصد اس حدیث کو اس سند سے بیان کرنا تھا:   
 زبید بن ہشام، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عمیر، ابن ابی حاتم، ابن ابی موسیٰ،   
 ابیہ بن جبہ، لیکن اس نے یہ ہیں اہل مدین کے بعد صحیح نام نہیں بتائے۔

## علم حدیث کی چونتیسویں قسم

اس نوع کا تسنن متن کے رد و بدل سے ہے اور اس میں اثر حدیث کی ایک   
 جماعت نے شکر کرکھا ہے۔

۱۔ میں نے ابو ذر یا عمر بنی کہ انہوں نے اپنے والد کو اور انہوں نے محمد بن یحییٰ کو حدیث   
 علی کو یوں بیان کرتے سنا کہ وہ (علی) نہیں تھا مگر محمد بن یحییٰ نے کہا کہ: علی عقیبن   
 (میں) تھا۔ ابو ذر کو نے کہا: استغفر اللہ۔ بعض اوقات اہل کوفہ بھی منکر کیا   
 جاتا ہے۔ علی عقیبن تھا (ذکر متین)۔

۲۔ میں نے ابو العباس احمد بن محمد دران کو اور انہوں نے عبد الرحمن بن ابی عاتم   
 کو اور انہوں نے اپنے والد کو ابو ذر سے پہلے سنا کہ: ہمارے بھائی صالح بن محمد   
 بغدادی کو اللہ عز و جل دیکھے۔ وہ اپنے لطافت سے ہمیشہ ہم لوگوں کے لیے ہنسنے کا   
 موقع پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اپنی موجودگی میں بھی اور غیر موجودگی میں بھی۔ انہوں نے   
 ایک بار مجھے کہہ دیا کہ محمد بن یحییٰ نے ان کی وفات کے بعد ان کی قبر پر خوش نامی ایک شیخ   
 کو مدیث بیان کرنے کے لیے بٹھایا گیا اس نے حضرت کے الفاظ یوں بیان کیے۔   
 یا اباہمیرہ! ما فعل النبیؐ واسے ابو میرہ! اس نے یحییٰ کا کیا سر ہوا؟ (چند دوسری   
 حدیث بھی لکھی تھیں) و تعجب المسائل! نہ فتنہ نہ ہاخرس (فرشتے اس گھر میں نہیں   
 پہنچتے جہاں "خرس" ہو)۔

پہلی حدیث میں قصہ یہ نہیں لکھا ہے کہ جس کے معنی میں پڑیا اور دوسری میں   
 خرس نہیں بلکہ خبر سے ہے جس کے معنی میں گشتی۔ (مترجم)

۲۔ میں نے شیخ ابو یوسف اسحاق کو یہ بیان کرتے سنا کہ ہم لوگ واسطیہ ایک شیخ کے پاس تھے جس کا لڑکا اسے بھلا ہوا تھا۔ بیٹے نے پوچھا: کیا میں اس پر ابراہیمؑ کے حدیث بیان کی ہے؟ ہاں پہلے کیا، حدیث اسلم بن ابراہیم قتال ثنا ہفم و طعنے عن قتادہ عن انس قال .... یہ سند سنا کہ اس نے حدیث ثمریٰ یوں بیان کی، السجری فی المسجد (سجریہ) بروقی شیخ ابو یوسف کے باب کو "لفظ بروقی" وہاں تھے سنا تو راز راہ مزاح کہا: یہ قطعہ راستہ سنا کہ وہ اس بڑے ہاتھ سے یہی لفظ قطعہ دہرایا۔ یہ وہ اصل بروقی عنی منکر ہے۔ مترجم۔

سنا کہ کہتے ہیں کہ: پوری اطلاع کے مطابق ہمارے شیخ ابو یوسف رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہم عصر حدیث کی بہت سی تصنیفات رد و قبول، دروں کو تائی ہیں۔

۳۔ میں نے ابو العباس محمد بن یحییٰ کو اور انھوں نے عباس بن محمد درستی کو اور انھوں نے یحییٰ بن معین کو کہ اسحاق عن علیؑ کی حدیث یوں بیان کرتے سنا کہ صحابہ نے حضرت عمرؓ کے سامنے مول کا ذکر چیرا تو آپؐ نے کہا کہ روح اس وقت تک نہیں آتی جب تک کئی نامات (مرحس) اسے ڈگر رہا یعنی یہی ہے کہ گیا کہ: لوگ قرآن مجید کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ: یہ قرآن مجید نہیں تلاوت ہے۔

۴۔ میں نے ابو احمد محمد بن علی زنادی کو یہ کہتے سنا کہ: میں امام ابو یوسفؑ اسحاق بن مزینہ کی مجلس میں شریک ہوا۔ اس وقت ابو الفراء غنیؒ نے کئی کتاب التفسیر پڑھ کر پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے ایک مجلس میں پڑھ کر پڑھی۔ "و تو منا" عسر (س) ماد فی جنہ نصرانیہ زینی حضرت عمرؓ نے لکھ کر لائے کہ فرج کے پانی سے دسٹ کیا، لوگ ہنس پڑے (لفظ داصل جیسے جس کے معنی میں مشک۔ اس نے جڑ چھا)۔ امام ابو یوسفؑ نے کہا: بیٹے اس میں شرم نہ کی بات نہیں کیونکہ میں نے مزنی شافعی کا یہ قول سنا ہے کہ: جس آدمی کی علیؑ پڑھی آجائے اس کی اطلاع اس کے دل میں ہاگزی ہو جاتی ہے۔

۵۔ میں نے احمد بن یحییٰ زہریؒ کو اور انھوں نے محمد بن عبدوس مرقیؒ کو یہ بیان کرتے سنا کہ: ہم لوگوں نے اسے شیخ کے پاس جاتے کہ ادا کیا کہ ان رحمہم اللہ عبدوس کی کتاب

میں ایک ارشاد مرقیؒ کی کہی تھا۔ اذینا وایتنا زہریؒ نے ذکر کرتے لگا کر (و) شیخ نے کہا: حدیث رسولؐ کی ہیں ہے، اذہبواعت (ہمارے پاس سے چلے جاتو)

۶۔ حدیث ابی یوسف بن اسحاق الامام قتال حدیثنا ابو جعفر محمد بن احمد بن الولید قتال حدیثنا مسنون بن صالح قتال حدیثنا الولید بن مسلم قتال حدیثنا شعیب بن ابی حمزہ عن ابی الزناد عن الامام عن ابی حمزہ قتال ....

اس سند میں ابو ہریرہؓ حضورؐ کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ: اللہ کے نافرے نام ہیں .... اس میں ہر کام نہا کہنے میں ابی یوسف نے تصدیق و عقبت میں ہے۔

سنا کہ کہتے ہیں کہ ابو یوسفؑ نے خود یہ لفظ "و" میں منیت ہی کو لکھا ہے لیکن ہمارے سند میں حدیثنا ابو یوسف بن العسجری قتال حدیثنا ابو عبد اللہ الشافعی قتال حدیثنا مسوی بن الیوب النصیبی قتال حدیثنا الولید بن مسلم میں اس مرقیؒ کی روایت ہے اس میں ابو یوسفؑ نے لکھا ہے۔ میں نے ابو زہریؒ کو اور انھوں نے ابو عبد اللہ زہریؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ انھیں زیادہ غمزہ ہے اور میں نے اسے منیت کہا ہے اس نے تصدیق کی ہے۔

۸۔ اخیر بن ابی یوسف بن اسحاق الامام قتال اخیر نا صالح بن مسطلح بن صالح قتال حدیثنا ابی قتال محمد بن ابی قریظ قتال عن لشیر بن طلحہ عن عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ....

اس سند میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک غرم اس کی سردی نے جوڑ کر چک دیا جس سے اس کی صحت واقع ہو گئی۔ مرقیؒ نے کرم دیا کہ اسے پیری کے لافنی

نے ملے کہ اس حدیث میں منیت ہی ہر لکھی منیت میں مانے لائی میں ہے اور یہی قصداً میں ہی ہے۔ اس مسئلے میں میری کتاب "مقالات" کا مرقیؒ نے اس کے معنی دیکھ کر منید ہوا۔

مستعمل دیا ہائے اودھی کے انہی دونوں کپڑوں میں گھٹایا ہائے اودھس کے چہرے کو ڈھانپنا ہائے کیر کھیر ہر روز مشرکین (ابلیس اللہم ابلیس) کو کامیاب کئے گویا یہی ڈھانچے کئے وقت ختم ہوا تھا ہے۔

ماک کہتے ہیں کہ یہاں چہرے کا ذکر راولپنڈی کی تعصبات کے کچھ گروہوں دینا کے لغات و اہانت رفتا کا ہیں دینار کی اس عداوت کے میں غلطی و اہمال ہے اود وہ محض ہے وہ ہے لافظ و اسے اس کے سر کو ڈھانچا ہوا

۹۔ مجھ سے ملنے والے محمد بن ابی ذکر کی بیان کردہ حدیث میں سنائی کہ نہ عشنا خندہاد حسن از ہمارے کئیوں میں بکارت عطا پیدا ہوئے گی پھر ایک طویل داستان بیان کی کہ ایک قوم ایسی تھی جو پسند وادوار کو حشر تو کھاتی تھی مگر وہ سری و کرات نہیں ادا کرتی تھی۔ لہذا ان کی ساری کھیتی اتیان کی بھائے سنا کے پردوں میں تبدیل ہو گئی۔ دس لاکھ حدیث کے اصل الفاظ میں ہیں اور خندہاد خندہاد خندہاد یعنی ہر روز کی بھائے نافذ وے کر کار و قریبیت میں اضافہ ہو گا۔

۱۰۔ میں ابو منصور بن ابی عسہ غنیمہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ میں ایک دن مدین میں تھا کہ ایک اعرابی نے ہم سے خاکہ شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ بہ حضورؐ نماز ادا کرتے تو اپنے سامنے بجری کھڑی کر لیتے ہیں میں نے اس کی تردید کی تو وہ ایک صیغہ اٹھا کر لے آیا جس میں گھاسا کو جب حضورؐ نماز ادا کرنا سنا کہ تو اپنے سامنے خندہاد (دھما) گاؤ لیتے ہیں اعرابی نے کہا کہ مجھ حضورؐ جب نماز ادا کرتے تو اپنے سامنے خندہاد کھڑا کر لیتے تھے چھوٹی نے اسے بتایا کہ تم نے غلط سمجھا ہے یہ خندہاد زکریا نہیں بلکہ خندہاد

لہ چہ تو قریشی کھارکتے ہی ہیں اس کے کچھ کی ضرورت نہ تھی۔ ان خرم کھارکتا ہوتا ہے اس نے اس کے سر کو ڈھانچے کا کھڑا کیا۔

(دھما) ہے۔

ماک کہتے ہیں کہ میں نے چند شامیں بیان کی ہیں میں سے متن حدیث کی ان مشاہیر تعصبات کا اعجاز ہر کچھ جو لوگوں سے عمر میں آئی ہیں۔ جنرل عبداللہ بن مبارک عمر حدیث میں لوگوں کا پیشہ تھا۔







حاکم کا بیان ہے کہ بعض حنفیہ ہیں ان سے ساتھ ساتھ حدیث میں شریک ہوتے اور  
بعض بھی کرتے تھے۔ ایک وہی حدیث ایک شخص نے کہا میں نے قبضہ میں مشغول  
رہا صحیح مسلم ہے یہ لغو، ان کے ساتھ ایسا چپک کر دیا گیا کہ ان کا لقب ہی نہ قبضہ  
ہو گیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ ہم نے بعض حدیث میں سے چند شاہیں بیان کی ہیں جن کا  
مقصد غالباً علم حدیث کو راویان حدیث کے ماحول کی شناخت و واقفیت کی ترغیب  
دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی توفیق بخشنے والا ہے۔

## علم حدیث کی ۳۶ ویں قسم

اس قسم کا مقصد صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کے بھائیوں اور بہنوں سے روایت  
موصول کرنا ہے جو ان کے موجود ہیں یا اگر ان کا علم ہے اور اس ضمن میں ابو العباس  
سراجؒ ایک کتاب کھینچے ہیں۔ تاہم مجدد بن سعد اہل اور صدوقانی کے بعد کی  
مفید معلومات پیش کر دیں گے۔ پہلے ہم ان لوگوں کا اور ان کی اولاد کا ذکر کریں گے  
جنہوں نے براہ راست یا انھوں سے سنا ہے۔ ہم یہاں ان کا ذکر نہیں کریں گے جن  
کی ایک ہی اولاد صحیح کر کر بھائی بہنوں میں ان کا شمار نہیں۔

ان میں ابو بکر صدیقؓ، عائشہؓ، اسماء بنت عبد الرحمنؓ، عمر بن خطابؓ، عبد اللہ  
بن عمرؓ، حفصہ بنت عمرؓ، عثمان بن عفانؓ، زید بن خالدؓ، ان کی کوئی اولاد ایسی نہیں جس نے  
براہ راست یا انھوں سے سنا ہے۔ نیز ان میں علی بن ابی طالبؓ، جعفرؓ، حسینؓ، وہابی  
بن عبد المطلبؓ، فضلؓ، عبد اللہؓ، اسلم بن عبد اللہؓ، عمر بن ابی سلمہؓ، زبیرؓ، جنت  
بنی سلمہؓ، ابن ابی عبادہؓ، جیس بن سعد اور سعید بن سعد بھی ہیں۔

صحابہ کی دوسری قسم میں علیؓ، جعفرؓ اور عثمانؓ بن عفانؓ ہیں جو بنی خطاب اور زہرہؓ  
مد بھائی ہیں۔ ان لوگوں کا حدیث میں بکثرت ذکر آتا ہے۔

تابعین کے بھائیوں میں محمد بن علیؓ، قاسم بن عبد اللہؓ بن علیؓ، زید بن علیؓ اور محمد بن علیؓ  
چاروں بھائی تابعی ہیں۔

محمد بن خطابؓ کی اولاد میں سالمؓ، عبد اللہؓ، عمرہؓ، عبید اللہؓ، زیدؓ، واسطہ اور  
محمد بن عمرؓ، سب تابعی ہیں۔

## علم حدیث کی کتب و روایات

اور عبد الرحمن، اسلم عدوی کے دو فرزند تھے اور خالد بن ولید کے دو فرزند عبد اللہ اور سلیمان، عبد اللہ بن جبر کے دو فرزند تھے اور صفاء بن شعیب کے دو فرزند صوفیہ اور یزید، یزید بن جبر کے دو فرزند تھے اور راقم، شمیرہ سلولی کے دو فرزند عاصم اور عبد اللہ، شقر کے دو فرزند محمد اور میزہ بنی۔

ما کہتے ہیں کہ میں نے ان صحابہ و تابعین کو یہاں شافلاً ذکر کیا ہے۔ وہ نہ ایک جماعت تھے بلکہ جو ہے جس کا میں نے ذکر نہیں کیا ہے۔ میں نے حافظ ابو یوسف بن ابی دارم سے سنا کہ میں نے عبد اللہ بن جبر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ایسے ہی جو روایت کرتے ہیں اور ان کی روایتیں لی گئی ہیں اور موجود ہیں۔ وہ ہیں: محمد بن شوق، عبد اللہ بن سرقہ، عبد الرحمن بن سرقہ، زیاد بن سرقہ اور سعید بن سرقہ۔

میں نے حافظ ابو یوسف بن عمر جہانی کو یہ کہتے سنا ہے کہ: میں بختیہ ایسے ہیں جو اپنے بچوں سے بڑے ہیں۔ ابوشبلہ بن قیس بن جریہ اپنے چچا سعد بن جریہ سے بڑے ہیں، عبد اللہ بن مسی بن عبد الرحمن بن ابی ملی اپنے چچا محمد بن بلال سے بڑے ہیں اور حماد بن قتیبہ بن شریہ اپنے چچا عبد اللہ بن شریہ سے بڑے ہیں۔ میں نے حافظ ابو عبد الرحمن محمد بن مامون کو یہ کہتے سنا ہے کہ ثابت بن ابی زید انصاری صحابی کے تین فرزند تھے۔ سرقہ، حماد اور علی۔ میں ہر ایک نے اپنے دوسرے صحابی سے حدیث بیان کی ہے۔

میں نے ابی ابو عبد الرحمن کو یہ کہتے بھی سنا ہے کہ ابوہریرہ کے تین فرزند تھے۔ عبد العزیز، جابر اور عثمان۔ میں سے ہر ایک نے دوسرے سے روایت لی ہے۔

ابو حسن حماد بن ابی حمزہ اور ثابت دو صحابی ہیں اور دونوں وادی حدیث ہیں۔ حافظ ابو یوسف بن علی کو میں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کے ہاتھی فرزند سعد، عمران، محمد، سلیمان اور ابراہیم۔ میں ہر ایک نے دوسرے سے روایت

عثمان بن عثمان کی اولاد میں، ابن زرارہ و سعید بن ابی جہنم۔

شیر کی اولاد میں عبد اللہ، مصعب اور عروہ تابعی ہیں اور میں عبد اللہ کا نام غلطی سے لکھا ہے۔ یہ بلا شہر صحابی ہیں (ذکر تابعی)

ظہیر بن عبد اللہ کی اولاد میں، یحییٰ، یونس، عمران، یحییٰ اور عائشہ تابعی ہیں۔

عبد الرحمن بن عوف کی اولاد میں، ابراہیم، حمید، مصعب اور جابر تابعی ہیں۔

سعید بن ابی ریحان کی اولاد میں، مصعب، عاصم، محمد، ابراہیم، یحییٰ، اسحاق اور عائشہ تابعی ہیں۔

عباس بن عبد المطلب کی اولاد میں، یحییٰ، عاصم اور قثم تابعی ہیں۔

عبد اللہ بن جبر سے سرقہ کی اولاد میں، عبد اللہ، شہر، حمران اور تاجہ تابعی ہیں۔

کی اولاد میں، انیس، یحییٰ، سعید، حفصہ اور کریمہ تابعی ہیں۔

ان بنی ہاشم کی اولاد میں، نضر، سنان، یحییٰ، عبد اللہ، سعید اور عروہ تابعی ہیں۔

میزہ بن شعبہ کی اولاد میں، عروہ، حمزہ، حماد اور نضر تابعی ہیں۔

ابو یزید کی اولاد میں، عبد الرحمن، سلم، عبد العزیز، یزید اور عبد اللہ تابعی ہیں۔

یسا کی اولاد میں، علی، سلیمان، عبد اللہ، اسحاق، یونس اور عبد الرحمن تابعی ہیں۔

ابو الجعد کی اولاد میں، سالم، زیاد اور عبد اللہ تابعی ہیں۔

جماعت، تابعین میں بعض مشہور راوی صحابی ہیں مثلاً سم بن شہاب زہری کے دو

فرزند۔ محمد اور عبد اللہ دو صحابی ہیں۔ محمد اور نافع صحابی اور جبر بن مطعم کے

فرزند ہیں۔ عبد الرحمن اور ابو سعید۔ عبد اللہ بن مسعود کے فرزند۔ صحابی ہیں۔ نعمان

اور شہد فرزند ابی شریک صحابی ہیں۔ ابو یوسف کے دو فرزند اس اور سعید صحابی

ہیں۔ سعید اور عبد اللہ۔ عبد الرحمن بن ابی کی کے فرزند۔ صحابی ہیں۔ یحییٰ سعد

اور عبد بن سعید بن قیس شافعی کی اولاد میں۔

اسی طرح متبک کے دو فرزند وہب اور ہشام، محمد بن عبد اللہ بن جبر کے دو فرزند

محمد اور ابوبکر، واک بن جبر دو فرزند عمار اور عبد الجبار، یزید غمی کے دو فرزند اسود



یہ قسم حق سماعت، تامل، بین اور راستہ میں تامل ہیں کہ ذکر پر مشتمل ہے جس سے فقط ایک ہی راوی نے روایت کی ہے۔ اس کی ایک مثال ہے:

حدثنا أبو أحمد بكر بن محمد بن الحسين عن أبي بصير قال حدثنا عبد الله بن الفضل عن أبيه قال حدثنا  
عمر بن إبراهيم قال حدثنا أبو ذؤيب بن يزيد الأولي عن هارث بن عمار عن حريم بن حبش قال..

اس سادہ سہم پر پیش کچھ ہی کریں جنوں کی خدمت میں موجود تھا اور ایک خدمت سے اگر سوال کیا کر لے نہ ملے۔  
مگر یہ بھی غور کریں و فرمایا، سنیں میں نے کیا کہہ دیا تھا کہ لاؤنڈری دیکھتا ہے۔

حکمِ کتبِ شریعہ کی ہر چیز پر غرضِ اہلِ حق و عدل سے بھرپور مشاغل و مشاغل کی وجہ سے کسی حد تک رعایت نہیں کی جاتی ہے۔ یہی حال مذکورہ شہرِ حرمِ مقدس اور حرمِ مقدس کے مضافات میں کسی حد تک رعایت نہیں کی جاتی ہے۔

دوسری مثال:

أخبرنا الحسن بن محبوب عن أبي عبد الله محمد بن عبد الوهاب الضرر قال قال أخونا جعفر بن محمد قال أخبرنا أسباط بن مالك عن أبيه خالد بن قيس بن أبي حازم قال قال عبد الله بن محمد الطوسي قال -

اس استاد میں ٹیکس بن سید نورانی کہتے ہیں کہ میں قبیلہ سرہند کے چند موادوں کے ساتھ  
 آئینہ قرعہ کے پاس آیا حضرت نے فرشتے کے کہا کہ جاؤ انھیں کچھ سامان دے دو  
 وہ جہاز کے ساتھ چل کر ایک گھر کے پاس آئے اور پوچھنے سے یہ چالی نکال کر دروازہ  
 کھولا وہیں ایک چادر دلیا دی تھی جس میں کچھ بڑی بھری چڑی تھیں ہم لوگوں نے اپنی  
 مزدوریت کے معاملہ اس میں سے کچھ بڑی لیں یہی اور حیرت چراتوں ہیں اپنے ساتھیوں

۱۰۔ پشاور و مریضہ دولہا بھائی قاسم کے فرزند ہیں اور اتباع کا بغیر سے سو دایستہ کرتے ہیں۔ بشرن مصر جا کر رہیں بعد سے اور دینے میں مالک و غیرہ سے سستی۔ یہ دولہا محبت میں امداد ان کا خاندان بہا سے قرب میں مجروح ہے۔

۱۱۔ سکر ادمل دولہا بھائی بہا دو کے فرزند ہیں بشرک اور محرابہ دولہا نام سے موسوم ہیں۔

ہر تین اور چار ماہ دو روز بھائی شہناک کے فرزند میں، ان کا سماج اتباع تابعین سے ہے۔ یہ دو روز قریشی میں ملان کا محلہ باغ رانہ میں ہے۔

۱۴۔ احمد، ذکریا اور حسین میٹل جہاں عرب عاجیہ کے فرزند ہیں، ان کا ایک دوسرے سے رداست کرتے ہیں۔ احمد نے دمشق، حسین نے یافہ، نقیہ اور ذکریا نے یافہ صاحب خروست ہیں، جس میں ان کا مکان ان کا واسطہ ہو۔

۱۴۔ احمد اور محمد دونوں عیسائی تھے بنی عبدالوہاب کے فرقہ ہیں۔ ان دونوں سے محمد بن اسماعیل بخاری نے روایت لی ہے۔

۱۵۔ محمد اور احمد دونوں عجمانی عبدالواسع بن حبیب عجمی کے فرقہ خد ہیں۔  
دونوں حدیث و ایت کرتے ہیں اور محمد تو امام سی ہیں۔

۱۱۔ امیر اکبر، اسماعیل اور محمد تین بھائی اسحاق بن برہم شقن کے فرزند ہیں۔  
برہم شقن و اسماعیل نے قلعہ ادریس صہبت سلسلہ دہ پے اور محمد ابو العباس طبرج ہادی سے  
مذہب کے احکامات لیے۔ یہ اپنے دو فرزند جہانگیر سے اور دو فرزند جہانگیر کے دو فرزند  
رہے ہیں۔



اخمه انه سعدى ابى وقاص قال.....

اس اسناد میں محدثین اپنی دو تہاں حضرت کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ: ہر قریش کو ذلیل کرنا چاہیے گا، اللہ ان کے ذلیل کرے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ زہری کے سوا آپس کسی ایسے راوی کا علم نہیں جس نے محمد بن ابی سفیان اور عمر بن ابی سفیان بن عاصم بن جریہ ثقفی سے روایت کی ہو۔ ان کے علاوہ کچھ اور بزرگ تابعین ایسے ہیں، جن سے مجز زہری کے کسی نے روایت نہیں کی ہے۔ یہاں ان سب کا ذکر موجب طرالت ہو گا۔ عمر بن دینار بھی ایک صحابہ تابعین کے تنہا راوی ہیں۔ یہی علی بن یحییٰ بن سعید الصائری، ابوالرحمان قسطلی اور ہشام بن عروہ کا ہے جن کی تفصیل عربی ہے۔

اتحادِ عالمیوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے فقط ایک ہی شخص نے

حدثنا ابراهيم العباس بن محمد بن يعقوب قال اخبرنا  
محمد بن عبد الله بن عبد المحضر العسري قال اخبرنا  
بن وهب قال اخبرني مالك بن انس عن المصور عن  
ساعة الترمذي عن الزبير بن عبد الرحمن بن هبل عن

اس استاد میں عبد الرحمان بن زہیر بیان کرتے ہیں کہ عبد بنی میں دعا  
نے اپنی بیوی شہیرہ سے وہب کو تین طلاقیں دیں تو عبد مست عبد الرحمان  
بن زہیر نے اس سے فلاح کر لیا لیکن وہ ابگ باکرہ دوا نہ ہو گئے اور دوا صحت پر  
دست نہ پاسکے۔ آخر انھوں نے بھی حلاق دے دی تو دعا نے اس سے نخل کز  
ا۔ یہی اس کے پہلے خورہتے جنھوں نے حلاق دی تھی۔ انھوں نے کہہ سنا  
کا ذکر کیا تو کہنے لگا: یہ تمھارے لیے اس وقت تک ملا رہا ہے کہ تم

علم حدیث کی ۷۴ ویں قسم

لیکھیں اور دوسرے شعبہ کی مواصلت کا مزہ نہ چکھ لے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ملک بن انس کے سوا کسی نے بھی مسود بن رفاعہ فرجی سے رعایت نہیں کی ہے۔ مسود کے کوئی دس شیوخ ہیں جس سے ملک کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

دوسری مثال،

حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن إسحاق الإمام قال أخبرنا محمد بن  
عزالب قال حدثنا أسباط عن عبد الله بن شداد الليثي عن رجل  
عن خزيمة بن ثابت -

اس اسناد میں خرمیہ میں عبادت گاہ کے متعلق ایک اور اشارہ بیان کرتے ہیں کہ وہ یہاں پر  
 کے پاس جائز تھا ان کے گرد کہ استعمال ذکر ہے۔ اللہ حق بات کہنے سے  
 نہ آتا نہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ عبدالرحمان بن حماد نے بھی ثوری سے اسی طرح دعا کی ہے اور اس آدمی کا رجز خیر سے روایت کرتا ہے، نام نہیں لیا اور عبدالرحمان بن شاذان کو لیشی کی بھانپتے اصرار کھاتا ہے۔ عبدالرحمان شاذان سے ہمارے علم میں سفیان ثوری کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے۔ بلکہ دوس سے نقل شدہ روایت سے مراد صرف ثوری ہی روایت کرتے ہیں۔

حمسہ رشاد

أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن مالك قال حدثنا محمد بن  
 يزيد قال حدثنا روح بن عبادة قال قال حدثنا شعبان عن النضر  
 بن كنانة عن أبي سعيد عن عمران بن حصين أنه قال .

اس منہ میں ہے کہ مولوی حسین ایک بار رئیس دہلال اورٹھ سے باہر نکلے۔ اس پر چیلے ان کے جسم پر اتنا تیلی کی کڑا سنیں رکھ گیا تھا۔ ان پر اس امر میں جرات و انصاف خود کو کی حدیث سنائی کہ: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر انعام کرنا ہے تو

یہی پندرہ ہے کہ اس کے الفاظ کا اثر نظر آئے۔

حاکم کہتے ہیں کہ فضائل بن فضال سے شہر نے دو روایتیں لی ہیں اور وہا سے علم میں شہر کے سوا کسی نے ان فضائل سے روایت نہیں کی ہے۔ ان کے اور شہر کے درمیان کوئی فیسی یا قراہتی قطع نہیں۔ شہر علم سے کے ہیں اور فضائل بن فضال وہا کے کم و بیش عیسئیں خلیفہ ہیں جن سے بزرگ شہر کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہے۔

اتباع تابعین کے میں نے یہ چیز فرستے مثلاً قوش کیے ہیں۔ واللہ اعلم بالحق  
وہو حسی وضمیر وحوکلیل۔

## علم حدیث کی ۲۸ ویں قسم

اس قسم میں ان صحابہ تابعین اور اتباع تابعین کے قابل کا ذکر ہے جن سے روایتیں ہیں اور آج تک ان میں جن لوگوں کا نسب عرب میں مشہور ہے ان سب کا بھی ذکر ہے۔

حدثنا ابو الجباس محمد بن يعقوب قال ثنا الربيع بن سليمان  
وصعب بن عثمان القشيري قال حدثنا يثرون بكسر الهمزة  
قال حدثني ابو حمزة شاذان واصله بن الاسقع قال ...

اس سند میں دائریں امتحان خضر کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد و ماحول میں سے بنی کا ذکر اپنی کتاب میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اپنی ہاشم سے کیجی ہو گیا ہے۔

حدثنا ابو سعيد احمد بن يعقوب الثقفی قال حدثنا محمد بن  
عبد اللہ بن سلیمان قال حدثنا الفضل بن عمرو الجعفی قال ثنا یحییٰ بن  
یعمیر قال أخبرنا ابن جریر بن عطاء عن ابن عباس قال ...

اس سند میں عبد اللہ بن عباس کی یہ حدیث جری بیان کرتے ہیں کہ تین درجہ سے صوبہ کی جہت و مکہ راہ ایک ق میں عربی ہوں رہ رہ کر قرآن عربی ہے قریش سے اور اہل حبشہ کی زبان عربی ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ ایک ایک قبیلے کے فضائل میں حضور کے ارشادات حدیثوں تک پہنچے ہوتے ہیں کا ذکر حالت چاہتا ہے۔ قابل کی تشریح آگے آئے گی۔







۱۷۔ ثوری وغیرہ سے ان کے فضول کے کیا ثوابی فیضان میں ہر روزی ہیں اور اسی طرح کے ثوابی فیضان میں ابی بکر اسدنی اور یحییٰ بن عمر بن حنفیہ وغیرہ بھی ہیں اور سب نسل کے شیعہ بھی۔

۱۸۔ بہتان شیعہ قریشی سے ان کے فسق کے راجد راوی کی بنیاد پر اہم بنی ہوئی۔

۱۹۔ عربوں سے ان کے بعض فضول کے تہاداری عمرو بن ابی قیس ثوری ہیں۔  
۲۰۔ مالک بن انس، ابی جہل، مسیمان بن سعید ثوری، شعب بن جراح، عکلی اور عبد اللہ بن عمر غری سے ان کے فضول کے کیا ثوابی فیضان میں ولید بن ولید ہیں۔

میں نے باہر اہل بائیس عمرو بن یحییٰ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن حنفیہ کو، انھوں نے اپنے والد راوی بن حنفیہ کو، کہتے سنا ہے کہ مجھ سے حسین بن ولید نیلاری نے بیان کیا ہے اور وہ حسین بن ولید نے اپنی اُمّہ میں۔  
حاکم کہتے ہیں کہ، عمر ثقیل کا یہ دو مرتبہ ہے جو میں نے بطور ثانی بیان کیا ہے۔ اس کا تیسرا حصہ ثانی کی شافعی سے نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے تمہارے خوب و ثانی کیا ہے۔ (و جعلتکم شعوبا و قبائل)  
اس حصہ ظلم کے لیے پہلے ایک حدیث سنیں،

حدیثنا ابی القاسم محمد بن محمد بن یعقوب قال حدیثنا محمد بن اسحاق الصنفی قال حدیثنا عبد اللہ بن بکر البکری قال حدیثنا یزید بن عبد اللہ عن محمد بن یحییٰ عن حماد بن خالد بن حماد بن یزید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر قال۔۔۔

اس سند میں عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور کے سامنے دسے میدان میں بیٹھے تھے کہ ایک عورت پاس سے گزری۔ بعض لوگوں نے کہا۔ یہ رسول اللہ کی صاحبزادی ہیں۔ اہل بیتان لے کر۔ مجھ کو مشال میں ہے، بیٹے پر ان کے دو بیان غریب و راجح ہیں۔ وہ عورت چلی گئی اور حضور کو اس کی شکر کی اطلاع

toobaa-library.blogspot.com

### حکم حضرت علیؓ کی دینی قسم

دی، حضور قریشیت لائے۔ اس وقت چار سو سال پہلے کے آثار رہا کرتے۔ کیا حال ہے ان لوگوں کی باقی کا جو ہم تک پہنچا ہے۔ واللہ تعالیٰ نے سات آسمان کو چید کیا اور سب سے اوپر منزل میں جس مخلوق کو بند کیا ہے مجھ دی۔ پھر دوسری مخلوق پیدا کی اور اس میں سے بنی آدم کو بنایا۔ پھر بنی آدم میں سے عرب کو، عرب میں حضرت کو، حضرت میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب کر لیا۔ پس میں انھار سے اختیار ملک منتخب کروں، لہذا جو عہدہ میں سے مجھ سے دیکھو کہ وہ میری محبت کی وجہ سے مجھ سے دیکھو کہ اور دوسروں سے نفرت رکھو گے وہ مجھ سے نفرت رکھیں گے۔

حاکم کہتے ہیں، علم ثانی کے طالب کو یہ لیا چاہیے کہ ہر مغربی عربی ہے کہ ہر مغرب ہی کا ایک شعبہ ہے۔ اسی طرح ہر قریشی مغربی ہے۔ کیونکہ قریشی حضرت شافع سے ملو اور ہر شامی قریشی ہے کیونکہ اہل شام قریشی شافع سے اور ہر عربی اہل عرب ہے۔ ہر عربی کی وجہ سے میں انھار سے۔ ایک قول ہے کہ حضرت علیؓ کی طرف نسبت ہے۔ وہ عراقی ہے کہ حضرت کے حجاب علیؓ کی طرف اس کا انتساب ہے۔ ہلہذا میں نے تجیلے کی طرف جو ارشاد کیا ہے وہ تمام ثانی کے لیے ایک دلیل ہے اسے سمجھنے والا وہی سمجھ لے گا کہ مقبلی، پیشی، تہی، عدوی اور انہی سب کے سب قریشی ہیں، کیونکہ ہر قریشی ہیں اور یہ سب اس کی شافعی ہیں۔

اسی طرح بخاری، دارمی، مسندی، سلیمی، تہی اور ابی سب کے سب قریشی ہیں۔ یوں ہی ترمذی، بخاری، دارمی، مسندی، تہی اور انہی سب کے سب قریشی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ انھار کے ہر گھر میں خیر و برکت ہے۔ ثانی اور اس کی شافعی کے لیے یہ ایک مثال ہے۔  
علم ثانی کا جو خاصہ ہے معلوم کرنے سے تفہیم رکھتا ہے کہ بعض اوقات وہ آدمیوں کے لیے ایک ہی شافع حسب، لفظ رکھتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ ہیں







جی بھائی ہیں۔ سائب بن عوام بن مزین بن عوام کے بھائی ہیں۔ تھمی بن کلاب بن عمرو کے  
 لڑکا ہے۔ جی یعنی سائب بن عوام بن مزین بن عوام بن اسد بن عبد العزی بن تھمی بن یحکم بن  
 نزام جی عمرو سے تھمی بن عاکر لڑکا ہے۔ یعنی یہ یحکم بن نزام بن مزین بن اسد بن  
 عبد العزی بن تھمی ہیں۔

ماک کہتے ہیں کہ ایں نے چند ایسے صحابہ کی مثالیں دی ہیں جو حضورؐ سے نبی  
 قریب رکھتے ہیں۔ سائب اول اول اول اور حشر و بقرہ کے بعد ان کا بیان کا ذکر کر دیا  
 جو حضورؐ سے نبی قریب رکھتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :

- ۱۔ جبر بن خویم بن تھمی بن یحکم بن عدی بن تھمی بن کلاب۔
- ۲۔ عبد الرحمن بن اسد بن عبد یوسف بن عبد المطلب
- ۳۔ عبد اللہ بن عاص بن نزل بن عبد المطلب
- ۴۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب بن عبد المطلب
- ۵۔ محمد بن مسکد بن عبد اللہ بن مزین بن عبد العزی بن عاص بن عاص بن عاص

بن سعد بن خیم بن مزین۔

۶۔ سعید بن عاص بن حضر بن سعید بن ابی اسد بن عاص بن امیہ  
 بن عبد شمس۔

۷۔ عبد اللہ بن عاص بن کثر بن زید بن عبد شمس بن عبد مناف۔ یہ نجد الرواح  
 میں تین سال تک رہے۔ سب کو حضورؐ نے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ یعنی کھیر چبا کوان  
 کے منہ میں ڈالی تھی۔ چنانچہ کثر کا منہ سنبھل کر کھانے لگا۔

- ۸۔ عبید اللہ بن عدی بن حارث بن عدی بن نزل بن عبد مناف
- ۹۔ عبید اللہ بن یحکم بن اسد بن عبد اللہ بن نسط بن عوف بن عبید بن خزیم

بن عدی بن کعب بن عمرو۔

- ۱۰۔ عبد المطلب بن یزید بن نزل بن عاص بن عبد المطلب۔
- ۱۱۔ عمرو بنی اور عبیدہ بن اسد بن سعید بن عاص بن ابی اسد بن عاص بن امیہ

بن عبد شمس بن عبد مناف۔

۱۲۔ عبد اللہ بن تھمی بن عاص بن مطلب بن عبد مناف۔ یہ ان کے بھائی عمرو  
 بن تھمی۔

۱۳۔ معاذ بن عوف بن خزیم بن عبد الرحمن بن عثمان بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو  
 بن عاص بن کعب بن سعد بن قحط بن کعب۔

۱۴۔ نزل بن اسد بن عبد اللہ بن خزیم بن عبد العزی بن ابی تھمی بن عمرو  
 بن تھمی بن مالک بن حارث بن عدی بن تھمی بن کلاب۔

۱۵۔ عثمان بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی خزیم بن عمرو بن زید بن عاص بن  
 حبیب بن خزیم بن مالک بن حارث بن عدی۔

۱۶۔ عثمان بن عبد اللہ بن سراق بن حضر بن اسی بن اداہ بن ربیع بن عبد اللہ  
 بن قریظ بن عاص بن عدی بن کعب بن عمرو۔

۱۷۔ معاذ بن عبد اللہ بن حضر بن ابی طالب بن عبد المطلب۔ یہ معاذ یہ کے  
 بھائی ابی اسد۔

۱۸۔ محمد بن ابراہیم بن عاص بن خالد بن حضر بن عاص بن کعب بن عبد شمس  
 بن عمرو۔

۱۹۔ ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زید بن عمرو بن مطلب بن اسد بن عبد العزی  
 بن تھمی۔

اب اسد ان اتباع کا بیان کا ذکر کرتے ہیں جو حضورؐ کے ہم نسب ہیں اور ان میں ان  
 صحابہ کا بھی ایک گروہ ہے۔

- ۱۔ مالک بن اسی بن مالک بن ابی عاص بن عاص بن عثمان بن حارث بن عدی بن تھمی بن کلاب۔
- ۲۔ عمرو بن عبد الرحمن بن عثمان بن عبید اللہ بن قحط بن کعب بن عمرو بن کعب۔
- ۳۔ عبد اللہ بن حضر بن عبد الرحمن بن سعد بن خزیم بن عمرو بن کعب بن عمرو۔
- ۴۔ عبد مناف بن زید بن کلاب بن عمرو۔









بن موسیٰ قال حدثنا ابو معمر قال حدثنا جحاد بن محمد عن محمد بن جرجس  
عن ابو ابراهيم بن ابی عطاء عن موسیٰ بن زکریا عن ابی حمزة قال ....  
اس اسناد میں ابو ہریرہ سے حدیث مروی بیان کرتے ہیں کہ جو بہت مرفعی مروا ہے  
وہ ضعیف ہے۔ اور اسے آؤ ناشر قریب ہوگی۔ اور اسے صحیح و عام جنت سے ملتی  
پہنچے گا۔

حاکم کہتے ہیں کہ اس سند میں ابو ابراهیم ہیں وہ قریب محمد بن ابی یحییٰ اسی ہیں۔  
میں نے ابو العباس محمد بن یحییٰ کو، انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہی ہے جو مروی کا کلمہ  
انھوں نے یہی ہیں میں نے کہہ دیا کہ یہ حدیث مذکور (من صحت مرسل الخ)  
بیان کرتے وقت میں نے فرمایا ابو ابراهیم بن ابی عطاء کہتے تھے مگر وہ ابو ابراهیم بن محمد  
بن ابی یحییٰ ہیں۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں کی پہچان کی یہ ایک تہ ہے جس کی دریافت بہت  
سے اہل علم کے لیے مشکل ثابت ہوئی ہے۔

اس کا دوسرا حصہ ان محدثین کے ہاں پیش ہے کہ راویان حدیث میں وہ پہنے  
نام کے تنہا شخص ہیں اور ان کے سوا کسی کو کوئی دوسرا راوی موجود نہیں پیش  
معاذ بن عوف۔

۱۔ اخیراً اساماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد بن الحسیب قال حدثني  
جده عن ابي قال حدثنا ابي حريم قال قال ابن لهيعة عن عبيد بن ابي  
حبيب قال اخبرني الواقعي الاشعري عن ابي رباح عن ابي اسود شعري  
ان.....

اس اسناد میں ابو رباح شعری بیان کرتے ہیں کہ حضور نے شرکت فرمائی ہے  
منع فرمایا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسناد دار متین دونوں کے ساتھ قریب ہے ہر حال  
حدیث کے راویوں میں ابو رباح کے سوا کوئی دوسرا شخص نہیں۔

۲۔ اخیراً ابو ہریرہ کا حدیث اسحاق بن اسامہ قرائعہ علیہ من  
احسن حکماء بہ قال حدثنا محمد بن یونس الاشعري قال ثنا  
الزهري عن عذرة قال ثنا شعيب بن عبد الله بن زهير عن ابيه  
عن جده ان.....

اس اسناد میں شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ایک گراہ اور تم پر فیصلہ دیا۔  
حاکم کہتے ہیں کہ یہ شعیب بن غلبہ ہیں اور راویان حدیث میں اس نام کا ان کے  
سوا کوئی دوسرا نہیں۔

۳۔ حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب قال ثنا محمد بن اسحاق  
الصنعاني قال ثنا هاشم بن السام قال ثنا شعيب بن عبد الرحمن  
عن ابيه عن بلال الطوسي عن فخر بن جابر عن شريك عن ابيه قال.....

اس اسناد میں شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضور کے چچ حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کیا ہے  
چیز بتائیے جسے میں دیر سے بھی رہوں اور اس کے ذریعے سے دعا بھی مانگا کروں۔

حضور نے دعا مانگائی وہ ابھڑا جبکہ..... غرا سے میرے سبب میں اپنے کان سے نکلا۔  
زینب عجب اور شعیب کے شر سے میری تباہی ہوئی۔

حاکم کہتے ہیں کہ یہ شکل میں محمد بن اسحاق کی حدیث بھی نصیب ہوئی ہے  
لیکن راویان حدیث میں شریک ہی ان کے سوا کوئی نہیں۔

۴۔ اخیراً ابو ہریرہ کا حدیث جعفر بن اسحاق قرائعہ علیہ من  
احسن حکماء بہ قال حدثنا شريك بن حنبل عن ابي اسامه قال حدثنا  
صلبة بن حلقية عن داود بن ابي هند عن شهر بن حوشب عن الزهري عن  
عن الحسن بن سفيان قال.....

اس سند میں حسن بن سفيان سے حدیث مروی بیان کرتے ہیں کہ جنگ ایک  
دور ہو گیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ قوی کو شمار کیا جاتا ہے لیکن راویان حدیث میں اس نام کے تنہا





یہاں اس سند میں عبد الرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی کا ہم  
محب ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابوہریرہ کا بھی یہی قول ہے لیکن اجماع اس کے خلاف ہے۔  
بکرہ کہ: کتب میں عمرو بن۔

۴۔ میں نے محمد بن عیوب کو، انھوں نے عباس بن محمد دوری کو، انھوں  
نے یحییٰ بن مسیین کو کہتے سنا ہے کہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کفایت ہے قہر داری کی اور عبد اللہ  
بن مسعود کی کفایت ہے اسیدہ ہے اور ذوالکفلہ کی کفایت ابوہریرہ جلیل ہے۔

۵۔ مجتہدین نے فرماتے ہیں: ان سے فضل بن محمد نے اور ان سے احمد بن  
حنبل نے کہا کہ: ہاکم بن عیوب کی کفایت ابوہریرہ ہے۔

۶۔ لغزیرۃ احمد بن سلمان قال حدثنا یحییٰ بن جعفر  
قال حدثنا یزید بن عمار بن عت شعبلۃ عن یزاک۔ میں  
حرب قال۔۔۔۔۔

اس سند میں ہاکم بن عیوب کہتے ہیں کہ: میں نے ابو مسعود، ہاکم بن عیوب  
کو کہتے سنا ہے کہ: جبرت بنوی سے پہلے میں نے کیا تو ضرور کہنے مجھے پکڑے  
خریدے اور دام لگے زیادہ اور فرمائے۔

۷۔ میں نے ابو عباس محمد بن یحییٰ کو انھوں نے عباس بن محمد کو اور انھوں  
نے یحییٰ بن مسیین کو کہتے سنا ہے کہ: ابو طالب کا نام عبد مناف ہے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام شافعی سے بھی روایت کرتے ہیں لیکن  
مستدرک کی اکثریت اس کی نالی ہے کہ کفایت ہی ان کا نام ہے۔

۸۔ راویان حدیث میں نام کتب لکھتے ہیں کہ: ہاکم بن عیوب کہتے ہیں۔ وراہل بن ابی ذر اور ابی طالب  
تھاجرہ رضی اللہ عنہما۔ طالب بن ابی وجہ سے ان کی کفایت ابو طالب ہے۔ طالب سے دس  
سال پہلے ہجرت کے دس سال بعد میں متیل ہوا۔ دس سال پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ

## علم حدیث کی اکتالیسویں قسم

اس نوع کا تعلق صحابہ تابعین اور اتباع تابعین سے ہے کہ اب تک کے  
راویوں کی کفایتوں سے ہے۔ اس میں محمد بن مسیین نے بہت سی کتب میں لکھی  
بعض اوقات اس کے گواہوں اور جملہ جوتی ہیں میں انشاء اللہ کہ منہ باقر کا ذکر  
کر دوں گا۔ اس کی چند شاخیں بیٹھیں:

۱۔ حدثنا ابو عباس محمد بن یحییٰ قال حدثنا عباس  
بن محمد الدوری قال سمعت یحییٰ بن مسیین یقول۔۔۔۔۔

اس اس میں یحییٰ بن مسیین کہتے ہیں کہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک صحابی  
کی کفایت ہے جن کا نام ہلال بن عاصم ہے۔ یہ شخص میں رہا کرتے تھے۔ میں نے نہیں  
میں ان کی اور اس سے ایک لڑکے کو دیکھا ہے۔

۲۔ أخبرنا عبد اللہ بن الحسن النعمانی قال حدثنا عاصم بن  
عبداللہ حدثنا اسحاق بن عیسیٰ قال حدثنا محمد بن فضیل عن عاصم الاحول  
عن الشعبي قال۔۔۔۔۔

اس اس میں عیسیٰ کا قول ہے کہ: ہمیت رضی اللہ عنہ کے وقت پر سب سے  
پہلے ہمیت کرنے والے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اسلام  
میں سب سے پہلے جن کے دل سے غم لیا کہ وہ بھی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۔ راویان حدیث میں محمد بن عبد حوص قال حدثنا عثمان بن  
سعید الدامی قال سمعت عبد الرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ یقول۔۔۔۔۔



یقول سمعت العباس بن محمد یقول.....

اس سند میں عباس بن محمد کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہ  
سفیان بن عیینہ عن مالک عن الزهري عن ابی عبد الرحمن  
عن زید بن ثابت عن ابی ہریرہ عن عبد اللہ بن ابی اسحاق عن  
محمد بن زید سے تو اس سند میں ہے ابو عبد الرحمن کو ان میں جواب میں یحییٰ بن معین نے  
کہا کہ اول کہتے ہیں کہ یحییٰ بن زید ہیں۔

اس کے بعد چند اشباح تلمیذ کی کثرت کا ذکر بھی پیش کیا ہے  
۱۔ حدیثنا احمد بن عثمان بن یحییٰ اللادی ہی حدیثنا احمد بن عثمان  
ابو حمیم بن عبد الرحیم و لوق قال حدیثنا احمد بن زید العمري قال  
حدیثنا ابو عمرو عبد العزيز بن سلمة قال سمعت ابي بصير  
عن ابيه عن ابی ہریرہ قال :-

اس اسناد میں حضرت ابو ہریرہ سے ارشاد نبوی لیں مروی ہے کہ : ایک روز  
پھر چلے اپنے گھر کے دھڑوڑے آئے ہمیں بھیجے ان پر زور ماروں سے زیادہ مجھ سے  
سچے ہیں کہ میں اسے بھیجے (دنیا میں) پھر چلاؤں۔  
اس اسناد میں ابو عمرو کی کنیت سے واضح ہے کہ ان کا نام عبدالعزیز بن  
سلیمان ہے۔ مترجم -

۲۔ حدیثنا ابو بکر بن احمد قال سمعت ابا عبد الله بن عبد الواحد  
بن شریک قال حدیثنا سعید بن ابی مرید قال حدیثنا ابو القاسم عبد العزيز  
بن ابی حاتم قال سمعت ابا العباس محمد بن یقظوب یقول سمعت العباس  
بن محمد الدوری یقول سمعت :-

اس سند میں عباس بن محمد دوری کا بیان ہے کہ : میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہ  
کیا کہ حدیث محمد بن مسلم الخافض عن سلم بن عبد حماد مروی ہے اس  
میں ہے سلم بن صاحب میں۔ اس میں سے موت ہے کہا کہ : ان سے ابن جریر کو روایات

بن ابی سلیمان روایت کرتے ہیں۔ پھر ابو حماد اشدر نے کہا کہ : یہ طریقہ مالک میں - انہوں نے  
۳۔ اخبرنا عبد الرحمن بن الحسن القاسمی قال حدیثنا ابو اسحاق  
بن الحسن قال حدیثنا آدم بن ابی ایاس قال حدیثنا شعبہ قال حدیثنا  
یزید بن حماد عن حماد :-

حدیثنا محمد بن یقظوب قال حدیثنا العباس محمد قال سمعت ابا  
بن ستراس قال حدیثنا ابو عبد الله بن حماد بن زید عن النضر بن عبد الرحمن  
بن حزم عن ابی ہریرہ قال :-

اس اسناد میں ابو ہریرہ کا ذکر ہے کہ ایک حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ : ابو ہریرہ  
بنو سے ہے جسے حضرت ابراہیم سے پہلے باپوں پر مگر وہ بڑے ہو گئے کہ ان میں سے تھے  
جس کا نام نہیں بتا سکتے اور ان میں سے تھے محمد بن ابی اسحاق سے مراد ہے

۴۔ اخبرنا ابو عبد الله الشیبانی قال حدیثنا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ  
قال حدیثنا احمد بن محمد بن عمرو بن ابی القاسم الیاسی :-

۵۔ اخبرنا ابو عبد الله قال حدیثنا یحییٰ بن محمد قال حدیثنا احمد بن  
ابو شہاب محمد بن ابراہیم عن حماد بن یحییٰ بن عبد الله :-

۶۔ اخبرنا محمد بن علی بن حماد قال حدیثنا احمد بن حاتم بن ابی  
عسرة قال حدیثنا ابو شہبہ قال حدیثنا ابو سبیہ ان عطیة بن صفوان  
عن عطیة بن سعد :-

۷۔ اخبرنا ابو محمد السزنی قال حدیثنا یوسف بن موسی قال حدیثنا هشام  
بن حماد قال حدیثنا احمد بن محمد بن خالد القرظی قال اخبرنا ابن حبان قال :-  
اس اسناد میں ابن ابی بکر ہے کہ ہمارے قریب سے غلام بن کبیر مگر اسے تو  
ان کو کھولتے تھے ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ ابو ہریرہ نے ان کی کنیت سے :-

۸۔ یحییٰ بن محمد بن یقظوب کو : اس میں سے عباس بن محمد دوری کو اور اس میں سے  
یحییٰ بن معین کو کہتے ہیں کہ : اس میں سے ابن کثیر کی کنیت ابو اسحاق ہے اور ابو اسحاق





اس اسناد میں حضرت علیؑ سے حضورؐ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: تمہارا ایک فرزند پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت عطا کی ہے۔ چنانچہ محمد بن الحنفیہؑ پیدا ہوئے۔

۲۔ اسناد میں ابو جہد اللہ محمد بن یعقوب بن الحافظ قال ثنا محمد بن عبد الوہاب اللہ عن ابی نعیم جعفر بن عون عن یونس بن خلیفہ عن مسند الشوریہ.....

اس اسناد میں منذر ثوری کہتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت علیؑ کو اجازت دینے کا نام اور کنیت کی، وہی آپؑ نے اپنے منہ سے نکالا کہ: یا رسول اللہ! اگر حضورؐ کے بعد میرے ہاں کوئی فرد ہو تو کہیں اس کے لیے حضورؐ کا نام اور کنیت اختیار کروں؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں چنانچہ جب محمد بن علیؑ (محمد بن حنفیہ) پیدا ہوئے تو آپؐ نے ان کا نام محمد اور کنیت ابی القاسم رکھی۔

منقول

۳۔ اخیراً ابو محمد الحسن بن محمد بن یحییٰ بن الحسن قال ثنا جہد بن یحییٰ بن الحسن قال حدثنا احمد بن سلام قال حدثني جعفر بن هذیل قال ثنا محمد بن الصلت الاسدی قال ثنا ربيع بن منذر الشوری عن ابیه علفقه عن ابن الحنفیة قال۔

اس اسناد میں منذر ثوری اپنے والد علی بن حنفیہؑ کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ، حضرت علیؑ اور حضرت علیؑ کے درمیان کچھ بحث ہو گئی، علیؑ نے علیؑ سے کہا، آپؑ نے اپنے فرزند کے لیے حضورؐ کے نام اور کنیت دونوں کو کیا کر لیا ہے۔ علیؑ نے فرمایا کہ حضورؐ نے ہر فرد استہ کے لیے ان دونوں کو کیا کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، علیؑ نے کہا، سب سے بڑی جرات یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف جرات کی جائے۔ آپؑ زوراً بولنے لگے۔ چنانچہ جب ہند قریشی سہارے آگئے تو انہوں نے گراہی دی کہ حضورؐ نے ان دونوں نام اور کنیت کو کیا کرنے کی اجازت علیؑ کو دی ہے اور باقی امت پر اپنے بعد

میں منع فرمایا ہے۔

حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب قال ثنا محمد بن عیاض الرازی قال حدثنا سمرک بن اسماعیل قال حدثنا سفیان عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشة ان.....

اس اسناد میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ان عائشہؓ کی کنیت اتم عبد اللہ رکھی۔

حاکم کہتے ہیں کہ تمام روایات متفق ہیں کہ جب اسماء دہشتہ ابی بکرؓ کے فرزند عبد اللہ بن زہیر پیدا ہوئے تو حضورؐ نے عائشہؓ سے فرمایا، تم اپنے فرزند عبد اللہ بن زہیر کے نام پر اپنی کنیت دہام عبد اللہ رکھو کیونکہ عائشہؓ مال بنتی ہے۔





الاشجى من سفلى الثورى عن هشام بن سعد عن القسرى  
من الى حرة قل...

میں سندیں اور برقیہ صورتہ کارپہ اور شامیہ دیکھ کر کہتی تھی کہ: آج اٹھنے جاہلیت کی غزت اور جاہلیت کے آباؤ اجداد کا قلم سے ورد کر دیا ہے۔ تمام انسان اور مرد آدم ہیں اور آدم کا مٹل سے بنے ہیں۔ یوں خشتی اور کار کا سر پہ نشت ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بہن، شخص یا پھر گھڑے میں گئے۔ دو لوگ جنہم کے کٹے ہیں۔ وہ اٹھ کر ٹھان میں گر بیروں سے زیادہ ذلیل ہیں۔ بڑے بڑے اپنی ناک سے (ڈھکیں کر) مٹاتے ہیں۔

حاکم کہے ہیں کہ، ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو دھو کر پانی پیتے تھے۔  
 اشیعیوں کو یہ خبر، ابوہریرہؓ کی اہلیہ عیسیٰ بنت ماریہؓ سے مل گئی۔ عیسیٰ بنت ماریہؓ نے اپنے شوهر کو اس بات سے متنبہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو دھو کر پانی پیتے تھے۔  
 یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے منہ کو دھو کر پانی پیا ہے۔

میں نے یہ چند مہادیت بطور مثال پیش کی ہیں۔ محدث کہ چاہتی ہے کہ حدیث کا ذکر کتنے وقت، راولپنڈی کے اوطان کر یا در رکھے۔

مؤمنین کے اور جان کے ذکر کے بعد تیسرے حصے میں ہم ان محدثین کا ذکر کریں گے،  
 کہا ہے اصل دین کو محمد زکریاؑ نے دیا تھا اور اسی طرح نبی کریمؐ سے  
 انہی دوسرے نبیوں کی عزت منسوب ہوئے تھے۔ یہ علم بھی کہ ذکر کرتے ہیں۔

١- أخبرنا أبو النضر النخعي قال حدثنا الفضل بن عبيد الله البكري

قال حدثنا ياقوت بن سليمان قال حدثنا هيب بن اريزي عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مفضل المزني قال قال ١٠٠٢

اس اسناد میں عبداللہ بن منفل کتے ہیں کہ جب صفروں نے شکے کی غیب کی جائز  
دی اور جب فرما کر کہ اور میرے پرے میرے زور اور اس سے دو کا تو میں دونوں وقت  
صفروں کے پاس مرجو تھا۔

حاکم کہتے ہیں: «یہی ہیں اہل نابھ و راصل بھری ہیں مگر مردوں کی حکومت اختیار

حاکم کہتے ہیں کہ اس مقام پر مجھے دینہ اسلام کا ذکر چاہیے دین کا دار اور ایمان کا گھر ہے اس جگہ سے دلچسپی ہے اس لیے کہ یہ علم اور ماحول آنا مثل کا خاص شہر ہے۔ اللہ اسے آباد کرے۔

صحابہ کے ذکر کے بعد تالیفین اور اتباع تابعین کا ذکر طرکات ہائے تہجد ہے کہیں  
اس دور میں سے جسے میں راویان اعتناء کے احادیث کا ذکر کر رہے ہیں اور اسے جی بے حدت  
بیان کر کے راویوں کے دہن کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کی چند مثالیں دیتے ہیں۔

١- الخليفة إبراهيم بن عبد الله قال بعد خاتمة الجنازة  
هسب ان ابن عوف قال لنا ابو حمزة ابراهيم الصالح مع ابني الزبير  
مضى حيا يرثي ...

اس سناد میں حضرت جابرؓ یہ ارشاد نبویؐ بیان کرتے ہیں کہ: جو ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی شخص کو اللہ کا شریک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: جابر بن عبد اللہ اخذتہ قیامی ہیں۔ البرازہ بزرگ کی ہیں۔  
 ابراہیم صالح، ابو حمزہ واد عبد اللہ بن یحییٰ مروزی و دیگر کے بچے ولسے جابر اور  
 دوسرے شیخ ابراہیم اردان کے والد حضرت العدل بن ساجد ہیں۔

۴۔ محمد ثنا اللہ العباس محمد بن یعقوب قال ثنا ابراہیم بن منذر  
عن ابي قال حدثني ادریس بن یحیی عن عبد اللہ بن عباس قال حدثني  
عبد اللہ بن سنان عن ثقیف عن ابن عمر ان ...

اس سنہ میں عبداللہ بن عمر حضورؐ کو لایا۔ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ اور اس کے  
رشتے سبھی کھانے والے اور دست بچھے ہیں۔

ماکم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر اور تابعی و دروز مثنیٰ ہیں۔ عبداللہ بن سلیمان  
بن عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ اور ابن مسعود چاروں مصری ہیں۔

٢- محمد بن إبراهيم الحسن أحمد بن محمد الصفي قال حدثنا عثمان بن عيسى بن خالد السدوسي قال مررت على أبي بصير بن أبي الليث قال حدثنا

کرنے کی وجہ سے نرو کی طوت منسوب ہو گئے اور مردوں نے ان کا اپنی تاریخوں میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح عیسیٰ بن ماریا یعنی ایسے جزو دانی اصل میں کوئی ہیں۔ جسے میں کثرت پندہ ہو گئے اور وہ ہیں زمانہ طانی اس لیے جسے کی طوت منسوب ہو گئے۔

۲۔ عبد شا جعفر بن محمد بن نسیب الخلدی قال حدثنا احمد بن محمد بن الحجاج بن راشد بن قتال حدثنا یوسف بن عبدی قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد الحماری عن ابی اسحاق الشیبانی عن عباس بن یحییٰ عن طریح بن صفی بن محمد عن عائشة قالت :-

اسی اسناد میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر مجھے شب خدا کا علم ہو جاتا تو میں اپنے رب سے صبح تک طوت غایت کی دعا کرتی رہتی۔

حاکم کہتے ہیں، حضرت بن عبدی کوئی ہیں اور ان کی تمام روایتیں کو قبل سے مروی ہیں۔ یہ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اسی لیے یہ مصری مشہور ہو گئے۔ حالانکہ کسی اہل مصر سے انھیں سماع حاصل نہیں۔ البتہ شام میں بہت ہیں۔ ہماری دو مثالوں سے صاحب فہم بہت سی دوسری مثالوں کا اندازہ کر سکتا ہے۔

## علم حدیث کی ۲۲ ویں قسم

اس نوع میں اہل صحابہ، تابعین اور تابع تابعین کا ذکر ہے جو راویانِ حدیث ہیں اور کوئی بھی یہاں اور ہر موالی، ہر جہم نے قبائلی کا ذکر کیا تھا اور یہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔

سب سے پہلے ہمارے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی کا ذکر ضروری ہے۔ وہ ہیں :-

۱۔ شقران : یہ عبد الرحمن بن حوت کے جیسی تھے۔ انھیں جسد الرحمن نے حضور کو بچہ کر دیا تھا اور حضور نے آزاد کر دیا۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو حضور کی تدفین کے وقت موجود تھے۔ انھیں نے اپنی چادر حضور کی قبر میں گاڑی تھی۔ یہ واقعہ مشہور ہے۔

۲۔ ثوبان : یہ میں سے تھے کہ انھیں نے اور حضور نے انھیں آزاد کر دیا تھا۔ ان سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔

۳۔ زینب : یہ شہریش تھے کہ انھیں نے آزاد کر دیا تھا۔

۴۔ زید بن عاصم : یہ حبش کے بنی کلب کے تھے کہ انھیں نے آزاد کر دیا، اور ان پر جڑی نواسی فرمائی۔ یہاں تک کہ لوگ انھیں رسول اللہ کا فرزند کہنے لگے۔ آخر وہ عاصم کا تھکھڑا تھا اور ان کے اصل باپ کی طوت منسوب کیا کر دیا۔



اچھا میں مددوں کا سردار کون ہے؟

طاؤس بن کھنسی

عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں

ان کی سرداری کی کیا وجہ ہے؟

وہی وجہ ہے جس سے طاعون الی وبارئ کی سرداری رکھتے ہیں، خاتم ہے۔

ان ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اچھا اپنی سرکار کا سردار کون ہے؟

یزید بن ابی سبیہ

وہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں

اہل شام کا سردار کون ہے؟

کھول

یہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں۔ یہ ایک سرکاری رئیس، غلام تھے، بھی کوئی قبیلہ کی ایک حکومت

نے ان کو کر دیا تھا۔

اہل جزیرہ کا سردار کون ہے؟

میرمن بن ہبیران

یہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں

اہل خراسان کا سردار کون ہے؟

مناک بن مزاحم

یہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں

اہل جزیرہ کا سردار کون ہے؟

میرمن بن ابی سبیہ

یہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

عراقی میں سے ہیں

تم نے خدا کا اچھا اہل کردار سردار کون ہے؟

ابراہیم غنوی

یہ عرب ہیں یا عراقی میں سے ہیں؟

یہ عرب ہیں

نہری اقامت سے خدا کے قسم نے تو میری آنکھیں کھول دیں۔ بخدا یہ عراقی عرب ہے

چاہتا ہوں کہ میری زبان پر انہی کے نام کے غنچے ہوں گے اور عرب ان کے نزدیک ہوں، ہر

جانے گے۔

اے امیر المؤمنین! اللہ کے احکام اور دین کی جو حفاظت کرے گا یہاں تک

کے جتنے ہیں ان کے اور جو اسے ضائع کرے گا وہ مگر جانتے گا۔

ہم سے ابوالہاس ساداتی نے، ان سے میری بن محمد بن عیسیٰ نے اور

ان سے عباس بن مصعب نے کہا کہ، مروی ہے، ہمارے تمام نواسے اپنے پیارے ہوتے ہیں

میں ہر ایک اپنے والد کا ام ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ، ابی ہاشم بن محمد بن صالح، حسین بن واہد اور ابو حمزہ محمد بن

محمد بن سحر بن سب کے والد و صاحب، میرمن، و اسعد اور عیسیٰ بن سحر بن

غلام تھے۔

زینب ابوالہاسی ریاضی کا شمار کیا کرتا ہیں میں ہے اور یہی میری بن ابی اسحاق

کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابو محمد بن محمد بن عبد اللہ سے میری بنی خاندان کے غلام تھے ان کی کنیت

ابو حمزہ ہے اور انہوں نے حضرت زینب خطاب سے روایت کیا ہے۔







## علم حدیث کی ۴۴ ویں قسم

اس قسم کا تصحیح محدثین کی عمروں سے ہے یعنی ان کی ولادت سے ولادت تک کتنے سال چمکتے ہیں۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصحیح ہے آپ کی عمر میں روایتیں مختلف ہیں۔ یہیں باقی میں تو کوئی اختلاف نہیں۔ ایک یہ کہ حضور م عام الفیل میں مدنی ہی سال اب چمکنے یا پھولنے کی قوج کے ساتھ گئے پر حملہ کیا تھا پیدائش سے تھے۔ دوسرے چالیس سال کی عمر کی تہمت سے سرفراز ہوئے۔ تیسرے دینے میں حضور دس سال رہے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کتنے میں کتنے سال رہے۔ کچھ لوگ دس سال بتاتے ہیں۔ کچھ بڑے سال اور کچھ تیرہ سال اور کچھ پندرہ سال بھی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف سے ظاہر ہے کہ سفر کی عمریں بھی اختلاف ہوگا۔

حضرت ابو بکرؓ نے ہمارے اہل حدیث سے ۱۲ سال وفات پائی۔

حضرت عمرؓ نے ذی الحجہ سن ۳۵ میں وفات پائی۔ ان کے نزدیک آپؐ نے ۱۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ لیکن ۵۵ اور بعض ۵۶ سال بھی بتاتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ ذی الحجہ سن ۳۵ میں بعمر ۵۵ سال پہلے ہی کے ساتھ شہید ہوئے۔

حضرت علیؓ ۵۷ اور بعض شہید سن ۳۵ میں بعمر ۶۳ سال شہید ہوئے۔

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ ہادی الافاق سن ۳۵ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ یہ دونوں اس وقت ہم عمر تھے یعنی ۶۳، ۶۴ سال کے۔

حضرت عبدالرحمنؓ بن عوفؓ نے سن ۳۵ میں بعمر ۵۵ سال وفات پائی۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے وفات میں بعمر ۵۵ سال وفات پائی۔

حضرت ابو سعیدؓ بن الخدریؓ نے سن ۳۵ میں بعمر ۵۵ سال وفات پائی۔

حضرت سعیدؓ بن زیدؓ بن عمروؓ بن نفیلؓ نے سن ۳۵ میں بعمر ۵۵ سال وفات پائی۔

حاکم کہتے ہیں، اسی نے بروث آدمیوں۔ جن کو اللہ کے رسولؐ نے جنت

کی ضمانت دی ہے۔ کی عمروں کو بطور غرض بیان کیا ہے تاکہ تحقیق کہنے والا دوسرے

صحابہ کی ولادت، وفات اور عمر کو اسی طرح دریافت کر لیا کرے۔

ہیں ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن مبارکؓ نے اور ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیلؓ

سقی نے ابو نعیم فضل بن زکیہؓ سے سن کر بعض راویوں کی وفات کے جو چہری سن

تجسے ہی وہ یوں ہیں:

عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ - حمید بن مسلمہؓ - عمر بن خطابؓ - ابو بکرؓ

سید بن خنیسؓ - عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ

ابن ابی بلالؓ اور ابو العباسؓ عاصیؓ بن مسلمہؓ بنام ماجمؓ - عمر بن خطابؓ - علی بن حسینؓ

سنہ - ان میں ایک اور ابو العباسؓ بنام ماجمؓ - عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ

(شہید ہوئے) ابو ہریرہؓ بن زیدؓ بن نفیلؓ - سال ۳۵ میں ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہؓ

ابو خالدؓ والہی سن ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ

ابو ہریرہؓ بن زیدؓ بن نفیلؓ - سال ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

محمد بن کعبؓ قرظیؓ سن ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

سردانؓ بعد عمر بن خطابؓ سن ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

حکم بن عتیبہؓ اور عمارؓ بن ابی سلمہؓ - عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

حمید بن مسلمہؓ - ابو ہریرہؓ بن زیدؓ بن نفیلؓ - سال ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ

سید بن خنیسؓ - عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ

یہ بی بیؓ سن ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ

ابن ابی سلمہؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ - عمر بن خطابؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

جعفر بن محمدؓ اور زکریاؓ بن ابی زائدہؓ سن ۳۵ میں عمر بن خطابؓ بن مسلمہؓ - ماجمؓ بن عمرؓ بن خطابؓ

جی وفات ہوئی۔ یعنی، عبدالرحمان اور ابن عیینہ مشفقہ، عربین و فسطاطہ و ج سے واپس آئے ہوئے، یاسر میں اسی سال وہیں جی جسد برسنے جی جگہ اور انھوں نے بھی واپس جی سہا شانیہ جی وفات پائی اور پھر سے لکھنے کیے گئے۔ ابو عامر مشفقہ جی محمد بن عبد اللہ انصاری مشفقہ۔ ان کی وفات ماہ شوال مشفقہ جی ہوئی تھی۔

## ان کے بعد کا طبقہ محدثین

ہیں ابو احمد کبریٰ محمد صیرفی نے مروی بتایا کہ میں نے محمد بن حیراز کی کو دست خط محمد بن کے سینہ وفات پڑی بیان کرتے سنا، اسماعیل بن ابی حمزہ مشفقہ۔ ان کا سنہ وفات مشفقہ ہے۔ محمد بن عبداللہ بن یونس نے اسی مشفقہ جی وفات پائی تھی لہذا ابوالایہ حماسی کی وفات بھی اسی سنہ جی ہوئی تھی۔ ہشام بن علی حدیث مشفقہ و زہد کی وفات مشفقہ جی ہوئی۔ ابو نصر ثمالی کی وفات مشفقہ جی ہوئی۔ علی بن جعد محمد بن سعد کا کاتب و قلم کار تھیں جن کی وفات مشفقہ جی ہوئی۔ ہشام بن علی بن عامر بن صہیب و قلم کار ابو عبد اللہ محمد بن زیاد و ابی لغزیہ اور محمد بن قسطلی شہید کی وفات کا سنہ ایک ہے یعنی مشفقہ۔

## اس کے بعد کا طبقہ

ہیں عبد العزیز بن عبد الملک اسی سنہ ان کو ابو محمد صیرفی عباس بن عیینہ نے لکھا تھے طب جی اور ان کو محمد بن حسن بن عبد الجبار نے بعض محدثین کے سینہ وفات پڑی بتائے، حکم بن عیسیٰ مشفقہ۔ ابراہیم بن محمد بن عمرو مشفقہ، عزیز بن عیسیٰ مشفقہ، عمرو ثمالی مشفقہ۔ عبد اللہ بن عمرو ثمالی مشفقہ، یحییٰ بن مہزیار مشفقہ، قناری مشفقہ، منصور بن ابی مزاعم مشفقہ۔ یحییٰ بن الجواب متاخری مشفقہ۔ محمد بن اسماعیل مسیبی مشفقہ۔

ان کی بدانت کا سال مشفقہ ہے اس لیے وقت وفات تقریباً کے تھے، علی بن صالح جی مشفقہ، یسیر بن کدام مشفقہ، طریقہ مشفقہ، اسماعیل بن یونس مشفقہ، یحییٰ بن یحییٰ اور بن یونس جی مشفقہ، سفیان بن عیسیٰ مشفقہ، شریک بن عبد اللہ مشفقہ، ابن شہاب زہری مشفقہ، جعفر بن ابی شہدہ مشفقہ، ابو اسحاق بن یحییٰ جو کہ ابوالفتح سے سادہ بیان ختم ہوا۔ یہاں کے بعد کے طبقے کا ذکر نہیں ہے۔

محمد بن ابی سعید، محمد بن محمد بن عمرو، اسی سنہ کوفہ جی، ان سے پہلے جی محمد بن ربیع ثمالی اور ان سے ان کے والدین جی و زہد کی وفات کے پھر سے سنہ بتائے وہ یوں جی،

ثمالی بن ثمالی مشفقہ، اسماعیل بن یونس مشفقہ، شعیب بن عیسیٰ مشفقہ، سعید بن عبد العزیز و شعیب مشفقہ، عاصم بن علی مشفقہ، یحییٰ بن سعد مشفقہ، محمد بن سعد مشفقہ، حسن بن صالح مشفقہ، حبشہ ابراہیم بن محمد اور حسن بن یونس مشفقہ، جعفر بن احمد مشفقہ، مشفقہ، یحییٰ بن سلم بن کثیر مشفقہ، حبان بن علی اور محمد بن ابان مشفقہ، عاصم بن ابی طہس مشفقہ، یحییٰ بن شہدہ مشفقہ، ابو حمزہ مشفقہ، شریک بن عبد اللہ مشفقہ، عبد الواحد بن زیاد، ابوالاحوص اور جعفر بن سلمان مشفقہ، عبد اللہ بن یحییٰ مشفقہ، یحییٰ بن یونس مشفقہ، ابراہیم بن محمد ثمالی مشفقہ، یحییٰ بن یونس مشفقہ، محمد بن زید اور محمد بن عبد اللہ مشفقہ۔ قناری و قناری مشفقہ، علی بن ابراہیم بن یحییٰ مشفقہ، ابو احمد و سعید بن شہدہ مشفقہ، یہاں اسی کا بیان ختم ہوا ہے۔

## ان حضرات کے محدثین کا ایک اور طبقہ

انصاری و صالح بن احمد البغوی ہشتمہ اذ قال حدیثنا احمد بن علی الاثیر قال حدیثی محمد بن یحییٰ بن فضال۔

اسی سند میں محمد بن یحییٰ بن فضال چند محدثین کے سینہ وفات پڑی بیان کرتے ہیں۔ یحییٰ بن یحییٰ مشفقہ، عبد اللہ بن عبد اللہ مشفقہ، اسی سند میں ابی طہس کی



یعنی مبارک صحیح حدیث (یا ذکر) کی اولاد سے ہیں۔ تمام غائبان بوقیوتی و باطنی ہیں۔  
سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ میں اپنے طب میں ان کی طرح ان سے لذت لیتا ہوں۔  
حاکم کہتے ہیں کہ اسی لقب کے بارے میں ابی ہریرہ حدیث حقیقت لکھتے ہیں۔  
یعنی کہتے ہیں کہ آپ کے مرنے کی صحت کی وجہ سے یہ لقب ملا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ  
اللہ کے یقین ہیں۔ اس کی تمام تفصیلات میں حالات ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔  
حضرت علیؓ کو اتراب کا لقب دیا گیا۔

اخبرنا ابو بکر محمد بن المثنیٰ عن الحسن بن حبیب قال حدثنا الفضل  
بن محمد الشمرانی قال ثنا ابراہیم بن حزمۃ قال ثنا عبد العزیز بن حاتم  
عن ابی حازم عن سہیل بن سعد قال۔

میں نے سہیل کو بیان کیا ہے کہ آل مرثد کا ایک شخص مینے کا مائل بنا دیا گیا۔ اس نے  
سہیل بن سعد کو یہ کہہ کر کہا کہ میں نے سب کو شتم کر دیا۔ سہیل نے انکار کیا۔ اس نے کہا۔ اگر تم  
اس سے انکار ہے تو زام نہ کرو۔ صرف اتنا کہہ دو کہ اتراب پر خدا کی لعنت ہو۔  
سہیل نے کہا۔ علیؓ کو اتراب سے زیادہ کوئی کم رقب چاراد تھا۔ جب کوئی آپ کو  
اس نام سے بلاتا تو آپ خوش ہوتے تھے۔ اس مائل نے کہا۔ اچھے یہ واقعہ تھا کہ یہ کیفیت  
اتراب کیوں رکھی گئی؟ سہیل نے کہا۔ حضورؐ ایک بار جناب حاضر کے گھر تشریف  
لے گئے تو اس علیؓ کو نہ پایا۔ حضورؐ نے غلطی سے پوچھا۔ قبا راعمرؓ آدھی گئی کہاں ہے؟  
بعض میرے اوردان کے درمیان کچھ رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے یہ وہ باہر نکل گئے  
اور اس قبور کو دیکھا۔ حضورؐ نے ایک شخص سے کہا کہ وہ دیکھو کیا ہیں؟ وہ دیکھ کر وہیں  
آئے اور بتایا کہ وہ تو ہمیں ہی آرام کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضورؐ ان کے پاس آئے علیؓ نے  
ہنسے تھے اور چادر پیو سے کھسک کر گھٹنے تکی۔ اس لیے علیؓ کے جسم و باہر اس  
مائل گھٹنے تھے حضورؐ نے اس مائل کو جھانکے ہوئے فسر دیا۔ انھوں نے اتراب!

## علم حدیث کی ۴۵ ویں قسم

اس حصہ علم کا تعلق محدثین کے القاب سے ہے۔ اس میں ایک گروہ ایسا ہے جس  
کو صرف اپنی القاب کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ پھر ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جس  
کی شہرت تو القاب ہی کی وجہ سے ہے۔ لیکن ان کی یادگاریوں کی نگاہوں میں وہ ناپسندیدہ  
تھے۔ چنانچہ مسلمانؓ نے ان کی وجہ سے علم ابیہیں سے روایت کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر  
رکھتے۔ جیسے اور صرف "مسلم" کہتے۔ بعضی مذہب کے اسی طرح عبداللہ بن زید مرقیہ جب  
موسیٰ بن ثعلبی سے روایت کرتے تو انھیں مرقیہ ہی میں دبا کر کہتے یعنی اس کے چمکے حرف  
منسوب کرستے تھے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ جو بچے مرقی کہیں اس کے گھر میں نہیں  
داخل ہوں گا۔ (یا اسے معاف نہیں کروں گا)

اس میں سب سے پہلا لقب "مردج" ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو دیا گیا۔

اخبرنا احمد بن محمد بن عمرو الاحمسی بالوقوفۃ قال حدثنا الحسن  
بن حشید بن السریع قال حدثنا ابراہیم بن المنذر عن ابی ہریرہ قال حدثنا  
ابو بکر بن ابی اویس قال حدثنا عبد العزیز بن ابی الزناد عن هشام بن  
صردۃ عن ابیہ قال۔

اس اسناد میں مردہ کا بیان ہے۔ اچھا یہ کہ میرے والدہ میں یہ قسم درج ہیں۔  
یہ مصرعے پڑھا کرتے تھے۔ مبارکھم ولد الصدیق۔ انہوں نے ان ابی حقیق

الغداۃ والذہنی

نے الفاظ میں "ابو" لکھا۔ لیکن یہ کہہ کر حضرتؐ کو شرم آدھی ہو کر رہے۔

یہ مصلی کے مرنے ہی کے بعد ملا۔

کہا کہ: یہ انکار کر دے جو ہے، میں حصار کے ساتھ میں ملایں۔ میرے ساتھ بکریاں  
ہو رہے کہ کسی ایک شخص نے حصار کو کڑی لپی است، بیان کی جو میں نے لپی سے کہی نہیں  
سنی۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ: اس میں سے ابن عباسی کا لقب خندہ ہو گیا، کیونکہ اس دن  
انھوں نے بہت شر کر دیا تھا۔ حاضرین میں کسی نے کہا: جب وہ اسے خندہ رہا تو  
خندہ دیکھنے والے کو خندہ کہتے ہیں۔

میں نے ابو مسعود بن عمر بن عبد بن قیس قسری کو، انھوں نے حسین بن علی کو کہتے  
سنا کہ عبد اللہ بن عمر بن ابی بن جنی سے پوچھا گیا کہ: آپ کو "مشک" وازہ" لقب کیوں  
دیا گیا؟ جواب دیا کہ: بخدا مجھے یہ لقب فضل بن زکریا کنذی نے دیا ہے۔ چنانچہ اس کو  
ایک دن میں عام میں گیا۔ ابہر اگر بخندہ کی دھرتی لی اور کنذی کے پاس گیا۔ وہ بولے:  
اے ابو عبد الرحمن! خدا نے مجھے دے بھیجے، تو تو "مشک" وازہ" ہے۔ یہ بابت انھوں  
نے کئی بار کہی۔ پس لوگوں نے مجھے بھی یہی لقب دے دیا۔

میں نے ابو محمد بن عبد اللہ ثمالی کو اور انھوں نے ابو جعفر سمری کو یہ کہتے سنا  
میں بچوں کے ساتھ کچھ سے کھیل رہا تھا۔ میں بھی بچہ تھا اور کچھ سے دست پست ہو  
رہا تھا اور میں نے کہی حدیث نہیں سنی تھی۔ اس سے میں ابو نعیم فضل بن زکریا کے  
پاس سے گزرا۔ میرے والد کے اس کے مدد سے نہ مراجم تھے۔ انھوں نے مجھے  
دیکھ کر کہا: اسے کچھ سے کھیلنے والے! اب وقت آگیا ہے کہ تم سارے حدیث کی  
مجلس میں آؤ گے۔ اس واقعے کے کچھ دنوں بعد جب مجھے اُن کے پاس لے جایا گیا تو  
معلوم ہوا کہ ان کی مجلس ہو چکی ہے۔

میں نے ابو بکر محمد بن محمد بن زکریا کو، انھوں نے ابو عبد اللہ قسری کو اور انھوں نے  
محمد بن جریر کو کہتے سنا کہ: محمد بن سلیمان حبیبی کو قرین کا لقب دیا گیا تھا، کیونکہ وہ  
بہت آدمی گھروں کی تجارت کرتے تھے اور ہر ایک سے کہتے تھے کہ: اس کو گھر سے  
میں قرین (دوست) ہیں۔ اس گھر سے کہتے بہت منصب ہے۔ لہذا ان کا لقب  
قرین پڑ گیا۔

اٹھارے ارباب!

ماکم کہتے ہیں کہ: اصحاب میں بہت سے لوگ ہیں جو اپنے القاب سے پہچانے جاتے  
ہیں ان کی تفصیل باعث طرالت ہوگی، فقط ذرا دیدیں، ذرا لکھیں۔ ذہن صحت اور ذکاوت  
وینرو۔ یہ سب القاب ہیں اور ان صاحب القاب صاحب کیم اہل علم جانتے ہیں صاحب کے  
بعد انھیں اور اتنا جلیں میں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جن کی پہچان بذریعہ القاب ہی  
ہوتی ہے۔

میں نے ابو العباس محمد بن یعقوب سے، انھوں نے عباس بن محمد ودی سے اور  
یحییٰ بن حسین سے سنا کہ: ابن عباس بن مسروق کی ڈاڑھی بہت لمبی چوڑی تھی، ایک دن اس کے  
اندر سے چم نکلا۔ پس ان کا لقب "بشک" پڑ گیا۔

میں نے بکر بن محمد میرنی سے اور انھوں نے جعفر بن محمد بن کرآل سے سنا کہ:  
یحییٰ بن حسین اپنے رفقاء کو لقب دیا کرتے تھے چنانچہ انھوں نے محمد بن ابی بکر  
کو راسخ (چمکنا) عید بن ماتم کو علی (دھڑکا) صالح بن محمد کو خندہ (دھرتی) لاجا (راہ میں)  
ابو بکر کو خندہ (؟) محمد بن صالح کو بکیر (؟) علی بن عبد اللہ کو طاف (خندہ)  
راہ میں عید بن ماتم کو طاف (خندہ) دینے والا کے القاب دیکھے سب کے سب  
ان کے کہتے رفقاء اور صاحب طرالت ہیں۔

حدیثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا ابو قتادہ الزرقانی  
قال حدثنا عبد اللہ بن عباس قال حدثنا القسری قال حدثنا بکر بن کثیم  
المشلی قال ابو قتادہ۔

اس ساری میں ابو قتادہ۔ جو بکر بن کثیم مشلی کے پاس ہیں۔ کہتے ہیں کہ: میرے میں  
ہمارے پاس اس پر عجیب آئے۔ لوگ ان کے گروہ میں آگئے۔ میں بوجہ نے حسن بصری  
کے واسطے سے ایک حدیث بیان کی۔ انھوں نے اس کی حسرت سے انکار کیا۔ میں بوجہ نے

لے "بشک" سے سنیں ہیں مگر ڈاڑھی وہ اس کے سنیں بکھر کے ہیں۔

جزاگانِ مآخذ ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ، ابو جعفر منصور رضی اللہ عنہ سے اپنے اصولِ علم کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک عمارت میں داخل ہوئے تھے تو وہاں کے چوکیدار نے انہیں پکڑ لیا۔ پھر دونوں میں لڑائی منظرِ حریفی و اقتدار کے ساتھ پیش پیش ہو رہی تھی۔

جیسے چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ ایک فرد چور ہو

جیسے چھوڑ دو۔ میں رسول اللہ کے چچا عباس کی اولاد ہوں

میرا دستِ ست درو کی میں قرآن کا لبِ علم ہوں

جیسے چھوڑ دو۔ میں نفاذ اور فرائض کا عالم ہوں۔

آخر جب اس نے منصور کو عاجز کر دیا تو انہوں نے دودھیم رکھ دینے اور اس وقت سے منصور نے پوری کوشش کے ساتھ مل جل کر کرنے کی مثال لی۔ ایک عرصے تک اپنی اس روش پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ وہ غصہ ہو گئے اور یہ عادت اہلِ حق رہی اس لیے لوگ انہیں کبوتر کہنے لگے اور لقب ابو اللہ الخبثیٰ اور کبر لالہ ہو گیا۔

پھر میں نے ابو الحسن احمد بن خضر کو اور انہوں نے حافظ جعفر بن احمد کو کہتے سنا کہ ہم لوگ محمد بن داؤد کے گھر پر درخت کی کھانوں میں بیٹھتے تھے اور محمد بن داؤد درخت سے ٹیک لگائے بیٹھے دوس دوس سے جھگڑتے تھے۔ ان کی عادت یہ تھی کہ جہاں کسی نے آواز بلند کیا یا سسکایا اور وہ آواز کھڑے ہوئے۔ پھر کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ انہیں واپس لے سکے۔ اتفاقاً سے ایک پروردگار کی بیٹ لڑی جو میرے ساتھ تھام رہی تھی اور کتاب پر پڑی تھام رہی تھی۔ اتفاقاً سے ایک پروردگار کے کچھ میرے ساتھ شریک رہے تھے۔ طاہرہ زکریا کے کچھ میرے ساتھ تھے۔

لے دانت پادھیم کہتے ہیں۔

میں نے ابو نصر احمد بن سہیل قتیبہ سے بخارا میں اور انہوں نے ابو علی صالح بن محمد بغدادی کی زبان سے سنا کہ کسی نے ابو علی سے سوال کیا کہ، آپ کا لقب جزوہ کبیل پڑ گیا جو اب میں انہوں نے بتا کر عمرو بن زرارہ محدث لہذا دینے کو ایک اجزہ علم ان کے گرجہ پر گیا۔ مجلس پر غاصت ہونے کے بعد اس سے سوال کیا گیا۔ یہ حدیثیں آپ نے کہاں سے سنی ہیں؟ جواب دیا: کہ جزوہ کی عادت تھی۔ بس یہ لفظ جزوہ مجھے چبک گیا۔

میں نے غلغلہ بن محمد کو کہی سے بخارا میں اور انہوں نے ابو اردون سہیل بن شاذانہ سے سنا کہ یہی بن موسیٰ تھے کا لقب شکاراں ہے۔ چلے گیا کہ ان کے گالی مرغ تھے۔

میں نے حسین بن محمد ہمدانی سے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم زمرہ دماغانی کے یہاں کرتے سنا کہ، ہم لوگ ابراہیم بن حسین بن زید بن ہوائی کی مجلس میں بیٹھتے تھے بن کا لقب سیف تھا۔ ایک ابنی آیا اور ان سے ادا ریشہ دریاخت کرنے لگا لیکن جو ہم ہمیشہ رہے۔ اس نے کہا کہ آپ مجھے حدیث سنائیں اور میں آپ کی ہجو کروں گا۔ ابراہیم نے چوہا تمہاری کیا ہجو کرے؟ اس نے جواب دیا: شہر چھا:

ان مثل تھاک فی ترمشہ قتلت فایمہ خلد سیفہ

کینے دانت نے کہ کہتے کیا ہو گئے کہ تو گویا کوشا ہے۔ میں نے کہا، یہ سیفہ جیسا کام ہے۔

ابو یوسف بن کمرادینے اور مظاہر حدیث سنائی۔ اسی زمرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن حسین کا لقب سیف تھا اس لیے پڑا کہ وہ حدیثیں بہت کھا کرتے تھے۔ سیفہ دراصل ایک ٹائمر ہے جو ہر صبحی جڑا ہے جس درخت پر بیٹھتا ہے اس کے چوڑے کوٹھ کر جانتا ہے اور اس کا کوئی پتہ باقی نہیں رہتا، ابراہیم کا بھی یہ حال تھا کہ جب کسی محفل سے شتے تو اس وقت تک اس کا پیچھا نہ چھوڑتے جب تک اس کی تمام حدیثیں نہ دیکھ لیتے۔

میں نے ابو الحسن احمد بن جعفر طبری سے کہنے میں اور انہوں نے اپنے والد سے اپنے

کو ہنسی پہنچی۔ محمد بن داغ نے اسے دیکھ کر کتب رکھ دی۔ اس واقعہ کی خبر سلطان کو بھی لگئی۔ میرے پاس وہ خادم ملحقہ خبر سے پہنچا، اس کے ساتھ ایک مزدور بھی تھا جس کی چٹیر پر کچھ ہینکا ڈھکی لٹھی ہوئی تھی۔ مجھ سے خادم کہنے لگا: بھلا میرے پاس اس وقت اس کے سر اور کوئی شے نہیں ہے۔ آپ کے سنے میں ہے۔ میں آپ اتنا پکچھے کہ آپ میرے بارے میں پوچھا جانتے تو کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کون جہنا تھا؟ میں نے کہا: میں ایسا ہی کر دوں گا۔ صبح کے وقت جب سلطان کے سامنے میری پیشی ہوئی تو میں نے اس خادم کو صاف بھالایا۔ پھر میں پیشی کو تیس درجہ میں فروخت کر دیا اور عراق کے سفر میں اسی درجہ کو کام میں لایا اور اللہ نے مجھے اس میں برکت دی۔ اس واقعہ کی وجہ سے میرا لقب تحیری دہشتانی والا پڑ گیا۔ ورد چٹائی کی تجارت نہیں لے کر تھی میرے باپ دادا لے کر۔

مجھے ابو محمد بن جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم قرظی نے زودیم بن محمد بن زودیم بن یزید کا یہ بیان سنا کہ: ہم لوگ داؤد بن علی اسہبانی کے پاس تھے کہ ان کا لڑکا عمر، جس کا وہ بڑا خیال رکھتے تھے۔ روتا ہوا آیا، اخوان نے اسے لپٹا کر بلکہ چھا کر کیوں رو رہے ہیں؟ اس نے کہا: بڑے مجھے ماس لقب سے پکار رہے ہیں۔ اخوان نے کہا: اس لقب سے؟ چاؤ قرظی! احمق بنیہ کر دوں۔ اس نے کہا: مجھے کچھ کہتے ہیں۔ اخوان نے کہا: چاؤ قرظی وہ کیا کہتے ہیں۔ تاکہ میں ان کو اس سے باز نہ کروں۔ بھلا مجھے شخصہ و الشہدہ لکھنے کی چڑیا کہہ کر غصہ طلب کرتے ہیں۔ داؤد کو یہ سن کر ہنسی آگئی تو لڑکا بولا: آپ ہنس کر ان لڑکوں سے بھی زیادہ میری دل آزادی کر رہے ہیں۔ داؤد نے جواب دیا کہ: لا الہ الا اللہ ہے لقب قراسان سے نازل ہوا ہے اور اسے بیٹے: اب تو تم عصفور الشہدہ ہی رہو گے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: متاخرین کے بعض القاب کا ذکر میں نے ان

دواہت کی بنا پر کیا ہے، جو میرے شیخ سے مجھے پہنچی ہیں۔ باقی القاب میں سے دعاؤں پہنچانے جاتے ہیں، بہت ہیں۔ ان سب کا ذکر یہاں ممکن نہیں۔ ہمارے آخری مؤرخین ان کا ذکر کر چکے ہیں جو یہاں بیان کرنے سے پہلے نیا ذکر دیتا ہے۔







(المن) حدثنا ابو بکر محمد بن احمد بن باقریہ عن اصل کتابہ  
قال حدثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حدثني ابي قال حدثني  
عبد الرحمن قال قال عمر بن الخطاب قال حدثني اسامعيل بن اُميّة  
عن ابيه عن جده قال ....

اس اسناد میں جس میں احمد بن حنبل عبد الرحمن بن باقریہ سے روایت کرتے ہیں اس میں  
بین اُمیہ لفظ وہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک خادم تھا جس کا نام مہمان یا  
ذکوان تھا۔ ماحول سے اس کا ضعف سمجھاؤ اور دیا۔ وہ حضور کے پاس آیا اور اس واقعے  
کی اطلاع دی۔ حضور نے فرمایا: جتنا حدیث اس سے آؤ اور کیا ہے، اتنے سے میں تم  
آزاد فرماؤں جتنے تھے کہ اس نے آؤ اور سنیں کیا ہے۔ اتنے سے میں تم قیدی رہو گے۔  
اس کے بعد وہ مرتے دم تک اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔

حاکم کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن زید حدیث میں احمد بن حنبل سے روایت  
کی ہے جس کی اسناد یہ ہے،

(اب) حدثني ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن يحيى قال حدثنا محمد  
بن السائب قال حدثنا محمد بن ابراهيم بن مرقا قال قال حدثنا الحسن  
بن ابي الرجب قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثني احمد بن حنبل  
عن الوليد بن مسلم عن يزيد بن واقد قال سمعت ابا نعيم عن ابي  
صهرير يقول ....

اس اسناد میں جس کے دو ميان محمد بن زراق، احمد بن حنبل سے روایت کرتے  
ہیں، تابع بیان کرتے ہیں کہ: عبد اللہ بن عمر جب کسی غازی کو دیکھتے کہ وہ رفع یدین نہیں  
کرتا تو اسے ٹھکڑاں مار کر رفع یدین کا حکم دیتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: پانچویں طبقے اور تابع تابع کا نہیں دے لے جاتے، اس کی  
مثال یہ ہے۔

(والعن) حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن يعقوب قال حدثنا يحيى

بن محمد بن یحییٰ قال حدثنا ابي قال حدثنا محمد بن واصل قال  
حدثنا عبد الله بن محمد بن شبيب عن محمد بن سيرين عن  
ابن ابي ....

اس اسناد میں جس میں یحییٰ بن محمد بن واصل سے روایت کرتے ہیں حضرت  
ابن عمرؓ کا ارشاد وہ بیان کرتے ہیں، یہ یعنی اسی طرح کے شرعاً واضح میرے ہاں ہیں، پس  
جو بات سے محاورت و شرافت میں اپنا ایسا ہی اس نکل کر نکلتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: عمر بن یحییٰ نے کسی حدیث میں اپنے والد یحییٰ بن عمر سے روایت  
کی ہیں اب اس کی مثال سنئے جس میں یحییٰ بن عمر اپنے فرزند عمر بن یحییٰ سے روایت  
کرتے ہیں، -

(وب) حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن يعقوب قال حدثنا ابو عمرو والمثنی  
قال حدثنا محمد بن يحيى قال حدثني ابي البراء حكوا قال حدثنا  
عبد الرحمن بن المبارك عن العيص قال حدثنا قريش بن حیان عن  
بكر بن وائل عن الزهري عن ابي عبد الله الاخر عن ابي هريرة  
قال ....

اس اسناد میں ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ: جب سعادہؓ پیام لانے والے یا ملازمت  
تھارے سامنے آئیں تو ان سے کہے کہ اور باتیں ذکر وادرا پس چلے جاتیں تو ان میں  
پڑا بھلا نہ کہو۔

حاکم کہتے ہیں کہ: چوتھے طبقے میں جس کی اس مثال ملتی ہے۔ مثلاً۔

(والعن) أخبرنا ابو بکر محمد بن واصل بن سليمان الزاهد قال  
حدثنا احمد بن محمد بن سعيد الكوفي قال حدثنا يعقوب بن  
يوسف الضبي قال حدثنا ابو جندب عن عبد الله بن الحسن عن ابن  
سيرين عن ابي هريرة قال ....

اس اسناد میں ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: حضورؐ نے مغز میں کی ایک نازا اور غزالی اس

کہ بعد پوری حدیث بیان کی۔

حاکم کہتے ہیں کہ منہ و جوف فی اسنادی ابوالعباس بن غنہ نے ہمارے شیخ ابو بکر محمد بن داؤد سے روایت کی ہے۔

وهو، حدثني البرزنجي عن المتأخر الحنفي الكوفي قال حدثنا البرزنجي عن سعيد قال حدثنا البرزنجي عن محمد بن داود النيسابوري قال حدثنا يحيى بن أحمد بن شياد قال حدثنا خازن الدين الهيثمي عن أبيه عن  
وسمعه عن حمزة عن ابن عمر أن...

اس استاد میں ایمن عمر سے روزِ ایت ہے کہ حضورؐ نے گھر کے اندر نماز  
داغ فرمائی۔

حاکم کہتے ہیں، یہ پہلا قسم کا ذکر معاصر میں ایک معاصر دوسرے سے اور دوسرا اپنے  
سے روایت کرتا ہے۔ ہمارے معاصر اسے مزید جتنے ہیں اب دوسری قسم کا ذکر شیخین  
بیچ نہیں رہے ہیں ایک دوسری قسم ہے قرین سے روایت کرتے ہیں اس قرین کی کوئی روایت  
اس دوسری نہیں بنتی اس کی مثال یہ ہے:

١ - حدثنا أبو حمزة عبد الله بن محمد بن عبد الله بن الصغار  
قال حدثنا أبو جعفر عبد الله بن محمد بن النعمان بن  
عبد السلام الإصبهاني قال حدثنا حميد بن أبي  
بشير قال حدثنا محمد بن سليمان عن أبيه عن  
سعد بن جعفر بن حمزة عن عبد الله بن الحسن عن عبد الله  
بن جعفر قال ...

اس سند میں عبداللہ بن جعفر اپنے عیال کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ، حضورؐ نے مجھے یہ کلمات سکھائے ہیں: لا الہ الا اللہ، اللہ العظیم العزیز، سبحان اللہ، رب العرش العظیم، والحمد للہ رب العالمین، والہم اقصدوا، مہم، حمی، اللہم تحبوا وحقی اللہم اعف عني نازک عفو عن ذنوب۔

حاکم کہتے ہیں کہ اسرار و سلیمان تھے دونوں قوموں ہی لیکن مصر کی کوئی روایت اس  
سلیمان سے جگہ نہیں ملو۔

٦- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب قال حدثنا الحسن بن علي بن صفوان قال حدثنا حسين بن علي الجعفي عن نضر أشدقة عن نهر هجر عن أبي اسحاق عن حماد بن عمار عن مهران عن عبد الله بن .

اس استاد میں عہدِ اشدِ روایت کرتے ہیں کہ اسٹوڈنٹس جب دعا فرماتے تو  
تین بار دُعا کو دہراتے۔

حاکم کہتے ہیں کہ: زائدہ بن قسار اور زبیر بن معاویہ دحقین ہی مگر زبیر کی کوئی روایت زائدہ سے ملے باوجود نہیں۔

٣ - عند شنا البراءة بن محمد بن يعقوب قال حدثنا الربيع بن سليمان قال حدثنا شعيب بن الليث بن سعد قال حدثنا أبي قال قال حدثني ابن الهادي عن إبراهيم بن سعد عن أبيه عن سلمة بن عائدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ...

اس اسناد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: امتوں میں کبھی محدث جہاں کہے تھے میری امت میں اگر کوئی محدث ہو گا تو وہ عربین خطاب ہیں۔

حاکم کہتے ہیں کہ: یزید بن عبداللہ بن اسماعیل اور گرجہ اور اسم بن سعد بن ابراہیم کی پوجیت زیادہ سندر رکھتے ہیں اور ان پر مستقیم ہیں۔ تاہم اکثر اسناد میں ہیں دونوں قرون ہیں۔ لیکن ابراہیم بن حاکم کی روایت ابن یزید بن عبداللہ کے مجھے یاد نہیں۔

٣ - ائمهنا احمد بن حنبل المقرئ قال ثنا سعيد بن عيسى الفارسي بن عبد الله بن داود عن المقرئ قال حدثنا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن ابن جابر عن مصقلة عن ابي اسحاق عن سعيد بن جابر عن ابن عباس قال .

اسی استاد میں عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ حضورؐ نے اس لوگے کا، بے حضرت خضرؑ نے قتل کر دیا تھا۔ ذکر کرتے کرتے ہرے فرمایا کہ وہ غرنا کا فرقا۔

حاکم کہتے ہیں کہ اسی بیان پر بحر عمان اور بحرین مسقطہ دونوں قریب ہیں کیوں کہ قبیلہ کی کوئی دعا پر ایسا سلطان سے بھیجا گیا وہ نہیں سہی۔ درحکم ہلے چند امادیت بطور مثال پیش کی ہیں جس سے اقرار کی کہ عدلیت کاظم ہوا ہے۔ اسے اس نوع روایت سے الگ چیز ہے جس میں زیادہ سن رسیدہ حکم عمر ملے سکے دعا پر ایسا کہتے ہیں۔

علم حدیث کی سنیٹائیسویں قسم

اس حصے میں رابرٹس کے تین قبائل، ادھنی، نام، گنیت اور پیش کا ذکر ہے جو کلابت میں رہتے تھے۔ ان میں بعض لوگوں سے ایک امام روایت کرتا ہے۔ اور اس کی مختلف کنیتوں اور تالیف کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ کاتبین ایک ہی شخص سے ہوتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کے اوزان کے پاؤں کے نام ایک ہی ہیں اور تحقیق کے فیضان میں اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی سات قسمیں ہیں جن کا طومر تہ حدیث کے تبریک کا ہر حصہ اس لیے کہ قطعہ صرف ہی کیا لیکن معنی میں مختلف ہوتا ہے لہذا اس طومر کو براہ راست قابل اعتناء و حفظ حدیث کی زبان میں سن کر فائدہ نہ کرے وہ تصنیف سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی افتاء اللہ سے پوری طرح بلیں کر دیں گے، لیکن مختصر کے پیش نظر اسناد اور احادیث کا ذکر نہ کر دیں گے۔

۱۔ اس کی پہلی قسم ترائی کے شیعہ جلتے جملہ سے ہے شیعہ، یحییٰ، یحییٰ، یحییٰ اور یحییٰ  
تیسری بنی تیس کے بن کے اور یحییٰ بن حاکم مغربی کے تیس کے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کبر  
تیس کے بن کوئی ذکری شیعہ زمرہ نہیں ہے۔ مذکورہ چار تیس نام ہیں اور اس کے جسکے لگ  
ہی نسبت سے تیس کہہ جاتے تھے۔ یحییٰ اہل بصرہ کے تعلق رکھتے ہیں عبدالرحمان بن  
سارک وغیرہ تیس ہیں۔ یحییٰ کا تعلق اہل شام سے ہے جس میں حمیر بن ابی اور یحییٰ بن  
سعد بن عبدغیرہ ہیں۔ یہ دونوں شام کے تابعین ہیں۔ یحییٰ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ  
ہی کو تیس کے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ طوقی اور طوقی۔ ان میں طوقی اور طوقی ہیں۔ طوقی اور طوقی ہیں۔ ان میں طوقی اور طوقی ہیں۔













ہے ہیں۔ ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سیسی۔ ابو اسحاق سلیمان بن یزید شیبانی۔ ابو اسحاق یحییٰ بن ربیع زبیدی اور ابو اسحاق ابیہ بن مسلم ہجری۔ محدث کے لیے صاحب ہے کہ ان میں سے ہر ایک اسحاق کی روایتیں کے غالب تھے پر نظر رکھنا کہ ہر ایک اسحاق کو کثیر ابو اسحاق سے متاثر کر سکے۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ قوی اور شعبہ جب ابو اسحاق سیسی سے روایت کرنے میں تو صرف ابو اسحاق کہتے اور ابو اسحاق کی جیتر روایت آگے چل کر کھائی میں پر امام بن عاصم سے قوی ہوتی ہے یا زیادہ اور تم سے۔ لیکن تب یہ تابعین کی روایت لیتے ہیں تو یہ ایک ایسی جامعہ کے واسطے سے اسے بیان کرتے ہیں جو انہیں سے روایت کرتی ہے۔ اگر وہ دونوں قوی و شعبہ۔ ابو اسحاق شیبانی سے روایت کرتے ہیں تو جیتر شیبانی کا مقدمہ دیتے ہیں اور کبھی چوڑھی دیتے ہیں۔ ایک سرچ نشانی یہ ہے کہ دونوں عن ابی اسحاق عن الشیخ روایت کریں کہ انہما مروا ابو اسحاق شیبانی ہی ہوتے ہیں۔ اب دیکھو ابو اسحاق ابیہ بن مسلم ہجری قرآن سے شعبہ پر نسبت قوی کے زیادہ روایت کرتے ہیں اور یہ ہجری کی زیادہ تر روایات ابی اسحاق سیسی سے ہوتی ہے اور ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سیسی کی کچھ بہت روایات ابو اسحاق سیسی سے ہوتی ہیں۔ یہاں آکر دونوں کی تکیا یعنی ہجری اور ابو اسحاق سیسی میں کوئی تیز نہیں ہو سکتی ہمز اس کے کو یادداشت اور ذکر کہ موجود ہے۔ ان دونوں ابو اسحاقوں کی روایت کے فرق کو جب کہ دونوں ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ بیان کرنا بڑی فراغت چاہتا ہے۔ اب دیکھو ابو اسحاق اسماعیل بن زید زبیدی کی قوی اور شعبہ دونوں عمر اکثیت ابو اسحاق کی جگہ اسماعیل بن زید کا لفظ ہوتے ہیں اور اسماعیل کی اکثر روایت ابیہ بن مسلم سے ہوتی ہے۔

۱۔ اسی طرح ابن مسعود بھی کئی ہیں۔ ایک ابوبکر بن مسعود ہیں۔ ان سے اور ان کے بھائی محمد بن مسعود سے ابن جریر کی روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر بن مسعود کا کوئی الگ نام نہیں یہ کہ نسبت یہ ان کا نام ہے اور ان کے بھائی محمد بن مسعود کی دو نسبتیں ہیں۔ ابوبکر بھی اور ابو عبد اللہ محمد بن مسعود بھی۔ حدیثی علی بن عیینہ قتال حدیث الحسن بن محمد بن زیاد قتال حدیث محمد بن یحییٰ قتال

حدیث علی بن عبد اللہ قتال سمعت سفیان بن عیینہ

سفیان کہتے ہیں کہ ابن مسعود کے پاس ابیہ بن مسعود کا گھر تھا کہ اسے ابوبکر یہاں قبل حاکم دونوں عمارتوں میں فرق سمجھتے۔ جب کہ بعض کے نزدیک دونوں بھائیوں کی کنیت ایک ہی ہے اور دونوں جاہل سے روایت کر رہے ہیں۔ صرف صحیح روایت ہی کی کہ درست ممکن ہے۔ وہ دونوں کہیں ابوبکر کا کوئی الگ نام نہیں ان سے بہت کچھ روایت مروی ہیں اور ان کی روایت زیادہ تر تابعین سے۔ مثلاً عمرو بن مسلم قوی سے۔ ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے محمد بن مسعود کی روایت بالکل غلط روایت ہوتی ہے اور ان کی کنیت شاذ و نادر ہی بیان کی جاتی ہے۔ ان دونوں کا ذکر محمد بن مسعود ابوبکر بن مسعود کے الفاظ سے ہوتا ہے۔

۲۔ اسی طرح ابو بردہ اشعری تین ہیں۔ ایک ابو بردہ عامر بن نفیس اشعری ہیں جو ابو اسحاق اشعری کے بھائی اور صحابی ہیں۔ دوسرے ابو بردہ ابو اسحاق کے فرزند ہیں یعنی عامر بن عبد اللہ بن نفیس جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ تیسرے ابو بردہ ہیں، جزی بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ۔ یونس بن ابی اسحاق سیسی ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے بھی روایت کرتے ہیں اور ابو بردہ جزی بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے بھی۔ یہاں بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ یونس بن ابی اسحاق نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا ہی نہیں بلکہ اپنے والد ابو اسحاق سے اور انہوں نے ابو بردہ سے سنا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں۔ چنانچہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابو اسحاق نے بھی ابو بردہ سے سنا ہے اور ان کے فرزند یونس نے بھی اپنے والد کی طرح ابو بردہ سے سنا ہے۔

۳۔ ابوبکر بھی دو ہیں شعبہ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں کہ کسی کا نام شاذ و نادر ہی لیتے ہیں۔ ایک ابیہ ابوبکر بیان بن ابیہ اشعری کوئی جو تابعی ہیں اور دوسرے ابیہ جزی بن ابیہ شعبہ۔ ابوبکر کی کنیت ہے ابیہ اس کی کہ ابوبکر ہیں۔ جب شعبہ کی روایت عن ابی یوسف عن سعید بن جبیر عن ابی حاتم یا عن الشیخ ہر از صاحب درک محدث کچھ لیتا ہے کہ یہ بیان ابن ابیہ بن ابیہ اشعری سے روایت عن ابی یوسف عن









بگلیں، پھر میں نے پوچھا کہ حضورؐ نے کتنی بگلیں لڑی ہیں؟ کہا: انہیں۔  
حاکم کہتے ہیں کہ: زید بن ارقمؓ نے ان اکثر بگلیں کا حال بتایا ہے جن میں وہ شریک  
رہے اور بابر بن عبد اللہ بتاتے ہیں کہ حضورؐ نے ان بگلیں لڑی ہیں۔

احمد بن ابی عبد اللہ محمد بن علی الصنفی بصحۃ قتال حدثنا احمد بن  
ابن ابراہیم بن عباد قتال اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن الزہری  
قتال۔۔۔

اس سند میں زہری کا بیان ہے کہ: حضورؐ نے چوبیس بگلیں کی ہیں۔  
حاکم کہتے ہیں: اگر کہ ایک ہمارے نے بتایا ہے کہ معتبر ترین معنادار وہ ہیں جو  
موسیٰ بن عقبہ کی تحسیر میں ہیں۔ انھوں نے ابن شہاب کے واسطے سے یوں بیان  
کیا ہے،

احمد بن اسماعیل بن محمد بن الفضل بن محمد الشعمانی قتال  
حدثنا حذیفہ بن قتال حدثنا ابراہیم بن الخضر قتال حدثنا محمد بن  
یونس عن موسیٰ بن عقبہ قتال ابن شہاب۔۔۔

اس سند میں ابن شہاب کہتے ہیں کہ: حضورؐ کے قریب دار غرامت یوں ہیں، بڑے  
کو دینی سیر کا کوزہ، خدا کا مقام مثل۔ دین سے اور نبی سے بہتر نہیں ہے۔  
ابن شہاب رحمہ اللہ دار غرامت (سیر) کو قریب سے جنگ) اور ان کی وعدہ خدائی کے۔ بنی نضیر  
خیر جماعہ محمد بن ابی سلمہ پر تالیف، متعدد تھا۔ ذلت، ارتداد۔ دوڑا الجعلد، جلد  
بنی قریظہ بنی مصلح بن یونس، ائمتہ المسلمین، مقام مشرقی شام، قرودہ، مجروح، شہاب  
سرزمین بنی سلمہ رحمہ۔ طوت، وادی القری۔ صحیح ترین اسناد سے ہی طراوت برتی ہے۔  
ہیں۔ دسے، سراپا، آواز بہت ہیں۔ سراپا میں سے برتری کی برتری اس جنگ کو کہتے ہیں  
جس میں حضورؐ فرات خود شریک تھے ورنہ۔

احمد بن محمد بن ابراہیم العاصی قتال حدثنا الحسن بن محمد بن النعمانی  
قتال حدثنا احمد بن الحجاج قتال حدثنا معاذ بن فضال عن ابن شہاب

## علم حدیث کی اڑتالیسویں قسم

اس سند میں ابن حنیزل کا ذکر ہے وہ ہیں، احمد بن محمد بن ابی عبد اللہ بن سلمہ کے  
مغازی، سراپا، بصرہ، اور وہ نکالتے ہیں جو شریک فرات ناموں کے نام لکھے گئے۔  
کرن سنی چیز اس میں درست ہے، ہاں کن کا نام ہے، ہمارے میں ہر ایک نے ان بگلیں  
میں حضورؐ کے سامنے کیا کیا جو شہادت دیکھتے، ہاں ثابت عدم، ہاں ہاں جنگ  
لنگ، کس نے جنگ میں بڑی دکھائی؟ کس نے حاکم کیا؟ کن حضورؐ کی مدد کے لیے ہیں  
پر قائم رہا اور کس نے منافقت اختیار کی؟ حضورؐ نے فیتہ میں کس طرح تقسیم کر کے  
زیادہ اور کس کے کم دیا؟ اور وہیں اشخاص میں دشمن، متحمل کا سامان کس طرح تقسیم  
فرمایا؟ غول (خود برد) کی کیا سرزادی و چیز تھی وہ؟ تین ہیں، یہ کنی و انہیں کس کنی  
حاکم نے بیان نہیں کر سکتا۔

حدثنا ابو العاصی بن محمد بن یحییٰ قتال حدثنا الحسن بن علی بن عفا  
قتال ثنا عمرو بن محمد بن الفضل بن قتال حدثنا اسرار شیل عن ابی  
اسحاق قتال۔۔۔

اس سند میں ابو اسحاق کا بیان ہے کہ: میں مدد کے دن زید بن ارقم کی بغل میں بیٹھا  
تھا۔ ان سے پوچھا کہ: آپ نے حضورؐ کی میت میں کتنی بگلیں کی ہیں؟ پہلے سترہ

تھے، پھر اس کو کہتے ہیں، پھر کہیں بھیجے جاتیں۔

تھے لیکن قریب ہے، حاکم اس قسم میں، تمام میں چھوڑ گئے ہیں، ہر ایک دو حضورؐ کے۔













## علمِ حدیث کی پچاسویں قسم

اس قسم میں ان اہلِ باب کو کہا گیا ہے جن کو محدثین کا حال کی آسانی اور مذاکرے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ ہم سے جانتے ہیں کہ عتوب بن مساعیل نے اورانی سے محمد بن یحییٰ نے اورانی سے محمد بن سہیل بن حکوٹے بیان کیا کہ ایک روز عاملی وارشید بعد فراغ میں بیٹھے تھے اور ہم لوگ بھی ان کے سامنے بیٹھے تھے کہ ایک مسافر جس کے ہاتھ میں دو تھپی آگے بڑھا ہوا تھا، اسے ابو الرئینین (اسی صاحبِ حدیث و محدث) بولیں جڑاؤ وہ سے محروم ہو گیا ہے۔ عاملی وارشید نے پوچھا کہ اکل باب کی سند حدیث میں تمہیں کیا یاد ہے؟ وہ مسافر نے نہ بتا سکا۔ اس کے بعد مولیٰ نے مسل بتانا شروع کیا کہ ہم سے ہمیشہ نے مجاہد بن جسر نے اور عکال نے بیان کیا اور پوری سند یہ بیان کر کے معقول حدیث بیان کر دیا۔ پھر مولیٰ نے اس سے حدیث سے معقول کے بارے میں پوچھا کیا اور مسافر نے اسے متفق بھی نہ بتا سکا اور عاملی نے اس کی سند اور معقول بھی بیان کر دیا۔ اس کے بعد اپنے رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر کہا، ابھی لوگ صرف تین دن حدیث پڑھ کر دھڑکی کر بیٹھے ہیں کہ میں محدث ہوں۔ جانتے تھے کہ وہ ہم سے دو؟

حاکم کہتے ہیں کہ انہیں ان حدیث کے ایک گروہ کے متفق یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہر محدث و اہلِ باب سے آفاذ کر لے۔ ایک تو ہے۔ الاصل بالانساب (امال کا تیسرا نکتہ) ہے جابجبہ بعد حضرت اللہ اسرار سے مفاقی منوعا صا وائے اس شخص کو گفتہ رکھے۔ ۔۔۔۔۔ جو میرے قول کو سن کر یاد رکھے (جامع انشاء اللہ ان وہ اہلِ باب کے علاوہ ان اہلِ باب کو کیا کرے گی جن میں سے

## علمِ حدیث کی پچاسویں قسم

یعنی کے متفق ان حدیث سے مراد اگر وہ ہیں ہر ایک ہے۔ اہلِ اہلِ باب میں ان دو باتوں کے اشارے ہیں جو کتاب الاصابہ میں دیکھے جاتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود نے حضرت سے جو سوال کیا تھا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ اس کو بھی اسی میں داخل کھنچا جائیے۔ اب دو احادیث سنیں (اس میں ہر جگہ مکمل حدیثیں نہیں زیادہ تر صرف ابتدائی کلمات ہیں) حضرت اشارہ بالقطب باب۔ ترجمہ ۱۔

۱۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور اس کے مسلمان محفوظ رہیں۔ ۲۔ انفاقانہ حدیث کی روایت قطب قبر کے بارے میں جس کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ ہم سے حضرت رسول اللہ صلی وسلم نے جو سادق و صدوق ہیں بیان فرمایا۔ (۱) سلامت تو رہے۔ (۲) لانی میں وقت نہ کرنا کہ اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ (۳) (۴) اللہ تعالیٰ ہر شے آسمان سے دینا پرا کرتا ہے۔ (۵) (۶) اللہ کے تائید سے ہم میں۔ (۷) (۸) حدیث جبریر کہ میں نے حضور کی بیعت کی۔ (۹) (۱۰) زمین خیر خواہی کا نام ہے رو، جو بار بار اس کے اندر جاتے اور لفظ اللہ تعالیٰ کہتے۔ (۱۱) (۱۲) میں سے مشورہ کیا جائے تو اس سے کہتا ہے۔ (۱۳) مومن ایک مورخ سے روایتیں فرماتا تھا کہ کسی کا مومن اسلام سے کہ۔ (۱۴) (۱۵) روح کی مختلف ٹولیاں ہوتی ہیں (۱۶) اہلِ اہلِ باطن سے اور ہر مومن داخ ہے۔ (۱۷) (۱۸) حدیث جبریر کہ جو کسی کی طرف سے اپنی جہلی کے بارے میں معنی ہو۔ (۱۹) (۲۰) حدیث معراج (۲۱) عن حق تعالیٰ کہ وہ دلتے ہیں آئیں گے۔ (۲۲) (۲۳) خدایہ وہاں آپس میں ایک دوسرے سے صمد رکھو۔ (۲۴) (۲۵) رویت باری کی روایات (۲۶) قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔ (۲۷) میری اُمت کو اللہ تعالیٰ گرامی ہو گیا نہیں کرے گا۔

جو احادیث کتب الطہارت میں مذکور ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ طہارت کے فیصلہ طہارت کے فیصلہ کہ نماز کو قبول نہیں کرتا، مردوں پر مس (۲) جو اپنے ذکر کو کھنسنے دو و خود کرے۔ (۳) دو حدیث جس میں اللہ نے حضور سے روایت کیا کہ کیا کوئی شخص بخلت جانتا ہو سکتا ہے؟ ۱۔ ام (۲) وہ دونوں کان سر کی کا حدیث ہوتے



۱۴۱) تا ذکر کر کے نمازِ محبت میں اضافہ فرما کر ۱۴۲) جو رکوں کے درمیان صبح کرانے اس کا حروفِ جہر ثبوت نہیں رہا حدیثِ جہاد کے طرق ۱۴۳) میں پہلے نمازِ حیدرِ فضیلتی ادا کرتے ہیں اس کے بعد قربانی کرتے ہیں ۱۴۴) جو رمضان کے روزوں کے بعد دُشترال کے پندرہ روزے بھی رکھ لے۔۔۔ ۱۴۵) صاحبِ مشرور دُری (میرزا) آپاٹے اور کوئی قربانی کا وارہ کرے۔ ۱۴۶) عروہ بن مضر کی حدیث کو میں جتنے کے چاروں صفائی۔ ۱۴۷) عروہ اپنے فیصلے کی نادرہ مختار ہے ۱۴۸) میری اُست میں چالیس حدیثیں غلط لیاں کر لے۔۔۔ ۱۴۹) سائپ کی چتری بھی ایک نعت ہے ۱۵۰) حضرت کی خوش دلی ۱۵۱) صحر کے بڑا چھاساں ہے وہ جاگڑے کی پیشانی سے تیز راہستہ ہے وہ حضرت علیؑ کی حدیث کو مجھے حضرت نے ہار چنڑوں سے روکا ہے۔ ۱۵۲) عروہ جرنی کا راستہ تیزان کا ماستہ ہے ۱۵۳) عروہ اپنے مال کی حفاظت میں مارا جاتا ہے وہ شدید ہے وہ ہار شرف لائے والی شے عروہ ہے وہ بعض شوشی شکست ہوتی ہے ۱۵۴) قرنیہ میں کا ماستہ میری قراور میرے منبر کے درمیان درخت کی ایک کیا ہے ۱۵۵) میری اس مسجد میں نماز ادا کرتا۔۔۔ ۱۵۶) عروہ میرے حضرت کی شانی کے بارے میں دیابت کا مکتوف وہاں بھی کیا کر کے نکالیں میں رکست ہے وہ عروہ گردیدہ کی حدیث وہ انشائی نعتِ حرام ہے۔ ۱۵۷) عروہ اپنے قوم کو کوئی حصہ اُتار کر دے۔۔۔ ۱۵۸) عروہ ما شفق وہاں جوتا ہے جہاں تقسیم حمل میں نہ آئی میرا ۱۵۹) کہنے کے گرد طواف کرنا بھی نمازِ عروہ ہے ۱۶۰) عروہ کی وجہ سے دروازہ بند نہ کیا جاسکتا ہے ۱۶۱) حضرت ابوبکرؓ کو چھ نماز ۱۶۲) انسان کی مثال ایسی ہے جیسے سرواڑوں میں۔ ۱۶۳) میرے بعد تم لوگ کنز کی حوت لوٹ نہ مانا۔ ۱۶۴) تنہا دسی جانیں اور تنہا دسی اولاد تنہا دسی ایسی طرح واجب الایمان۔۔۔ ۱۶۵) محمد بن منکب عروہ عابری کی حدیث کو ایک شخص اپنی بیوی کے پاس گیا۔ ۱۶۶) عروہ کے طرق ۱۶۷) تابع میں عروہ کی حدیث کے طرق ۱۶۸) جب افتد تھالے۔۔۔ کسی

لے یہ ایک عروہ پر ہے جو دواؤں میں ہم آگیا اور بعض لوگ لے چاکر کھاتے ہیں۔

سوز میں کسی بندے کی مدد تب کرنا چاہتا ہے۔ ۱۶۹) اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رشتوں و رعایوں کو قبول کر لیا جائے۔ ۱۷۰) حدیثِ حضرت ۱۷۱) عروہ نے کے آگے چلنا ۱۷۲) عروہ کی طبیعت زود کو دیکھیے۔ ۱۷۳) عروہ نمازِ عروہ کے پہلے دو رکعت (نفل ۱۷۴) زوالِ نون (حضرت نفل کی دعا ۱۷۵) سب سے تیار ہوا کو پیش انبیاء کی جتنی ہے وہ ۱۷۶) ہر روز اذان کے درمیان نمازِ نفل ہے وہ ۱۷۷) اذان اور اقامت کے درمیان ۱۷۸) عروہ کو سرحاٹے اور اس کے (تدبیر) گوشہ کی چکنائی کی پر۔ ۱۷۹) عروہ کی بیوی نے شریک ہر دو وہاں اس سے شرفِ زیدہ کیا ہر دو ۱۸۰) عروہ کا نام دروازے بند کر دو ہر دو ہر دو کے دروازے کے ۱۸۱) میری اُست پر سب سے زیادہ درجہ مل ہو کر ۱۸۲) میرے دل پر عروہ کا حکم لایا جاتا ہے۔ ۱۸۳) شہید وہی کے عروہ ۱۸۴) عروہ ۱۸۵) عروہ کی حدیث کو کہتے ہیں عروہ کو نہیں ہیں۔ بیان کیا کہ ایک کا دروازہ اس کی رشتہ میں۔ ۱۸۶) عروہ کی رشتہ میں ہے ۱۸۷) عروہ کی حدیث کے فضل و تہذیب میں چھ ماستہ لگایا تھا۔ ۱۸۸) عروہ کی شفاعت کی حدیثیں۔









ہم سے ابو بکر شافعی نے، ان سے تافسی اسماعیل بن اسحاق نے اور ان سے ابن ابی  
 اُمّیس نے بیان کیا کہ، مالک سے ان کی حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے کہ کیا یہ  
 صحاح ہے یا اقوال منقولہ نے جواب دیا کہ، جس سے ملاح بہرے گا وہی سے سوغ بھی ہے  
 اور جو عرض پہلے سے نزدیک صحاح سے کرتے نہیں۔

مالک کہتے ہیں کہ ہم نے مالک کے اس گروہ کے مسلک کا ذکر کیا ہے جو مذکورہ بالا شرط کے  
 ساتھ عرض کرنا کہتا ہے۔ اگر وہ لوگ ان محدثوں کے سرکار کو دیکھ لیتے جو اپنے دور کے  
 محدث ہیں ہم دیکھ رہے ہیں تو یہ مراد سوغ کے جو اذکار تسلیم کرتے۔ محدث جب اپنی  
 کتاب کے مندرجات کو نہیں جانتا تو اس کے سامنے عرض کرے کہ درست ہے مگر وہ فقہانے  
 اسلام کے اندر ہیں جن کا مسائل و عام میں فتویٰ چلتا ہے بہت سے ایسے ہیں جو عرض  
 کو صحاح نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کا اس مسئلے میں بھی اختلاف ہے کہ اگر محدث کے سامنے  
 قرائت کی جائے تو اسے اختیار کیا جائے گا یا نہیں؟ حجاز میں شافعی، طبری، شافعی، مالک  
 مصر میں بڑھیلی اور مرقی، عراق میں ابو یوسف، سیاقی، ثوری اور احمد بن حنبل اور شریح  
 میں عبداللہ بن مبارک۔ یعنی بن یحییٰ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ اس بات کے قائل  
 ہیں کہ سوغی صحاح نہیں۔ ان محدث کے سامنے قرائت کرنا ناجائز ہے۔ پہلے مالک  
 کا یہی بھی مسلک ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔ ان کے دلیل منقولہ کا یہ ارشاد ہے کہ  
 اللہ اسے قرآن و حدیث کے جویری ہی بہت کر دے اور اسے اس تک پہنچنے سے نہ نہیں  
 ملے۔ نیز سنن کا یہ ارشاد بھی بہت عمد و ثابت میں ہے جہاں تصحیح و ریسع مستحکم  
 ہے یعنی قرآن سے پہلے جو اور لوگ تم سے نہیں گئے۔

حدثنا جابر الصائغ بن عبد بن عقیب قال أخبرنا أبو جعفر بن سليمان قال أخبرنا الشافعي  
 قال أخبرنا سفيان بن عيينة عن محمد بن عيسى عن عبد الله بن مسعود عن أبيه -

اس مسند میں عبداللہ بن مسعود اپنے والد کی زبانی یہ حدیث نبوی بیان کرتے  
 ہیں کہ، اللہ تعالیٰ اس نیکو سے کو تر و تازہ دیکھے جو میری بات سن کر اسے محفوظ اور یاد رکھے

اور اسے اسی طرح اور اسے یاد رکھنے کے قابل حدیث اچھے ہر قسم میں جو فقیہ نہیں  
 ہوتے۔ الخ۔

شافعی کا کہنا ہے کہ، جب منقولہ نے بات سن کر محفوظ رکھنے اور دوسروں کے سامنے  
 اسے اور کرنے کو پسند فرمایا اور بات ایک ہی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس  
 بات کا حکم دیتے ہیں کہ اس کو جس کے سامنے ادا کیا جائے اس طرح کیا جائے کہ اس کے  
 لیے جہت قائم ہو جائے کہ وہ منقولہ کی رو بات بیان کرے جس میں وہ واجب فعلی مطال  
 کا، قابل اختیار تمام کا، حد و رابطہ نافذ کرنے کا اور دینی و دنیوی جہاد کا ذکر کرتا ہے۔

مالک کہتے ہیں کہ روایت میں جس گتے کا اختیار کیا گیا ہے اور جس پر میرے اکثر  
 شیوخ اور ائمہ زائد قائم ہیں، وہ یہ ہے کہ، جو حدیث سے لفظ حاصل کرے اور اس کے ساتھ  
 کوئی لفظ موجود نہ ہو تو وہاں وہ حدیث ضلالِ اطلاق ہے جس سے بیان کیا۔ کچھ اور اگر  
 دوسرا بھی ضریح ہو تو حدیث ضلالِ اطلاق سے غلامی نے بیان کیا، کچھ اور اگر محدث کو  
 خود پڑھ کر سنا ہے تو اس حدیث ضلال (مجھے غلامی نے بتایا) کچھ اور اگر محدث کو پڑھ کر  
 سنا یا جائے اور وہ بھی ہر جزو اخبار ضلال اطلاق سے غلامی نے بتایا کچھ اور اگر  
 محدث کے سامنے عرض (پیش) کرے اور محدث اسے بالمشاہدہ روایت کرنے کی  
 اجازت دے تو وہ اب تافعی ضلال اطلاق ہے جسے خبر دی، کچھ اور اگر یہ اجازت و محدث  
 کی بالمشاہدہ یا ہر گز اسے شہرے کے کسی کے پاس بھیجے تو وہ قطب اتی ضلال  
 (مجھے غلامی نے کھ صحت) کہے۔

میں نے ابو بکر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیر کو کہہ دیا ہے کہ تم سنا کہ میں  
 نے ابو شیبہ ترمذی سے اپنے وقت کے لیے دے دی اجازت کا سوال کیا تو ابو شیبہ  
 نے یوں کہا،۔۔۔ حدیث حدیثی قال حدثنا مسروق بن اعمش عن شعبه  
 قال حدثنا ابو الحسن بن محمد بن اسد عن اسد عن اسد عن اسد عن اسد عن اسد عن اسد  
 میں پوچھا تو اصل نے مجھے کہا، کیا میں تم سے یہ حدیث بیان نہیں کر سکتا ہوں؟ جب میں  
 نے فقیر کو کہہ کر بھیج دی تو اس کا مطلب یہی ہے پڑا کر میں نے بیان بھی کر دی۔

حدیثنا الزبیر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو قراہ محدثہ بن  
بن سہل قال حدیثنا احمد بن داؤد بن یحییٰ بن کثیر قال حدیثنا  
محدثہ بن معاویۃ قال سمعت ہشام بن عمار یقول ....

اس استاد میں بتایے کہ میں کہ مجھے شہر بغداد میں نے تو مجھ سے کہا، اگر میں آپ سے  
بڑھ ہوتا تو مر گیا ہوتا۔ کیا آپ کے پاس عیسیٰ بن سعد کی کتاب ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس پر  
انہوں نے کہا: بہ آپ وہاں ہیں تو اسے کھو کر اس پر مہر لگائیے اور میرے پاس  
بیچ دیجئے۔